قرآنی آیات کے

شانِ نزول

(مکمّل)

تالیف

محمّد طارق شمسی فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

بن

حضرت مولانا شمس الحقّ خان صاحب

سابق استاذ حدیث جامعہ دار العلوم کراچی

(ناشر)

مکتبہ شمسیہ ○ کورنگی کراچی ۷۴۹۰۰



قرآنی آیات کے

شانِ نزول

(مکمل)

www.KitaboSunnat.com

تالیف

محمد طارق شمسی فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

بن

حضرت مولانا شمس الحق خان صاحب

سابق استاذ حدیث جامعہ دار العلوم کراچی

(ناشر)

مکتبہ شمسیہ ○ کورنگی کراچی ۷۵۱۸۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: ـــــــــ قرآنی آیات کے شانِ نزول (مکمل)

مؤلف: ـــــــــ مولانا حافظ محمد طارق شمسی

ناشر: ـــــــــ مکتبہ شمسیہ، کورنگی، کراچی ۷۵۱۸۰

تاریخ طبع ثالث: ـــــــــ ماہ جولائی ۲۰۰۵ء

تعداد: ـــــــــ ایک ہزار

قیمت: ـــــــــ

ـــــ: ملنے کے پتے: ـــــ

۱- محمد طارق شمسی مدرس مدرسہ ثانویہ جامعہ دارالعلوم۔ کراچی

۲- مظہر بک ڈپو: دوکان نمبر ۷۔ محبوب کارنر، سیکٹر 2, III E -ST-2
نزد گول مارکیٹ، ناظم آباد ۳۔ کراچی ۱۸
پوسٹ کوڈ: ۷۴۶۰۰

انتساب

اپنے والدین اور اساتذہ کے نام

جنہوں نے

میری بہتر تعلیم و تربیت کیلئے

اپنے سکون و آرام

کو قربان کر دیا ــــــــــــــــــــ

خدا تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت

کی تمام بھلائیوں

سے سرفراز فرمادے ـــــــــــــــ

ـــــــــ آمین ـــــــــ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

24/18

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ المجید الماجد الامجد والصلوٰۃ والسلام علی محمد الحامد المحمود الاحمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد

جب سے اللہ جل شانہ نے درس نظامی کی تکمیل کی سعادت نصیب فرمائی اس وقت سے یہ فکر دامن گیر رہی کہ اللہ جل شانہ دین متین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائیں اپنی کم مائیگی علم کے باوجود جامعہ دارالعلوم کراچی کی علمی فضا کی بدولت اللہ رب العزت نے خدمت قرآن کریم کے ایک عظیم کام کیلئے شرح صدر اور ہمت عطا فرمائی۔

نصابی کتب پر علمی وتحقیقی کام کا ذوق زمانہ طالب علمی سے رہا۔ چنانچہ "رسالہ لامیہ" "الحصون الحمیدیہ" خاصیات فصول اکبری' اور الکافی فی العروض والقوافی پر بھی احقر نے بحمداللہ تعالیٰ وحسن توفیقہ تحقیقی کام کیا۔ جو طلباء کیلئے نہایت مفید ثابت ہوا۔

درس نظامی سے فراغت کے بعد احقر نے "علم اسباب النزول" پر کام کرنے کا مصمم ارادہ کیا اور یہ محسوس کیا کہ اس فن میں جو علمی مواد اس وقت موجود ہے وہ بیشتر عربی میں یا پھر اردو تفاسیر میں منتشر طور پر ملتا ہے۔ لہٰذا طلبہ مدارس عربیہ اور ہر خاص وعام کے افادہ کیلئے آیات قرآنیہ کے بالترتیب شان نزول کو اردو میں ایک مستقل کتابی شکل میں مرتب کرنے کیلئے احقر نے اپنے والد گرامی قدر سے

مشورہ کیا تو انہوں نے نہ صرف میری رائے کی تصویب فرمائی بلکہ وقتاً فوقتاً مفید مشوروں کے ذریعہ میری رہنمائی بھی فرماتے رہے۔

اللہ جل شانہ کا بے پایاں فضل وکرم ہے کہ محض اس کی توفیق سے قارئین تک پہنچانے کی ہمت کر رہا ہوں۔

آخر میں قارئین واہل علم سے گذارش ہے کہ زیر نظر کتاب کی ترتیب وتالیف میں اگر کسی سہو پر مطلع ہوں تو اپنے مفید مشورے کے ساتھ نشاندہی فرمائیں تاکہ آئندہ اس کا اعادہ نہ ہو۔

خدائے بزرگ وبرتر کے حضور بصد عجز ونیاز دعاگو ہوں کہ وہ میری اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائیں اور ہر خاص وعام کیلئے مفید بنائیں۔ آمین۔

فقط

محمد طارق شمسی

تقریظ

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب شیخ الحدیث و مہتمم
جامعہ فاروقیہ کراچی

صدر ـ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

باسمہ الکریم

قرآن مجید اللہ جل شانہ کا آخری پیغام ہدایت ہے اور قرآن مجید ہی تمام اچھائیوں کا منبع و مصدر ہے ـ اسی سے نیکیوں اور انسانی زندگی کی روشنیوں کے چشمے پھوٹتے ہیں ـ اسی میں دلوں کی شفا، بیماریوں کا مداوا اور مومنین کے لئے رحمت کا سامان ہے ـ اور یہی وہ مقدس کتاب ہے جو لوگوں کو بحر ظلمات سے نکال کر نور اسلام کی طرف رہنمائی کرتی ہے ـ

اپنے اس آخری اور لافانی پیغام کی حفاظت اللہ جل شانہ نے خود اپنے ذمہ لی ہے ـ فرمایا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون

چنانچہ اللہ جل شانہ اس کی حفاظت کے لئے ہر زمانہ میں مخصوص لوگ پیدا فرماتے رہے ہیں جو اپنے وقت کے مخصوص حالات اور تقاضوں کے پیش نظر قرآنی علوم میں سے کسی ایک کو اپنے لئے منتخب کرتے رہے اور خدمت کا حق ادا کرتے رہے ـ اس طرح ہمیشہ قرآن اور اس کے علوم کی حفاظت ہوتی رہی ہے ـ اور یہ نہ ختم ہونے والا سلسلہ قیامت تک رہے گا ـ

قرآن مجید سمجھنے کیلئے جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان میں ایک علم "علم

آ۔ اسباب النزول" ہے۔ جس میں آیات کا شان نزول، ماحول، پس منظر اور نزول وحی کے ظاہری سبب اور واقعہ کو بیان کیا جاتا ہے، قرآن فہمی کیلئے "اسباب النزول" سے واقفیت اس لئے ضروری ہے کہ اس سے نزول آیات کے وقت کا ماحول اور نقشہ انسان کے سامنے آجاتا ہے۔ اس موضوع پر علماء نے مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں۔ جیسے واحدی کی "اسباب النزول" اور مفسرین نے اپنی تفاسیر میں شان نزول سے متعلقہ آیات کے ذیل میں اس سے تفصیلی بحث کرتے ہیں۔

عزیزم مولوی محمد طارق شمسی سلمہ نے معتبر و مستند ماخذ کو سامنے رکھ کر آیات قرآنیہ کے شان نزول کے واقعات کو جمع کیا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ان کی یہ خدمت قبول فرمائیں اس کو انکی علمی ترقی کا سبب بنائیں اور طالبین علم کیلئے اس کو مفید بنائیں۔ آمین

سلیم اللہ خان

جامعہ فاروقیہ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالی
نائب رئیس الجامعہ دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ و کفٰی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد:

برادر عزیز و گرامی قدر جناب مولانا محمد طارق شمسی سلمہ کی کتاب "قرآنی آیات کے شان نزول" نظر سے گزری۔ کتاب کا صرف نام دیکھ کر ہی مسرت ہوئی کہ ایک ایسے موضوع پر کتاب سامنے آئی ہے جس پر اردو زبان میں احقر کے علم کی حد تک کوئی مستقل کتاب موجود نہیں۔ قرآنی آیات کے شان نزول' ایک ایسا موضوع ہے جو قرآن کریم کے صحیح فہم کے لئے انتہائی ضروری بلکہ ناگزیر ہے۔ مختلف قرآنی آیات واقعات کے جس پس منظر میں نازل ہوئیں 'ان کو جاننا قرآن کریم کی صحیح مراد معلوم کرنے کے لئے نہ صرف ضروری ہے 'بلکہ بہت سی آیات میں اگر یہ پس منظر معلوم نہ ہو تو قرآن کریم کا صحیح مفہوم سمجھنے میں شدید غلط فہمیاں اور بعض اوقات گمراہیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ تفسیر کی مستند کتابوں میں آیات کا شان نزول بیان کرنے کا پورا اہتمام کیا گیا ہے۔ اور بعض علماء نے صرف شان نزول ہی کے بیان کے لئے مستقل کتابیں بھی تالیف فرمائی ہیں۔ جن میں امام واحدی کی "اسباب النزول" خاص طور پر معروف اور متداول ہے۔

میں نے عزیز موصوف کی یہ کتاب جستہ جستہ مقامات سے دیکھی اور الحمدللہ یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ انہوں نے ہر آیت کے تحت مستند کتب تفسیر کے حوالے سے شان نزول کے بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے ہر روایت کے نیچے اس کے ماخذ کا حوالہ موجود ہے۔ زیادہ تر روایات تفسیر ابن کثیر تفسیر مظہری اور امام واحدی کی "اسباب النزول" سے لی گئی ہیں۔ پہلی جلد میں سورہ توبہ کے آخر تک کی آیات کا شان نزول بیان کیا گیا ہے جو کسی

خاص پس منظر میں نازل ہوئیں۔

امید ہے کہ انشاء اللہ اردو میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی کتاب طالبین کے لئے نہایت مفید ہوگی۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کام کو اپنی رضا کے مطابق بعافیت پایہ تکمیل تک پہنچائیں، اور اس کے فاضل مولف کی عمر اور علم میں برکت عطا فرمائیں اور ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت فرما کر دین و دنیا میں اس کی بہترین جزا عطا فرمائیں۔ آمین۔

محمد تقی عثمانی

۲۴ محرم ۱۴۱۵ھ

فہرست

نمبر شمار		آیت نمبر	صفحہ	نمبر شمار		آیت نمبر	صفحہ
-۱۶۳	"	۲۳	۱۵۰	-۱۹۰	"	۱۵-۲۱	
-۱۶۴	"	۲۴	۱۵۱	-۱۹۱	"	۸۴	۱۷۵
-۱۶۵	"	۳۲	۱۵۲	-۱۹۲	"	۸۸	۱۷۶
-۱۶۶	"	۳۳ و ۳۴	//	-۱۹۳	"	۸۹	۱۷۷
-۱۶۷	"	۳۳ و ۳۴	۱۵۳	-۱۹۴	"	۹۰	۱۷۸
-۱۶۸	"	آیت ۳۵	۱۵۴	-۱۹۵	"	۹۱	۱۷۹
-۱۶۹	"	۳۸	//	-۱۹۶	"	۹۲	۱۸۰
-۱۷۰	"	۴۲ و ۴۳	۱۵۶	-۱۹۷	"	۹۳	//
-۱۷۱	"	۴۲ و ۴۳	//	-۱۹۸	"	۹۴	۱۸۲
-۱۷۲	"	۴۲ و ۴۳	//	-۱۹۹	"	۹۵	۱۸۳
-۱۷۳	"	آیت ۴۷	۱۵۷	-۲۰۰		۹۷	۱۸۴
-۱۷۴	"	۴۸	۱۵۸	-۲۰۱	"	۱۰۰	۱۸۵
-۱۷۵	"	۴۹	۱۵۹	-۲۰۲	"	۱۰۱	//
-۱۷۶	"	۵۱	۱۶۰	-۲۰۳	"	۱۰۲ و ۱۰۳	۱۸۶
-۱۷۷	"	۵۲	۱۶۱	-۲۰۴	"	۱۰۲ و ۱۰۳	۱۸۷
-۱۷۸	"	۵۴	۱۶۲	-۲۰۵	"	آیت ۱۰۴	۱۸۸
-۱۷۹	"	۵۸	۱۶۳	-۲۰۶	"	۱۰۵ تا ۱۱۲	۱۸۹
-۱۸۰	"	۵۹	۱۶۴	-۲۰۷	"	۱۱۶	۱۹۲
-۱۸۱	"	۱-۶۰	۱۶۵	-۲۰۸	"	۱۲۳	//
-۱۸۲	"	۶۲	۱۶۷	-۲۰۹	"	۱۲۷	۱۹۳
-۱۸۳	"	۶۵	۱۶۸	-۲۱۰	"	۱۲۸ تا ۱۳۰	۱۹۴
-۱۸۴	"	۶۶	۱۶۹	-۲۱۱	"	۱۳۵	۱۹۵
-۱۸۵	"	۶۹	۱۷۰	-۲۱۲	"	۱۳۶	۱۹۶
-۱۸۶	"	۷۷	۱۷۱	-۲۱۳	"	۱۳۷	۱۹۷
-۱۸۷	"	۷۷ و ۷۸	۱۷۲	-۲۱۴	"	۱۴۸	۱۹۸
-۱۸۸	"	۷۷ و ۷۸	۱۷۳	-۲۱۵	"	۱۵۳	//
-۱۸۹	"	آیت ۲۱	//	-۲۱۶	"	۱۶۳	۱۹۹

نمبر شمار		آیت نمبر	صفحہ	نمبر شمار		آیت نمبر	صفحہ
۲۲۶-	"	۴۹	۲۹۵	۲۳۹-	"	۹۰	۳۰۵
۲۲۷-	"	۵۸	//	۲۴۰-	"	۹۲	۳۰۶
۲۲۸-	"	۶۰	۲۹۶	۲۴۱-	"	۹۴تا۹۶	۳۰۷
۲۲۹-	"	۶۲	۲۹۷	۲۴۲-	"	۱۰۲	۳۰۹
۲۳۰-	"	۶۴	۲۹۸	۲۴۳-	"	۱۰۳	۳۱۰
۲۳۱-	"	۶۵	//	۲۴۴-	"	۱۰۴	۳۱۲
۲۳۲-	"	٪ و ۷۴	۲۹۹	۲۴۵-	"	۱۰۶	//
۲۳۳-	"	٪ و ۷۶	۳۰۱	۲۴۶-	"	۱۰۷	۳۱۳
۲۳۴-	"	آیت ۷۵	//	۲۴۷-	"	۱۰۸	۳۱۵
۲۳۵-		۷۹	۳۰۲	۲۴۸-	"	۱۱۱	۳۱۶
۲۳۶-	"	۸۰	۳۰۳	۲۴۹-	"	۱۱۳	۳۱۷
۲۳۷-	"	۸۱	//	۲۵۰-	"	۱۱۵	۳۱۹
۲۳۸-	"	۸۲	۳۰۴	۲۵۱-	"	۱۲۲	۳۲۰

نمبر شمار	آیت نمبر		صفحہ نمبر
۳۵۲	سورۃ یونس آیت	۲	۳۲۱
۳۵۳	" "	۱۱	//
۳۵۴	" "	۱۵	۳۲۲
۳۵۵	" "	۸۷	//
۳۵۶	سورۃ ہود آیت	۵	۳۲۴
۳۵۷	" "	۸	//
۳۵۸	" "	۱۱۴	۳۲۵
۳۵۹	سورۃ یوسف آیت	۱	۳۲۶
۳۶۰	" "	۳	//
۳۶۱	" "	۱۰۳	۳۲۷

نمبر شمار	آیت نمبر		صفحہ نمبر
۳۶۲	سورۃ الرعد آیت	۱۰	//
۳۶۳	" "	۱۳	۳۲۸
۳۶۴	" "	۳۰	۳۲۹
۳۶۵	" " جزو	۳۱	۳۳۰
۳۶۶	" " جزو	۳۱	//
۳۶۷	" " آیت	۳۶	۳۳۱
۳۶۸	" "	۳۸	//
۳۶۹	سورۃ الحجر آیت	۲۴	۳۳۲
۳۷۰	" "	۴۵	//
۳۷۱	" "	۴۷	۳۳۳

نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ نمبر	نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ نمبر
۳۷۲	سورۃ الرعد آیت ۴۹	″	۳۹۲	″ ″ ۲۹	۳۴۶
۳۷۳	″ ″ ۸۷	۳۳۳	۳۹۳	″ ″ ۴۵	۳۴۷
۳۷۴	″ ″ ۹۵	۳۳۵	۳۹۴	″ ″ ۵۳	″
۳۷۵	سورۃ النحل آیت ۱	″	۳۹۵	″ ″ ۵۶	۳۴۸
۳۷۶	″ ″ ۴	۳۳۶	۳۹۶	″ ″ ۵۹	۳۴۹
۳۷۷	″ ″ ۵۵	″	۳۹۷	″ ″ جزء ۶۰	″
۳۷۸	″ ″ ۳۸	۳۳۷	۳۹۸	″ ″ جزء ۶۱	۳۵۰
۳۷۹	″ ″ ۴۱	۳۳۸	۳۹۹	″ ″ آیت ۷۳	″
۳۸۰	″ ″ ۴۳	″	۴۰۰	″ ″ ۷۶	۳۵۱
۳۸۱	″ ″ ۷۶	۳۳۹	۴۰۱	″ ″ ۸۰	۳۵۲
۳۸۲	″ ″ ۹۰	۳۴۰	۴۰۲	″ ″ ۸۵	″
۳۸۳	″ ″ ۹۱	″	۴۰۳	″ ″ ۸۸	۳۵۳
۳۸۴	″ ″ ۱۰۱	۳۴۱	۴۰۴	″ ″ ۹۰	۳۵۴
۳۸۵	″ ″ ۱۰۳	″	۴۰۵	″ ″ جزء ۱۱۰	۳۵۶
۳۸۶	سورۃ النحل ۱۰۶	۳۴۲	۴۰۶	سورۃ بنی اسرائیل جزء ۱۱۰	۳۵۶
۳۸۷	″ ″ ۱۱۰	۳۴۳	۴۰۷	سورۃ کہف آیت ۱	۳۵۷
۳۸۸	″ ″ ۱۲۵	۳۴۴	۴۰۸	″ ″ ۶	۳۵۸
۳۸۹	″ ″ ۱۲۶	″	۴۰۹	″ ″ ۲۳-۲۴	۳۵۹
۳۹۰	سورۃ بنی اسرائیل ۱۵	۳۴۵	۴۱۰	″ ″ جزء ۲۸	″
۳۹۱	″ ″ ۲۸	″	۴۱۱	″ ″ جزء ۲۸	۳۶۰

نمبر شمار	آیت نمبر			صفحہ نمبر
۴۱۲	″	″ آیت	۳۲	۳۶۱
۴۱۳	″	″	۸۳	″
۴۱۴	″	″	۱۰۹	۳۶۲
۴۱۵	″	″	۱۱۰	″
۴۱۶	سورۃ مریم		۶۴	۳۶۳
۴۱۷	″	″	۶۶	″
۴۱۸	″	″	۷۷	۳۶۴
۴۱۹	″	″	۹۶	۳۶۵
۴۲۰	سورۃ طٰہٰ		۲-۱	″
۴۲۱	″	″	۱۰۵	۳۶۶
۴۲۲	″	″	۱۳۱	″
۴۲۳	سورۃ الانبیاء		۷	۳۶۷
۴۲۴	″	″	۳۴	۳۶۸
۴۲۵	″	″	۳۶	″
۴۲۶	سورۃ الانبیاء آیت		۱۰۱	۳۶۹
۴۲۷	سورۃ الحج	″	۲-۱	۳۷۰
۴۲۸	″	″	۳	″
۴۲۹	″	″	۱۱	۳۷۱
۴۳۰	″	″	۱۵	″
۴۳۱	″	″	۱۹	۳۷۲
۴۳۲	″	″	۲۷	۳۷۳
۴۳۳	″	″	۳۰	″
۴۳۴	″	″	۳۷	۳۷۴
۴۳۵	″	″	۳۹	۳۷۵
۴۳۶	″	″	۴۶	″
۴۳۷	″	″	۵۲	۳۷۶
۴۳۸	″	″	۶۷	″
۴۳۹	″	″	۷۵	۳۷۷
۴۴۰	سورۃ المومنون		۲-۱	۳۷۸
۴۴۱	″	″	۶-۵	″
۴۴۲	″	″	۱۴	″
۴۴۳	″	″	۶۷	۳۸۰
۴۴۴	″	″	۷۶	″
۴۴۵	سورۃ النور		۳	۳۸۱
	سورۃ النور		۶	۳۸۲
۴۴۶	″	″	۱۱	۳۸۲
۴۴۷	″	″	۱۶	۳۸۳
۴۴۸	″	″	۲۲	۳۸۵
۴۴۹	″	″	۲۷	۳۸۶
۴۵۰	″	″	۲۹	″

نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ نمبر	نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ نمبر
۴۵۱	" " جزو ۲۱	۳۸۷	۴۶۶	" " ۲۷	۳۹۶
۴۵۲	" " جزو ۲۱	"	۴۶۷	" " ۳۲	"
۴۵۳	" " جزو ۲۳	۳۸۸	۴۶۸	" " ۶۸ تا ۷	۳۹۷
۴۵۴	" " جزو ۲۳	"	۴۶۹	سورۃ الشعراء آیت ۲۰۴	"
۴۵۵	" " آیت ۴۷	۳۸۹	۴۷۰	" " ۲۱۵	۳۹۸
۴۵۶	" " ۴۶	"	۴۷۱	" " ۲۲۴	"
۴۵۷	" " ۴۸	۳۹۰	۴۷۲	" " ۲۲۷	۳۹۹
۴۵۸	" " ۵۰	۳۹۱	۴۷۳	سورۃ النمل آیت ۶۵	۴۰۰
۴۵۹	" " ۵۵	"	۴۷۴	سورۃ القصص " ۵۲ تا ۵۴	"
۴۶۰	" " جزو ۵۸	۳۹۲	۴۷۵	" " ۵۶	۴۰۱
۴۶۱	" " جزو ۶۱	۳۹۳	۴۷۶	" " ۵۷	۴۰۲
۴۶۲	" " جزو ۶۱	"	۴۷۷	" " ۶۱	"
۴۶۳	" " ۶۳ تا آخر	۳۹۴	۴۷۸	" " ۶۸	۴۰۳
۴۶۴	سورۃ الفرقان آیت ۱۰	۳۹۵	۴۷۹	" " ۸۵	"
۴۶۵	سورۃ الفرقان آیت ۲۰	۳۹۵			

نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ نمبر
۵۱۸	" " ۸-	۴۲۵
۵۱۹	" " ۶۹-	۴۲۶
۵۲۰	" " ۷۷-	"
۵۲۱	" الصفت-۹۴	۴۲۷
۵۲۲	" " ۱۷۶-	"
۵۲۳	" ص-۱تا۸	۴۲۸
۵۲۴	" " ۲۹-	"
۵۲۵	" الزمر-۹	۴۲۹
۵۲۶	" " ۱۷-	۴۳۰
۵۲۷	" " ۲۲-	"
۵۲۸	" " ۳۸-	۴۳۱
۵۲۹	" " ۵۳-	۴۳۲
۵۳۰	" " ۶۴-	"
۵۳۱	" " ۶۷-	۴۳۳
۵۳۲	" مومن-۵۶	"
۵۳۳	" " ۶۶-	۴۳۴
۵۳۴	" حم سجدۃ-۲۲	"
۵۳۵	" " ۴۴-	۴۳۵
۵۳۶	" شوریٰ-۱۶	۴۳۶
۵۳۷	" " ۱۸-	"
۵۳۸	" " ۲۵-	۴۳۷
۵۳۹	" " ۲۷-	"

نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ نمبر
۵۴۰	" " ۵۱-	۴۳۸
۵۴۱	" زخرف-۱۹	"
۵۴۲	" " ۲۱-	۴۳۹
۵۴۳	" " ۵۷-	"
۵۴۴	" " ۸۰-	۴۴۰
۵۴۵	" دخان-۱۰	"
۵۴۶	" " ۴۳-۴۴	۴۴۱
۵۴۷	" جاثیہ-۱۳	۴۴۲
۵۴۸	" " ۲۴-	"
۵۴۹	" احقاف-۲۹	۴۴۳
۵۵۰	" محمد-۱۳	"
۵۵۱	" " ۱۶-	۴۴۴
۵۵۲	" الفتح-۱-۵	"
۵۵۳	" " ۱۷-	۴۴۵
۵۵۴	" " ۲۴-	"
۵۵۵	" حجرات-۱	۴۴۶
۵۵۶	" " ۳-	"
۵۵۷	" " ۴-	۴۴۷
۵۵۸	" " ۶-	۴۴۸
۵۵۹	" " ۹-	۴۴۹
۵۶۰	" " ۱۱-	۴۵۰
۵۶۱	" " ۱۱-	"
۵۶۲	" " ۱۲-	۴۵۱

نمبر شمار	آیت نمبر	صفحہ نمبر
۵۶۳	〃 〃 ۱۳—	۴۵۲
۵۶۴	〃 〃 ۱۴—	۴۵۳
۵۶۵	〃 〃 ۱۶—	〃
۵۶۶	〃 ق—۳۸	۴۵۴
۵۶۷	〃 الذریت—۵۵	〃
۵۶۸	〃 الطور—۳۰—۳۱	۴۵۵
۵۶۹	〃 النجم—۲۱	〃
۵۷۰	〃 〃 ۲۲—	۴۵۶
۵۷۱	〃 القمر—۱—۲	〃
۵۷۲	〃 رحمٰن—۲۶	۴۵۷
۵۷۳	〃 واقعہ—۲۷	۴۵۸
۵۷۴	〃 حدید—۱۶	〃
۵۷۵	〃 〃 ۲۸—	۴۵۹
۵۷۶	〃 مجادلہ—۱—۲	〃
۵۷۷	〃 〃 ۸—	۴۶۰
۵۷۸	〃 〃 ۱۰—	۴۶۱
۵۷۹	〃 〃 ۱۱—	〃
۵۸۰	〃 〃 ۱۳—	۴۶۲
۵۸۱	〃 〃 ۱۴—	〃
۵۸۲	〃 حشر—۵	۴۶۳
۵۸۳	〃 〃 ۶—	۴۶۴
۵۸۴	〃 〃 ۹—	〃
۵۸۵	〃 الممتحنہ—۱	۴۶۵
۵۸۶	〃 〃 ۷—	۴۶۶
۵۸۷	〃 〃 ۸—۹	۴۶۷
۵۸۸	〃 〃 ۱۰—	〃
۵۸۹	〃 〃 ۱۱—	۴۶۸
۵۹۰	〃 〃 ۱۲—	〃
۵۹۱	〃 الصف—۱—۲	۴۶۹
۵۹۲	〃 الجمعہ—۱۱	۴۷۰
۵۹۳	〃 المنفقون—۱—۲	〃
۵۹۴	〃 〃 ۵—۶	۴۷۱
۵۹۵	تغابن—۱۴—۱۵	〃
۵۹۶	〃 〃 ۱۶—	۴۷۲
۵۹۷	〃 الطلاق—۱	〃
۵۹۸	〃 〃 ۴—	۴۷۳
۵۹۹	〃 التحریم—۱	〃
۶۰۰	〃 〃 ۵—	۴۷۴
۶۰۱	〃 الملک—۱۳	۴۷۵
۶۰۲	〃 الجن—۶	〃
۶۰۳	〃 〃 ۲۱—	۴۷۶
۶۰۴	〃 〃 ۲۲—	〃
۶۰۵	〃 〃 ۲۵—	〃
۶۰۶	〃 المدثر—۱—۲	۴۷۷
۶۰۷	〃 〃 ۱۱—	〃

آیت: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ"

ترجمہ: "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔"

شانِ نزول:۔ قراءِ مدینہ و بصرہ اور حضرت امام ابو حنیفہ و غیرہ فقہائے کوفہ کا یہ مذہب ہے کہ "بسم اللہ" نہ سورہ فاتحہ کا جزو ہے اور نہ کسی اور سورت کا بلکہ تبرکاً یا دو سورتوں کو جدا کرنے کے لئے ہر سورت کا آغاز اس سے ہوا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ دو سورتوں کا فصل معلوم نہ فرماتے تھے یہاں تک کہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" نازل ہو جاتی۔

حاکم نے اس روایت کی تصحیح کرتے ہوئے کہا کہ یہ روایت شیخین کی شرائط پر ہے اور ابو داؤد نے اس روایت کا مرسل ہونا صحیح قرار دیا ہے۔

(تفسیر مظہری (اردو) ج ۱ ص ۴)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سورة الفاتحة

آیت: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" (الخ)
(مکمل سورہ فاتحہ)

ترجمہ: "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پالنے والا ہے تمام جہان کا" (الخ)

شانِ نزول:۔ حضرت عمرو بن شرجیل سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب میں تنہا ہوتا ہوں تو ایک آواز سنتا ہوں

جس سے مجھے (طبعی) خوف محسوس ہوتا ہے کہ بہت بڑی بات ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اللہ کی پناہ! اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتے کہ آپ ﷺ کو تکلیف پہنچے۔ آپ امانتیں ادا کرتے ہیں، صلہ رحمی فرماتے ہیں اور سچ بولتے ہیں۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور حضور ﷺ نہیں تھے۔ تو حضرت خدیجہ نے یہ واقعہ آپ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور فرمایا کہ محمد ﷺ کے ساتھ ورقہ بن نوفل کے پاس چلے جائیں۔

جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دست مبارک پکڑا اور عرض کیا کہ ورقہ کے پاس چلتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ آپ کو کس نے خبر دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ خدیجہ نے۔ پھر آپ دونوں ورقہ بن نوفل کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے کہا کہ جب میں اکیلا ہوتا ہوں تو اپنی پشت کی جانب سے یا محمد یا محمد کی آواز سنتا ہوں تو میں جلدی سے زمین پر چلتا ہوں۔ تو حضرت ورقہ نے فرمایا کہ آپ ایسا نہ کریں بلکہ وہیں رک جائیں یہاں تک کہ آپ سن لیں کہ وہ آواز دینے والا کیا کہتا ہے۔ پھر میرے پاس تشریف لائیں اور بتائیں۔

پس جب آپ ﷺ تنہا ہوئے تو آپ ﷺ کو پکارا یا محمد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یہاں تک کہ وَلَا الضَّآلِّیْنَ تک پہنچے۔ اور پھر کہا قل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آپ ﷺ حضرت ورقہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو یہ سارا واقعہ سنایا تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کو خوشخبری ہو پھر خوشخبری ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ وہی ہیں جن کی بشارت عیسیٰ ابن مریم نے دی۔ اور آپ ﷺ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر آنے والے فرشتہ کی طرح فرشتہ وحی لاتا ہے اور آپ ﷺ اللہ کے بھیجے ہوئے نبی ہیں۔ (الدرالمنثور عن مصنف ابن ابی شیبہ ج اص ۲-۱)

☆---------☆---------☆---------☆

آیت: ”الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ“ (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱-۲ پ ۱)

ترجمہ :"الم اس کتاب میں کچھ شک نہیں"

شان نزول :۔ حضرت مجاہد کے قول کے مطابق الم سے اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک آیات کا نزول مومنین کے حق میں ہوا۔ اور اس کے بعد کی دو آیات کافروں سے متعلق نازل ہوئیں۔ جب کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ سے عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر تک آیات کا نزول منافقین کے بارے میں ہوا۔ ۱۲

(اسباب النزول للواحدی ص ۱۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۶ پ ۱)

ترجمہ :"بے شک جو لوگ کافر ہو چکے برابر ہے ان کو" (الخ)

شان نزول :۔ امام ضحاک ﷫ نے فرمایا کہ یہ آیت ابو جہل اور ان کے گھر کے دیگر پانچ افراد کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ (اسباب النزول للواحدی ص ۱۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۴ پ ۱)

ترجمہ :"اور جب ملاقات کرتے ہیں مسلمانوں سے" (الخ)

شان نزول :۔ امام کلبی ﷫ نے ابو صالح سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس ﷛ سے بیان کیا ہے کہ اس آیت کا نزول رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی اور

اس کے ساتھیوں کے متعلق ہوا ہے۔

اور وہ اس طرح کہ ایک مرتبہ یہ لوگ جا رہے تھے کہ راستے میں نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ ؓ سے سامنا ہوا۔ عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم دیکھو میں (معاذاللہ) ان بے وقوفوں کو کیسے دور کرتا ہوں۔ تو وہ گیا اور حضرت صدیق اکبر ؓ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا کہ اے صدیق اے بنی تیم کے سردار، اسلام کے شیخ، یار غار، اپنی جان و مال کو اسلام کی خاطر خرچ کرنے والے! خوش آمدید۔

اور پھر حضرت عمر ؓ کا ہاتھ پکڑا اور کہا بنو عدی بن کعب کے سردار، دین کے معاملہ میں انتہائی طاقتور، اپنی جان و مال رسول کے واسطے خرچ کرنے والے خوش آمدید۔ پھر حضرت علی ؓ کا ہاتھ پکڑا، اور کہا، اے رسول ﷺ کے چچا زاد، اے داماد رسول ﷺ اے بنو ہاشم کے سردار خوش آمدید۔

پھر یہ سب علیحدہ علیحدہ ہو گئے تو عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم نے دیکھا! میں نے کیسے انہیں (العیاذ باللہ) بے وقوف بنایا؟ جب تم انہیں دیکھو تو تم بھی ایسا ہی کرو جیسا میں نے کیا۔

پھر جب مسلمان سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا تو اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (اسباب النزول للواحدی ص ۱۲-۱۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "یاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱ پ ۱)

ترجمہ: "اے لوگو! بندگی کرو اپنے رب کی" (الخ)

شان نزول: حضرت علقمہ ؓ کا قول ہے کہ ہر وہ آیت جو کہ یاَیُّھَا النَّاس سے شروع ہو تو وہ مکی ہے اور جو یاَیُّھَا الذین امنوا سے شروع ہو تو وہ مدنی ہے۔

یاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ سے اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ تک مشرکین کو خطاب

ہے اور ان کی سزا کا ذکر ہے۔ پھر آگے وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (الخ)' میں مومنین کو خوشخبری سنائی گئی ہے۔(للواحدی ص ۱۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۶ پ ۱)

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ حیا نہیں کرتے چھوٹی چھوٹی مثالیں دینے سے (اگرچہ وہ مچھر کی ہو)" (الخ)

شان نزول: ابن جریرؒ نے سدی کبیر سے بسند معتبر روایت کیا ہے کہ جب اللہ نے یہ آیت مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا (الخ) اور اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ (الخ) نازل فرمائیں (ان میں منافقین کی دو مثالیں بیان فرمائی ہیں) تو یہ آیت سن کر منافقین کہنے لگے اور ہذیان سرائی کی کہ اللہ تعالیٰ تو نہایت اعلیٰ وارفع شان والا ہے تو ایسی حقیر مثالیں کیوں بیان فرمائیں۔ اس وقت اللہ نے ان کے گستاخانہ کلمات کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری ص ۶۷ ج ۱ تفسیر ابن کثیر ص ۸۴ ج ۱)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ"

ترجمہ: "اور نہ ملاؤ حق کو جھوٹ کے ساتھ اور حق بات نہ چھپاؤ"

(سورۃ البقرہ آیت ۴۲ پ ۱)

شان نزول:۔ مقاتل نے فرمایا کہ توراۃ میں جو سرور کائنات خلاصہ موجودات محمد ﷺ کی صفت اور نعت وارد ہوئی تھی اس میں سے یہود نے بعض چیزوں کا اقرار کیا اور بعض ۔۔۔ کو چھپالیا۔ اور یہ کام انہوں نے اس لئے کیا تا کہ اپنا کام بھی ہو جائے اور خدا کے دربار میں جھوٹے بھی نہ ہوں تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ص ۵۰ ج ۱ ابن کثیر ص ۱۰۶ ج ۱)

☆-------☆-------☆-------☆-------☆

آیت: "اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۴۴ پ ۱)

ترجمہ: "کیا تم لوگوں کو نیک کام کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھولتے ہو۔" (الخ)

شان نزول:۔ علامہ بغوی ؒ نے فرمایا کہ یہ آیت علماء یہود کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ شان نزول یہ ہے کہ یہود میں سے کچھ لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔ اور اپنے غیر مسلم یہودی اعزاء اور اقرباء سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں دریافت کیا کرتے تھے کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا یہ دین حق ہے یا نہیں؟ تو ان کے اعزہ و اقرباء کہتے کہ تم جس دین پر ہو جمے رہو۔ جو کچھ محمد ﷺ کہتے ہیں وہ سب حق اور سچ ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری (اردو) ص ۱۰۶ ج ۱)

☆-------☆-------☆-------☆-------☆

آیت: "وَلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۴۸ پ ۱)

ترجمہ: "اور نہ شفاعت قبول ہوگی اور نہ ان سے کوئی بدلہ لیا جائے گا۔" (الخ)

شانِ نزول: اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ یہودی یہ دعویٰ کیا کرتے تھے 'کہ ہمارے باپ دادا' ہماری سفارش و شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس گمان باطل کو رد فرما دیا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری (اردو) ص ۱۱۲ ج ۱)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۶۲ پ ۱)

ترجمہ: "بے شک جو لوگ مسلمان ہوئے اور جو یہودی ہوئے"۔

شانِ نزول: امام سدی نے بیان کیا ہے کہ یہ آیت حضرت سلمان فارسی ﷛ کے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی کہ جب حضرت سلمان فارسی ﷛ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنے ساتھیوں کی عبادت اور ریاضت کے بارے میں ذکر کیا اور عرض کیا کہ وہ لوگ نماز پڑھتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور آپ ﷺ پر ایمان لائے تھے اور یہ گواہی دے رہے تھے کہ آپ ﷺ نبی برحق ہیں۔ جب حضرت سلمان فارسی ﷛ ان کی تعریف سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے سلمان! وہ تو جہنمی ہیں۔ امام مجاہد کی روایت کے مطابق حضرت سلمان فارسی ﷛ نے یہ سن کر عرض کیا کہ پھر تو یہ زمین مجھ پر تاریک ہوگئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی۔ (للواحدی ص ۱۵-۱۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت :"اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَکُمْ" (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۷۵ پ ۱)

ترجمہ :"اب کیا تم اے مسلمانو! توقع رکھتے ہو کہ وہ مانیں تمہاری بات" (الخ)

شان نزول :۔ حضرت ابن عباسؓ نے اور امام مقاتلؒ نے فرمایا کہ یہ آیت ان ستر (۷۰) افراد کے بارے میں نازل ہوئی تھی جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھ کوہ طور پر لے گئے تھے۔ جب انہوں نے اللہ کا کلام (اوامر و نواہی) سنا اور اپنی قوم کے پاس آئے تو ان میں سے جو سچے اور ایمان والے تھے انہوں نے جو کچھ سنا تھا وہی اپنی قوم سے پورا پورا بیان کر دیا۔

دوسرے ایک گروہ نے کہا کہ ہم نے اللہ کے یہ الفاظ بھی سنے کہ "اگر تم ان احکام پر عمل کر سکتے ہو تو کرو۔ اور اگر نہیں کر سکتے تو کوئی حرج نہیں۔" یہود کی سابقہ حالت کو بیان کر کے اللہ نے یہ واضح کر دیا کہ یہ قوم (یہود) آپ پر ایمان نہیں لائیں گے۔

البتہ اکثر مفسرین کے نزدیک یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے رجم کی آیت اور حضورﷺ کے اوصاف میں ترمیم و تحریف کر دی تھی۔
(للواحدی ص ۱۷)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت :"فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتَابَ بِاَیْدِیْھِمْ" (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۷۹ پ ۱)

ترجمہ :"سو خرابی ہے ان کو جو لکھتے ہیں کتاب اپنے ہاتھ

شانِ نزول :۔ یہ آیت ان علمائے یہود کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے اوصاف میں تحریف کر دی تھی ۔ امام کلبی ﷫ نے بیان کیا ہے کہ احبار اور علمائے یہود جو اپنے متبعین یہودیوں سے اپنے لئے اکل و شرب کی اشیاء کا انتظام کرتے تھے انہیں خطرہ لاحق ہوا کہ حضور ﷺ پر ایمان لانے اور ان کے صحیح اوصاف بیان کرنے سے ہماری عیش و عشرت ختم ہو جائے گی ۔ اس بناء پر انہوں نے اپنی (آسمانی) کتابوں میں آپ ﷺ کے اوصاف و خصوصیات میں تحریف کر دی ۔ اس پر اللہ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ۔ (للواحدی ص ۱۶-۱۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۸۰ پ ۱)

ترجمہ : "کیا لیا ہے تم نے اللہ سے کوئی عہد کہ ہرگز اللہ اپنے عہد کے خلاف نہ کرے گا ۔" (الخ)

شانِ نزول :۔ (۱) حسن اور ابوالعالیہ ﷫ نے فرمایا کہ یہود کہتے تھے کہ اللہ نے ہم پر ایک امر کے بارے میں عتاب فرمایا تھا اور یہ قسم کھائی تھی کہ چالیس دن ان کو عذاب دوں گا (اور یہ امر عتاب کا اشارہ اس طرف تھا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر کتاب سماوی کے لئے تشریف لے گئے تھے اور ان کے پیچھے بنی اسرائیل نے گوسالہ کی عبادت شروع کر دی تھی جو کہ چالیس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے آنے تک جاری رہی تھی یہ اشارہ اس طرف ہے) اس لئے اللہ تعالیٰ ہم کو قسم پوری کرنے کے واسطے صرف چالیس دن عذاب دیں گے ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تکذیب

کے لئے آیت نازل فرمائی۔ (طبری (اردو) ج ا ص ۵۰ ا ابن کثیر ج ا ص ۱۲۶)

(۲) ابن عباس ﷛ نے فرمایا کہ یہودی یہ کہا کرتے تھے کہ دنیا کی کل مدت ۷ ہزار سال ہے اور ہر سال کے بدلہ ہمیں ایک دن عذاب ہو گا تو اس طرح ہمیں صرف سات دن جہنم میں رہنا ہو گا۔ اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(للواحدی ص ۱۷ ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۱۲۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ" (الخ)

(سورة البقرہ آیت ۸۵ پ ۱)

ترجمہ: "پھر وہی ہو تم کہ خون کرتے ہو آپس میں اور نکال دیتے ہو اپنے ایک فریق کو اس کے وطن سے۔" (الخ)

شان نزول: سدی نے فرمایا کہ اللہ نے توراۃ میں بنی اسرائیل سے یہ عہد لیا تھا کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کریں اور ایک دوسرے کو جلاوطن نہ کریں، اور جو غلام یا باندی بنی اسرائیل میں سے کہیں ملے تو اسے خرید کر آزاد کر دیں۔ اس پر جو کچھ انہوں نے عمل کیا اس کا قصہ یہ ہے کہ بنو قریظہ اوس کے حلیف تھے اور بنو نضیر خزرج کے حلیف تھے۔ اور بنو قریظہ اور ان کے حلیف بنو نضیر اور نضیر کے حلیفوں سے قتال کرتے اور جب ایک دوسرے پر غالب آجاتے تو گھروں کو برباد کرتے اور گھر والوں کو جلاوطن کرتے۔ لیکن اگر کسی اور موقع پر دونوں گروہوں میں سے کسی گروہ کا کوئی آدمی قید ہو جاتا تو مال جمع کرتے اور فدیہ دیکر اس کو دونوں گروہ چھڑا لیتے۔ اس پر اہل عرب نے ان کو طعنے دیئے اور کہتے کہ تم ان سے

قتال بھی کرتے ہو اور پھر فدیہ دے کر چھڑاتے بھی ہو۔تو جواب میں کہتے کہ ہمیں اللہ کا حکم ہوا ہے کہ فدیہ دے کر چھڑا لو۔

تو اہل عرب کہتے کہ پھر قتال کیوں کرتے ہو۔تو کہتے کہ ہم اس بات سے شرماتے ہیں کہ ہمارے حلیف ذلیل ہوں۔ہم اپنے حلیف کی نصرت کے لئے قتال کرتے ہیں۔تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری (اردو) ج ا ص ۱۵۵ ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۱۲۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَاتَهْوٰى اَنْفُسُكُمْ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۸۷ پ ۱)

ترجمہ: "جب بھی لایا تمہارے پاس کوئی رسول حکم تو تم نے ناپسند کیا۔" (الخ)

شان نزول: علامہ بغوی ؒ نے فرمایا کہ جب یہود نے جناب رسول اللہ ﷺ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر سنا تو انہوں نے کہا کہ معجزات عیسیٰ علیہ السلام اور جو دیگر انبیاء کے قصے آپ ہم کو سناتے ہیں' ہم تو آپ کو جب سچا مانیں گے کہ جب اسی قسم کے افعال اور معجزات آپ بھی لائیں۔تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مظہری (اردو) ج ا ص ۱۵۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۸۹ پ ۱)

ترجمہ: "اور پہلے سے فتح مانگتے تھے کافروں پر" (الخ)

شان نزول: حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ خیبر کے یہود کی جنگ ہوتی قبیلہ غطفان کے ساتھ۔ پس جب بھی مقابلہ ہوتا تھا تو یہود خیبر کو شکست ہو جاتی تھی۔ تو یہود نے ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگی: (کہ اے اللہ ہم آپ سے اس نبی امی کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں جس کا آپ نے وعدہ فرمایا کہ آخر زمانے میں نبی بن کر آئیں گے۔ آپ اس (قبیلہ غطفان) کے خلاف ہماری مدد فرمائیں۔"

اس دعا کے بعد جب جنگ ہوئی تو قبیلہ بنو غطفان کو شکست ہوئی۔ پھر جب حضور ﷺ کی بعثت ہوئی تو یہ یہود آپ ﷺ پر ایمان نہیں لائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (للواحدی ص ۱۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۹۷ پ ۱)

ترجمہ: "آپ کہدیں کہ جو کوئی دشمن ہو جبرائیل کا، پس اس نے اتارا ہے یہ کلام آپ کے دل پر۔" (الخ)

شان نزول: ابن حاتم اور ابن جریر نے بطریق مختلفہ شعبی سے اور انہوں نے حضرت عمر ؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر ؓ جب یہود کے پاس تشریف لے جاتے اور تورات سنتے تو خوش ہوتے اور تعجب فرماتے کہ یہ قرآن کریم کی تصدیق کرتی ہے۔

ایک مرتبہ حسب دستور یہود توراۃ پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اس

طرف تشریف لے گئے۔ حضرت عمرؓ نے سب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ سچ بتاؤ کہ تم جانتے ہو کہ یہ رسول ﷺ ہیں اُن میں سے جو عالم تھا اس نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ اللہ کے رسول ہیں۔ تو پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ پھر تم اتباع کیوں نہیں کرتے؟ کہا گیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے ان سے پوچھا کہ وحی کون لاتا ہے؟ تو معلوم ہوا کہ جبرئیل علیہ السلام وحی لاتا ہے اور وہ ہمارا دشمن ہے کیونکہ وہی شدت و ہلاکت اور عذاب لاتا تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ ملائکہ میں سے کس سے تمہاری صلح ہے؟ جواب دیا میکائل علیہ السلام سے کیونکہ وہ بارش اور رحمت لاتے ہیں۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ حق تعالیٰ کے ہاں ان دونوں کا رتبہ کیا ہے؟ کہا کہ ایک اللہ کے دائیں اور دوسرا بائیں۔ میں نے کہا کہ جب ان کے قرب اور مرتبہ کی یہ کیفیت ہے تو جبرائیل کو گوارہ نہیں کہ میکائیل سے عداوت کرے اور نہ میکائیل کو یہ گوارہ ہے کہ جبرائیل کے دشمن سے صلح رکھے اور میں بیشک اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ اور جبرائیل اور میکائیل سے جو صلح رکھے اس سے یہ بھی صلح رکھتے ہیں اور جو ان کو دشمن رکھے اس کے یہ بھی دشمن ہیں۔

اور پھر حضرت عمرؓ وہاں سے حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور ارادہ کیا کہ اس واقعہ کی خبر دوں اس سے پہلے ہی آپ نے فرمایا کہ اے عمر! آج جو آیات نازل ہوئی ہیں کیا تمہیں ان کی خبر نہ دوں۔ یہ فرما کر حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔

(مظہری (اردو) ج ا ص ۵ ۱۷ ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۱۴۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ اٰیٰتٍۢ بَیِّنٰتٍۚ وَمَا یَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۹۹ پ ۱)

ترجمہ :"اور ہم نے اتاریں آپ کی طرف کھلی نشانیاں اور نہ انکار کریں انکا مگر وہی جو نافرمان ہیں۔" (الخ)

شان نزول :۔ حضرت ابن عباس ﷺ سے نقل کیا گیا ہے کہ ابن صوریا یہودی نے آپ ﷺ سے کہا تھا کہ آپ ﷺ کوئی ایسی نشانی تو اپنی نبوت کی لاتے نہیں جسے ہم بھی پہچان لیں۔تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری (اردو) ج ۱ ص ۱۰۸،ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۱۵۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اَوَ كُلَّمَا عَاهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۰۰پ ۱)

ترجمہ :"اور جب کبھی کوئی عہد کیا کرتے ہیں تو پھینک دیا اور توڑ دیا اس عہد کو ان میں سے ایک گروہ نے۔" (الخ)

شان نزول :۔ ابن حاتم نے ابن عباس ﷺ سے روایت کیا ہے کہ جناب سرکار دو عالم ﷺ نے مالک بن حنیف یہودی سے فرمایا کہ دین محمدی کے بارے میں تم سے عہد لیا گیا ہے کہ جب وہ دین ظاہر ہو تو اس کا اتباع کرنا۔مالک نے سن کر کہا کہ قسم ہے اللہ کی کہ ہم سے ہرگز اس قسم کا عہد نہیں لیا گیا ہے۔

اس کی تکذیب میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری (اردو) ج ۱ ص ۱۰۸،ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۱۵۱)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَاتَّبَعُوْا مَاتَتْلُوْا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ

(الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۰۲ پ ۱)

ترجمہ: ''اور پیچھے ہو لئے اس علم کے جو پڑھتے تھے شیطان' سلیمان کی بادشاہت کے وقت۔'' (الخ)

شان نزول:۔ حضرت ابن عباس ﷺ کے قول کے مطابق اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ شیاطین آسمانوں پر جا کر چوری چوری باتیں سنتے تھے۔ پھر آکر لوگوں سے کہتے تھے۔ اس طرح جب کسی ایک پر کسی بات کو سچ آزماتے تھے تو پھر آئندہ اس کے ساتھ بہت سے جھوٹ ملا دیتے تھے۔ اس طرح لوگوں کو گمراہی کی طرف لاتے تھے۔

جب سلیمان علیہ السلام کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے ان کو پکڑا اور اپنے تخت کے نیچے دفن کر دیا۔ پس جب سلیمان علیہ السلام کا انتقال ہوا تو ایک شیطان نے لوگوں سے کہا کہ کیا میں تمہیں سلیمان علیہ السلام کا ایسا خزانہ نہ بتاؤں کہ اس کی طرح کسی کا خزانہ نہ ہو۔ لوگوں نے کہا ہاں بتاؤں۔ تو اس نے تخت کے نیچے سے وہ مدفون شیاطین نکال کر کہا کہ ان کے ذریعہ سلیمان علیہ السلام جادو کرتے تھے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی براءت بیان کر دی۔[1] (للواحدی ص ۲۰-۲۱)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت: ''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا'' (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۰۴ پ ۱)

---

[1] اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم "راعنا" مت کہا کرو بلکہ "انظرنا" کہا کرو۔"

شان نزول:۔ "راعی" کے معنی لغت میں دوسرے کی مصلحت کی نگہداشت کرنے کے ہیں لیکن اہل یہود کے ہاں ایک فحش گالی کے معنی ہیں یہ لفظ استعمال ہوتا تھا۔ یہود نے یہ بات جب حضور ﷺ کی خدمت میں سنی کہ حضور کے اصحاب یہ کلمہ بولتے ہیں تو یہود بھی اس کلمہ کو معنی فاسدہ لیکر بولنے لگے اور حضور ﷺ کا مذاق اڑاتے تھے۔

ایک روز حضرت سعد بن معاذ ﷺ ان کی اس کلمہ کے بولنے میں نیت فاسدہ کو پہچان گئے تو فرمایا کہ اب اگر میں نے تم سے یہ کلمہ حضور ﷺ کی جانب کہتے ہوئے سنا تو یاد رکھنا گردن اڑا دوں گا۔ تو وہ کہنے لگے کہ تم بھی تو بولتے ہو۔ تو اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (تفسیر مظہری (اردو) ج ا ص ۱۹۰)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت: "مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۰۵ پ ۱)

ترجمہ: "دل نہیں چاہتا ان لوگوں کا جو کافر ہیں اہل کتاب میں سے" (الخ)

شان نزول:۔ مفسرین نے بیان کیا ہے کہ جب مسلمان اپنے یہودی خلفاء سے کہتے کہ محمد ﷺ پر ایمان لے آؤ تو وہ جواب میں کہتے تھے کہ (العیاذ باللہ) یہ جس کی طرف تم ہمیں ایمان لانے کی دعوت دیتے ہو ہم اس سے زیادہ بہتری میں ہیں۔

اللہ نے ان کی تکذیب کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔(للواحدی ص ۲۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "مَانَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۰۶ پ ۱)

ترجمہ: "جو منسوخ کر دیتے ہیں ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں تو نازل کر دیتے ہیں اس سے بہتر یا اس جیسی آیت۔" (الخ)

شان نزول:۔ مشرکین کہا کرتے تھے کہ محمد ﷺ اپنے اصحاب کو ایک شے کا حکم کرتے ہیں پھر اسی بات سے منع کرتے ہیں اور اس کے خلاف کا حکم کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں اپنی طرف سے کہتے ہیں۔
اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(عشری (اردو) ج اص ۱۹۱)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۰۸ پ ۱)

ترجمہ: "کیا تم یہ چاہتے ہو کہ سوال کرو اپنے رسول ﷺ سے" (الخ)

شان نزول:۔(۱) ابن ابی حاتم نے بطریق سعید اور عکرمہ بن عباس رضی اللہ عنہ

سے روایت کیا ہے کہ رافع بن حریملہ اور وہب بن زید یہودی نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر آپ سچے رسول ہیں تو ہمارے پاس آسمان سے کوئی کتاب لے آؤ تاکہ ہم اس کو پڑھیں۔ یا زمین سے چشمے جاری کر دو۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو ہم سب آپ کا اتباع کریں گے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۲) علامہ بغوی نے اس کا شان نزول اس طرح بیان کیا ہے کہ آپ آسمان سے ساری (مکمل) کتاب ایک دفعہ لے آئیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام توراۃ لائے تھے۔

تو اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری (اردو) ج ا ص ۱۹۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۰۹ پ ۱)

ترجمہ: "اور چاہتے ہیں بہت سے اہل کتاب کہ تم کو پھر دوبارہ بنا دیں مومن ہونے کے بعد کافر" (الخ)

شان نزول:۔ (۱) ابن ابی حاتم نے اس کا شان نزول یہ بیان کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حی اور ابو یاسر اخطب یہودی کے بیٹے عرب سے اس وجہ سے حسد کرتے تھے کہ ان میں پیغمبر محمد ﷺ کیوں ہوئے اور رات دن لوگوں کو اسلام سے پھیرنے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۱۹۶)

(۲) علامہ بغوی نے فرمایا کہ جب غزوہ احد ہو چکا تو چند یہودیوں نے حذیفہ بن الیمان اور یاسر بن عمار سے کہا کہ اگر تم حق پر ہوتے تو تم ہرگز شکست نہ

کھاتے۔اس لئے اب مناسب یہ ہے کہ ہمارے دین میں آجاؤ۔کیونکہ ہماری راہ راہ ہدایت ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(طبری (اردو) ج ا ص ۱۹۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَقَالَتِ الْیَهُودُ لَیْسَتِ النَّصَارٰی عَلٰی شَیْءٍ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۱۳ پ ۱)

ترجمہ: "اور یہود تو کہتے ہیں کہ نصاریٰ نہیں کسی راہ پر"

شان نزول: یہ آیت یہود مدینہ اور نصاریٰ نجران کے بارے میں نازل ہوئی کہ جب نجران کا وفد حضورﷺ کی خدمت میں آیا تو ان کے پاس علمائے یہود آئے اور باہم مناظرہ ہونے لگا یہاں تک کہ باہم آوازیں بلند ہوگئیں تو یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے دین کی اصل حقیقت کوئی نہیں ہے۔اور عیسائیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور توریت کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے دین کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(للواحدی ص ۲۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِهَا" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۱۴ پ ۱)

ترجمہ: "اور اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے منع کیا کہ اللہ کی مساجد میں لیا جائے نام اس کا' اور کوشش کی ان کے اجاڑنے میں" (الخ)

شان نزول: ۔(۱) یہ آیت ایک خاص واقعہ کے متعلق نازل ہوئی ۔واقعہ یہ ہوا کہ زمانہ اسلام سے پہلے جب یہودیوں نے حضرت یحیٰی علیہ السلام کو قتل کر ڈالا تو روم کے نصاریٰ نے ان سے انتقام لینے کی خاطر عراق کے ایک مجوسی بادشاہ کے ساتھ مل کر اپنے بادشاہ طیطوس کی سرکردگی میں شام کے بنی اسرائیل پر حملہ کر کے ان کو قتل و غارت کیا اور توراۃ کے نسخے جلا دیئے ۔اور بیت المقدس میں نجاست اور خنزیر ڈالے' اس کی عمارت کو خراب اور ویران کر دیا۔ بنی اسرائیل کی قوت اور شوکت کو پامال اور ختم کیا۔ آپ ﷺ کے زمانہ تک بیت المقدس اسی طرح ویران اور منہدم رہا۔

رومی نصاریٰ کی اس گستاخانہ حرکت پر کہ توراۃ کو جلایا اور بیت المقدس کو خراب و ویران کیا اور بے حرمتی کی ۔(اس واقعہ کو بتانے کے لئے یہ آیت نازل کی گئی ۔یہ قول مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا ہے ۔)

(۲) حضرت ابن زید وغیرہ نے اور دوسرے مفسرین نے اس آیت کا شان نزول یہ بتایا ہے کہ جب مشرکین مکہ نے حضور ﷺ کو مقام حدیبیہ پر روک کر مسجد حرام میں داخل ہونے اور طواف کرنے سے روکا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔(معارف القرآن ج ۱ ص ۲۹۸ مظہری (اردو) ج ۱ ص ۱۹۹ ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۱۹۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ" (الخ) (سورۃ البقرہ آیت ۱۱۵ پ ۱)

ترجمہ: ''اور اللہ کا ہی ہے مشرق و مغرب' تم جہاں بھی منہ کرو پس ادھر ہی خدا کا سامنا ہے۔'' (الخ)

شان نزول:۔ ترمذی' دارقطنی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ ربیعہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ اندھیری رات میں بحالت سفر حضور ﷺ کے ہمراہ تھے۔ نماز کے وقت یہ نہ جانا کہ قبلہ کس طرف ہے۔ ہر شخص نے اپنے خیال کے مطابق نماز پڑھ لی۔ جب صبح حضور ﷺ سے ہم نے ذکر کیا تو یہ آیت اللہ نے نازل فرمائی۔ (مظہری (اردو) ج اص ۲۰۲ ابن کثیر (اردو) ج اص ۱۶۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: ''وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ'' (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۱۱۶ پ ۱)

ترجمہ: ''اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ! ولد رکھتا ہے اللہ پاک ہے (اس امر سے)'' (الخ)

شان نزول:۔ مدینہ کے یہود کہا کرتے تھے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں۔ اور نجران کے نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کہتے تھے کہ یہ اللہ کے بیٹے ہیں اور مشرکین عرب یہ بکواس کرتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ ان سب کے رد میں حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری (اردو) ج اص ۲۰۲ ابن کثیر (اردو) ج اص ۱۶۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: ''وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِيْمِ'' (الخ) (سورۃ البقرہ آیت ۱۱۹ پ ۱)

ترجمہ: "اور تجھ سے پوچھ نہیں دوزخ میں رہنے والوں کی" (الخ)

شان نزول: حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ ایک دن حضور ﷺ نے فرمایا کہ کاش! مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے والدین کے ساتھ کیا کیا معاملہ ہوا۔
تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (للواحدی ص ۲۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ" (الخ)
(سورۃ البقرۃ آیت جزو ۱۲۰ پ ۱)

ترجمہ: "اور ہرگز خوش نہ ہوں گے آپ سے یہودی اور نہ عیسائی حتیٰ کہ آپ ان کے دین کا اتباع کریں" (الخ)

شان نزول: ثعلبی نے ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے کہ جب حضور ﷺ اہل کتاب کے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے تو مدینہ کے یہود اور نجران کے نصاریٰ اس امید میں تھے کہ آپ ہم سے آملیں گے۔ اور جب کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا تو ناامید ہو گئے۔
اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری (اردو) ج ۱ ص ۲۰۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى" (الخ)
(سورۃ البقرۃ آیت جزو ۱۲۰ پ ۱)

ترجمہ :"آپ کہہ دیں کہ اللہ کی ہدایت وہی ہدایت ہے۔"

شان نزول :۔اس آیت میں آپ ﷺ کو اہل کتاب کے اسلام لانے سے نہایت ناامیدی دلائی گئی کہ ان کا یہ ارادہ ہو رہا ہے کہ آپ ان کے دین کا اتباع کریں پھر یہ آپ کا کیسے اتباع کرلیں گے۔اور شاید ایسا ہوا ہو کہ اہل کتاب نے اس مضمون کو کہا ہو۔

اسی واسطے اللہ نے آپ کو اس کا جواب اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا۔

(مظہری (اردو) ج ا ص ۲۰۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت :"اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتَابَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ"(الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۲۱ پ ۱)

ترجمہ :"وہ لوگ جن کو دی ہم نے کتاب وہ اس کو پڑھتے ہیں جو حق ہے اس کے پڑھنے کا۔"(الخ)

شان نزول :۔حضرت ابن عباس ؓ امام عطا ؒ اور امام کلبی ؒ کی روایت کے مطابق یہ آیت ان چالیس افراد کے بارے میں نازل ہوئی جو ملک شام اور حبشہ سے حضرت جعفر طیار ؓ کے ساتھ کشتی میں سوار ہو کر ایمان قبول کرنے آئے تھے۔

امام ضحاک ؒ کے قول کے مطابق یہ ان یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے ایمان قبول کیا تھا۔(للواحدی ص ۲۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِمَ" (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۱۳۰ پ ۱)

ترجمہ : "اور کون ہے جو پسند نہیں کرتا دین ابراہیم کو۔" (الخ)

شان نزول : ۔ ابن عساکر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام ﷺ نے سلمہ اور مہاجر یعنی اپنے بھتیجوں سے کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ تم خوب جانتے ہو کہ اللہ نے توراۃ میں فرمایا کہ میں اسماعیل ؑ کی اولاد میں ایک نبی پیدا کروں گا اور ان کا نام احمد ﷺ ہو گا جو ان پر ایمان لائے گا وہ ہدایت پر ہو گا اور جو ان پر ایمان نہیں لائے گا وہ ملعون ہو گا۔ سلمہ تو چچا کی یہ نصیحت سن کر مسلمان ہو گیا اور مہاجر نے صاف انکار کر دیا۔

اس کے بارے میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (مظہری (اردو) ج ۱ ص ۲۶۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ" (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۱۳۳ پ ۱)

ترجمہ : "کیا تم موجود تھے یعقوب کی موت کے وقت۔" (الخ)

شان نزول : ۔ یہود نے آپ ﷺ سے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ یعقوب ؑ نے اپنے انتقال کے وقت اپنے بیٹوں کو یہودیت پر قائم رہنے کی وصیت کی تھی اب اس یہودیت سے تم ہمیں علیحدہ کرنا چاہتے ہو؟ تو اس کے جواب میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (مظہری (اردو) ج ۱ ص ۲۶۹ ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۱۹۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت :"وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْنَصَارٰی تَهْتَدُوْا" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۳۵ پ ۱)

ترجمہ :"اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم یہودی ہو جاؤ یا عیسائی ہو جاؤ تو راہ راست پر آجاؤ گے۔" (الخ)

شان نزول :۔علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ ابن عباس ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ کے بڑے بڑے یہود اور نجران کے بڑے بڑے نصاریٰ جمع ہوئے اور مسلمانوں سے دین کے بارے میں مناظرہ شروع کیا۔اور ہر ایک فریق نے اپنے مذہب اور کتاب کی حقانیت ثابت کی مثلاً یہود نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور توراۃ کو افضل واعلیٰ قرار دیا۔اسی طرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو اچھا اور برتر ہونے کو ثابت کیا۔

اسی طرح ہر ایک نے اپنے دین کو تمام ادیان پر فائق قرار دیا۔اور محمد ﷺ اور قرآن و دیگر کتب کا انکار کیا۔ور پھر ہر فریق نے مسلمانوں سے کہا کہ تم ہمارے دین پر آجاؤ۔اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری (اردو) ج ا ص ۲۲۱ ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۱۹۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت :"صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۳۸ پ ۱)

ترجمہ :"اور ہم نے قبول کر لیا رنگ اللہ کا اور کس کا رنگ بہتر ہے

اللہ کے رنگ سے۔" (الخ)

شانِ نزول : ۔حضرت ابن عباس ﷜ نے فرمایا کہ جب نصاریٰ کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا تو وہ پانی میں سات رنگ ڈال کر اس رنگین پانی میں جسے وہ معمودی کہتے تھے اس بچہ کو نہلاتے تھے۔ ختنہ کی بجائے یہ عمل کرتے تھے۔ اور کہتے کہ صحیح معنی میں اب یہ نصرانی بن گیا ہے۔

اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (للواحدی ص ۲۸)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت : "سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ" (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۱۴۲ پ ۲)

ترجمہ : "اب کہیں گے بے وقوف لوگ" (الخ)

شانِ نزول : ۔یہ آیت تحویل قبلہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت براء ﷜ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو سولہ یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی۔ اور آپ ﷺ چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی جائے۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ نازل فرمائی۔ تو یہودی بیوقوف کہنے لگے کہ کس چیز نے ان کے چہرے کو اس قبلہ سے پھیر دیا جس پر عمل پیرا تھے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(للواحدی ص ۲۸)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت : "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ اِيمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ

بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۴۳ پ ۲)

ترجمہ "اور اللہ ایسا نہیں کہ ضائع کرے تمہارا ایمان بیشک اللہ لوگوں پر بہت شفیق نہایت مہربان ہے۔"

شان نزول :۔ صحیحین میں حضرت براء ابن عازب ﷺ سے مروی ہے کہ تحویل قبلہ سے قبل بہت سے آدمی مرگئے اور شہید ہوگئے تھے اور ہم کو ان کے بارے میں کوئی علم نہ تھا کہ انہوں نے جو نمازیں پڑھیں وہ ضائع ہوئیں یا ان کو ان کا ثواب ملے گا۔

تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری (اردو) ج ا ص ۲۲۴، تفسیر ابن کثیر ج ا ص ۳پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت :"قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۴۴ پ ۲)

ترجمہ "ہم دیکھ رہے ہیں آپ کے منہ کا آسمان کی طرف پھر جانا۔" (الخ)

شان نزول :۔ علامہ بغوی فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں آپ ﷺ کعبہ بیت اللہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھا کرتے تھے اور جب ہجرت مدینہ ہوئی تو بیت المقدس کا حکم ہوا۔ جب حضور ﷺ مدینہ میں تشریف رکھتے تھے تو یہودی کہا کرتے تھے کہ محمد ﷺ دین میں تو ہماری مخالفت کرتے ہیں مگر اتباع ہمارے قبلہ کی کرتے

ہیں۔ اس پر آپ یہ چاہتے تھے کہ بیت اللہ قبلہ ہو جائے۔

چنانچہ حضورﷺ نے حضرت جبرئیل سے اپنی یہ تمنا ظاہر کی کہ بیت اللہ چونکہ میرے باپ ابراہیم کا قبلہ ہے اس لئے میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبلہ بنادے۔ حضرت جبرائیل نے عرض کیا کہ میں تو آپ کے مثل ایک بندہ ہوں۔ آپ اللہ کے بزرگ اور مقرب ہیں آپ خود اللہ سے دعا کریں تو حضورﷺ نے دعا کی، اور اکثر حکم الٰہی کے انتظار میں آسمان کی طرف دیکھتے رہتے پھر اللہ نے آپ کی یہ دعا قبول کی اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری (اردو) ج ا ص ۲۶۵ ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۵ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ بِکُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۴۵ پ ۲)

ترجمہ: "اور اگر آپ لے بھی آئیں تمام دلائل ان لوگوں کے پاس جن کو کتاب ملی ہے تب بھی وہ پیروی نہ کریں گے آپ کے قبلہ کی۔"

شان نزول: تحویل قبلہ پر یہود و نصاریٰ نے جناب سرور دو عالمﷺ سے یہ کہا کہ آپ کے پاس کیا دلیل ہے کہ بیت اللہ قبلہ ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری (اردو) ج ا ص ۲۶۸ ملخص ابن کثیر ج ا ص ۷ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتَابَ یَعْرِفُوْنَہٗ" (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۱۴۶ پ ۲)

ترجمہ: "جن کو ہم نے دی ہے کتاب پہچانتے ہیں اس کو۔"

شان نزول:۔ یہ آیت ایماندار اہل کتاب عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی کہ یہ لوگ اپنی کتابوں میں حضورﷺ کے اوصاف و خصوصیات اور بعثت کو اس طرح پہچانتے تھے جس طرح کوئی شخص بچوں کے ساتھ اپنے بچے کو دیکھ کر باآسانی فوراً پہچان لیتا ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا کہ حضورﷺ کے بارے میں میری معرفت مجھے میرے بیٹے کی معرفت سے زیادہ ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے سوالاً عرض کیا کہ وہ کیسے؟ تو عبداللہ بن سلامؓ نے جواب دیا کہ میں یقینی طور پر یہ گواہی دے سکتا ہوں کہ محمد رسولﷺ برحق ہیں۔ مگر میں اپنے بیٹے کے بارے میں یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ میرا ہی بیٹا ہے۔ اس لئے کہ مجھے معلوم نہیں کہ عورتوں نے کیا کیا ہے؟ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے ابن سلام اللہ آپ کو توفیق دے۔

(واحدی ص ۲۹-۳۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ، بَلْ اَحْیَآءٌ" (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۱۵۴ پ ۲)

ترجمہ: "اور نہ کہو کہ جو لوگ مارے جائیں اللہ کی راہ میں کہ وہ

مردہ ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں۔" (الخ)

شان نزول:۔ یہ آیت شہداءِ بدر کے بارے میں نازل ہوئی۔ شہدائے بدر میں چھ آدمی تو مہاجرین میں سے تھے اور انصار سے آٹھ تھے۔ لوگ ان کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ فلاں شخص مرگیا اور دنیا کی نعمت اس سے چھوٹ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس گمان کے ازالہ اور ان کے درجات پر آگاہ کرنے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری (اردو) ج ا ص ۲۶۱)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۵۸ پ ۲)

ترجمہ: "بے شک صفا اور مروہ نشانیوں میں سے ہیں اللہ کی۔" (الخ)

شان نزول:۔ اس کے شان نزول میں حضرت عائشہؓ، عبداللہ بن عباس ﷺ اور حضرت انس بن مالک ﷺ سے جو روایات مروی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں مقام صفا اور مروی پر بت رکھے ہوئے تھے۔ مشرکین ان کا طواف کرتے تھے۔ زمانہ اسلام میں وہ بت توڑ دیئے گئے۔ مگر صحابہ کرام ﷺ کو صفا اور مروی میں تردد رہتا تھا کیونکہ یہ جاہلیت کے شعار میں سے تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے تردد کو ختم کرنے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔

(واحدی ص ۳۰۔۲۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۵۹ پ ۲)

ترجمہ : "بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں (ان کو) جو کچھ ہم نے اتاریں کھلی نشانیاں (حکم) اور ہدایت کی باتیں" (الخ)

شان نزول :۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کیا ہے کہ معاذ بن جبل اور سعد بن معاذ ﷺ نے علماء یہود سے کوئی توراۃ کا مضمون دریافت کیا۔ انہوں نے اس کو چھپایا اور بتلانے سے صاف انکار کر دیا۔

اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری (اردو) ج ا ص ۲۷۲، قصص ابن کثیر ج ا ص ۱۵ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۶۳ پ ۲)

ترجمہ : "اور تمہارا معبود وہی خدائے واحد ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔" (الخ)

شان نزول :۔ علامہ بغوی ﷺ نے فرمایا کہ کفار قریش نے یہ کہا اے محمد ﷺ

آپ اپنے رب کی صفت اور نسب بیان کیجئے۔"

اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ اخلاص اور یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری (اردو) ج ۱ ص ۲۰۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" (الخ)

(سورۃ البقرۃ آیت ۱۶۴ پ ۲)

ترجمہ : "اور بیشک آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں" (الخ)

شانِ نزول : -(۱) ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت، اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ نازل ہوئی تو مشرکین کو بہت تعجب ہوا اور بولے کہ اگر معبود ایک ہے تو اس کی دلیل کیا ہے؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری (اردو) ج ۱ ص ۲۰۵)

(۲) عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ مشرکین نے حضور ﷺ سے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ صفا کو سونے میں تبدیل کر دیں تو ہم ایمان لے آئیں گے لہٰذا آپ دعا کریں۔ اور حضور ﷺ اس دعا کے لئے تیار بھی ہو گئے۔ لیکن حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ دعا تو قبول ہو جائے گی مگر یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لائیں گے اور ایمان نہ لانے پر دردناک عذاب ہوگا جو کہ کبھی نہ ہوا ہے۔ اس پر حضور ﷺ ڈر گئے اور پھر دعا نہیں کی۔ تو پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

(ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۷ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "یٰاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۶۸ پ ۲)

ترجمہ: "اے لوگو! کھاؤ ان چیزوں میں سے جو زمین میں ہیں حلال اور ستھری" (الخ)

شان نزول: جب قبائل ثقیف و خزاعہ، عامر بن صعصعہ اور بنی مدلج نے اپنے اوپر بہت سی چیزیں جیسے حرث، انعام، بحیرہ[1]، سائبہ[2]، حام[3] اور وصیلہ[4] وغیرہ حرام کرلئے تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری (اردو) ج ۱ ص ۲۸۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْکِتَابِ وَیَشْتَرُوْنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۴ پ ۲)

ترجمہ: "بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں وہ آیتیں جو اتاریں اللہ نے

---

[1] اس جانور کو کہتے ہیں جس کا دودھ بتوں کے نام پر وقف کردیا جاتا تھا۔۱۲
[2] اس جانور کو کہتے ہیں جو بتوں کے نام پر چھوڑدیا کرتے تھے (وقف کردیا کرتے تھے۔)
[3] (مذکر) نراونٹ جو ایک خاص عدد سے جفتی کرچکا ہو اسے بھی بتوں کے نام پر وقف کردیتے تھے۔
[4] جو اونٹنی مسلسل (مونث) مادہ بچے پیدا کرے اور درمیان میں (مذکر) نر بچہ پیدا نہ ہو تو اسے بھی بتوں کے نام پر وقف کرتے تھے۔۱۲ (معارف القرآن ج ۳ ص ۲۴۹)

کتاب میں اور لیتے ہیں ان کے بدلے کچھ معمولی پیسے۔" (الخ)

شان نزول :۔ اس آیت کا نزول اس طرح ہوا کہ یہود کے رؤسا اور علماء غریب عوام سے مختلف طرق سے ہدایا اور اشیائے خورد و نوش لیتے تھے۔ اور ان کو یہ گمان تھا کہ آخری نبی ہمارے میں سے ہوں گے۔

لیکن انکا یہ گمان جب غلط ہوا تو بہت پریشان ہوئے اور یہ سوچا کہ اگر ہم ان پر ایمان لے آئے تو ہماری یہ آمدنی بند ہو جائے گی۔ تو پھر انہوں نے یہ حرکت کی کہ حضور ﷺ کی وہ صفات جو سابقہ کتب سماویہ میں ذکر تھیں ان کو تبدیل کر دیا۔ اور ان متغیر صفات کو عوام کے سامنے پیش کیا تا کہ یہ معلوم ہو کہ یہ وہ نبی نہیں ہیں جن کا کتب سماویہ میں ذکر ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(تفسیر مظہری (اردو) ج ا ص ۲۹۶، ابن کثیر ج ا ص ۲۰۲ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۷ پ ۲)

ترجمہ : "نیکی یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لیا کرو۔" (الخ)

شان نزول :۔ عبدالرزاق نے حضرت قتادہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ

یہود، مغرب یعنی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے اور نصاریٰ مشرق کی طرف منہ کر کے پڑھتے تھے۔ اس لئے اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یہ کوئی خوبی نہیں ہے۔ کیونکہ انکا دین منسوخ ہے اور قبلہ بھی منسوخ ہے۔ لہٰذا اس طرف منہ کر کے نماز پڑھنا یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے۔

(تفسیر مظہری (اردو) ج ا ص ۲۹۸، ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۵ ۲ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۸ پ ۲)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم پر لازم کیا جاتا ہے کہ برابری کرو مقتولوں میں" (الخ)

شان نزول:۔ امام شعبی رحمہ اللہ، امام کلبی رحمہ اللہ اور حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ زمانہ اسلام سے کچھ ہی پہلے عرب کے دو قبیلوں (اوس اور خزرج) میں خوب قتل و قتال ہوا اور آپس میں ایک دوسرے کے ذمہ بہت سے خون ہوئے اور جب اسلام کا عہد برکت آیا تو اللہ نے ان آیات کو نازل فرما کر ایک اصول بیان کر دیا۔

(ایک قول کے مطابق وہ دو قبیلے بنو قریظہ اور بنو نضیر تھے)۔

(تفسیر مظہری (اردو) ج ا ص ۳۰۶، ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۲۷ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِی عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۶ پ ۲)

ترجمہ: "اور جب میرے بندے سوال کریں میرے بارے میں سو میں تو قریب ہوں۔" (الخ)

شان نزول: ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور ابوالشیخ وغیرہم نے بطریق جریر بن عبدالحمید السجستانی سے اور انہوں نے صلت بن حکیم بن معاویہ بن جبیر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ ایک اعرابی آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہمارا پروردگار کہاں ہے۔ اگر قریب ہے تو اس سے چپکے چپکے دعا کریں اور اگر دور ہے تو اسے پکاریں۔

حضور ﷺ نے یہ سن کر سکوت فرمایا اور اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

(مظہری (اردو) ج ا ص ۲۲۳ ابن کثیر ج ا ص ۲۱۸ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلَاتُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۷ پ ۲)

ترجمہ: "اور تم صحبت نہ کرو جب کہ تم اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہو

مسجدوں میں" (الخ)

شان نزول :- علامہ بغوی ﷫ نے فرمایا کہ یہ آیت چند صحابہ رضی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ وہ حضرات مسجد میں اعتکاف کرتے تھے اور جب کسی کو ان میں سے اپنی زوجہ کے پاس جانے کی ضرورت ہوتی تو اعتکاف سے نکل کر اس سے صحبت کرتے اور پھر غسل کر کے مسجد میں آجاتے تھے۔ پھر اس آیت کے نازل ہونے سے رات اور دن میں اعتکاف سے فارغ ہونے تک عورت کے پاس جانا حرام ہو گیا۔ (مظہری (اردو) ج ۱ ص ۲۰۵، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱ ۱ پ ۲)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآءِكُمْ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۷ پ ۲)

ترجمہ : "حلال ہوا تم کو روزہ کی رات میں بے حجاب ہونا اپنی عورتوں سے" (الخ)

شان نزول :- حضرت ابن عباس ﷛ اور براء ابن عازب کی روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ روزے کی فرضیت کے ابتدائی دور میں حکم یہ تھا کہ افطار کے بعد (مغرب کے وقت) جب تک کوئی سو نہ جاتا اس وقت تک تو اکل و شرب اور مباشرت کی اجازت ہوتی تھی۔ اور جب کوئی شخص سو جاتا تو اس کے بعد سے ہی روزہ شروع ہو جاتا تھا۔ اور اگلے دن غروب آفتاب تک روزہ رہتا تھا۔ اس حکم کی وجہ سے صحابہ کرامؓ کو کافی دشواریاں پیش آئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر

سہولت فرمادی کہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزہ رہے گا۔

(للواحدی ص ۲۳-۲۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ" (الخ) (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۸ پ ۲)

ترجمہ "اور نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کا آپس میں ناحق اور نہ پہنچاؤ ان کو حاکموں تک کہ کھا جاؤ کوئی حصہ لوگوں کے مال میں سے ظلم کرکے (ناحق) اور تم کو معلوم ہے۔"

شان نزول:۔ یہ آیت ایک خاص واقعہ میں نازل ہوئی۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ میں سے دو صاحبوں کا آپس میں ایک زمین پر جھگڑا ہوا۔ مقدمہ رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں پیش ہوا۔ مدعی کے پاس گواہ نہ تھے۔ آنحضرت ﷺ نے شرعی ضابطہ کے مطابق مدعا علیہ کو حلف کا حکم دیا۔ وہ حلف پر آمادہ ہوگیا۔ اس وقت آپ ﷺ نے بطور نصیحت ان کو یہ آیت سنائی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا جس میں قسم کھا کر کوئی مال حاصل کرنے پر وعید مذکور ہے۔

صحابیؓ نے جب یہ آیت سنی تو قسم کھانے کو ترک کردیا اور زمین مدعی کے حوالہ کردی۔ تو پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ (معارف القرآن ج ۱ ص ۴۶۰ عن روح المعانی)

تفسیر مظہری نے ان صاحب معاملہ حضرات کے نام ذکر کئے ہیں امراء

اور ربیعہ بن عبدان حضرمی 'موخر الذکر نے دعویٰ دائر کیا۔ رضی اللہ عنہم۔

(مظہری (اردو) ج اص ۵۷ ۲ 'تفسیر ابن کثیر (اردو) ج اص ۶ ۲ پ ۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَھِلَّۃِ" (الخ)

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۸۹ پ ۲)

ترجمہ "آپ ﷺ سے پہلی رات کے چاندوں کا حال پوچھتے ہیں۔"

شان نزول:۔ حضرت معاذ بن جبل ﷺ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ ہلال (چاند) اول تو باریک ہوتا ہے پھر بالکل بھر جاتا ہے اور پورا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر باریک ہوتا ہے حتیٰ کہ ویسا ہی ہو جاتا ہے جیسا اول تھا ایک حالت پر نہیں رہتا۔؟

تو اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(مظہری (اردو) ج اص ۵۹ ۲ 'تفسیر ابن کثیر ج اص ۷ ۲ پ ۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "قُلْ ھِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ" (الخ)

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۸۹ پ ۲)

ترجمہ "فرما دیجئے کہ یہ وقت ہیں لوگوں کے (معاملات) کے لئے اور حج کے واسطے۔"

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم نے ابوالعالیہ سے روایت کیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم

نے سوال کیا' یارسول اللہ ﷺ یہ چاند کیوں پیدا کیا گیا ہے؟

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری (اردو) ج ۱ ص ۵۹ ۲ 'تفسیر ابن کثیر (اردو)' ج ۱ ص ۷ ۳ پ ۲)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۸۹ پ ۲)

ترجمہ: "اور نیکی یہ نہیں کہ گھروں میں آؤ ان کی پشت کی طرف سے۔" (الخ)

شان نزول: — حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار جب حج کے لئے احرام باندھ لیتے تو وہ اپنے گھروں میں دروازوں کی طرف سے داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ وہ پشت سے نقب لگا کر یا کسی اور طرح داخل ہوتے۔ اس دوران ایک شخص دروازے سے داخل ہوا جسے انہوں نے ناپسند کیا۔

اللہ تعالیٰ نے انصار کے اس عمل کی تردید کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔

(واحدی ص ۵ ۲-۶ ۲)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ" (الخ) (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۰ پ ۲)

ترجمہ: "اور لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو لڑتے ہیں تم سے۔"

شان نزول: — حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت صلح حدیبیہ

کے بعد نازل ہوئی۔ وہ اس طرح جب حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ۶ھ میں بیت اللہ جانے سے روکا گیا تو آپ ﷺ نے اس مقام حدیبیہ پر ہی ہدی ذبح کرا دی۔ پھر مشرکین نے اس بات پر صلح کی کہ آئندہ سال تشریف لائیں۔ تین دن تک آپ کے لئے مکہ خالی کریں گے آپ بیت اللہ کا طواف کریں اور جو کرنا چاہیں کریں۔

آپ ﷺ نے اس کو قبول کیا۔ اور جب آئندہ سال آپ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے عمرہ قضا کی تیاری مکمل کی تو صحابہ کو یہ خطرہ ہوا کہ ممکن ہے قریش وعدہ خلافی کریں اور مسجد سے روکیں اور قتال کریں۔ صحابہ کو اشہر حرم میں قتال ناپسند تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی۔ (واحدی ص ۲۷)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۹۴ پ ۲)

ترجمہ: "حرمت کا مہینہ، حرمت کے مہینہ کے بدلہ میں اور حرمت کی چیزوں میں برابری ہے۔" (الخ)

شان نزول: ۔ ابن جریر رحمہ اللہ نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ اپنے صحابہ کے ہمراہ بہ نیت عمرہ مدینہ سے ۶ھ ذیقعدہ میں چلے اور ہدی ان کے ساتھ تھی اور جب مقام حدیبیہ پر پہنچے تو حضور ﷺ کو مشرکین نے روک لیا۔ آخر کار اہل مکہ سے اس بات پر مصالحت ہوئی کہ اس سال آپ ﷺ واپس مدینہ تشریف لے جائیں اور آئندہ سال آئیں تو پھر حضور ﷺ مدینہ چلے گئے اور اگلے سال ۷ھ میں مکہ تشریف

لائے اور عمرہ ادا فرمایا اور مکہ معظمہ میں تین شب قیام فرمایا۔

مشرکین مکہ آپ کو اس روکنے پر فخر کرتے تھے تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری (اردو) ج ا ص ۲۶۶ ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۱۵ پ ۲)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت: "وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَاتُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ" (الخ)

(سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۵ پ ۲)

ترجمہ: "اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور نہ ڈالو اپنے آپ کو ہلاکت میں" (الخ)

شانِ نزول:۔ (۱) طبرانی نے بسند صحیح نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے کہ لوگوں کی حالت یہ تھی کہ جب کسی سے کوئی گناہ ہو جاتا تھا تو وہ یہ کہتے تھے بس اللہ تعالیٰ ہم کو نہیں بخشیں گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری (اردو) ج ا ص ۲۶۸ ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۵۲ پ ۲)

(۲) حضرت ابوایوب ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ کی صحبت حاصل کی اور مسلمان ہوئے اور حضور ﷺ کے ساتھ ہر وقت اور ہر کام میں شریک رہے اور جنگ و جہاد میں بھی اور مدد میں بھی شریک رہے۔

اور اب اسلام پھیل گیا ہے اور مسلمان غالب آگئے اور لڑائی ختم ہو گئی ہے۔ اس وقت ہم نے نہ اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کی اور نہ کھیتوں اور باغوں کا خیال کیا۔ لہٰذا اب ہم خانگی معاملات کی طرف توجہ دیں۔ یہ بات باہم انصاریوں

میں ہوئی۔

تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۵۲ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ، فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۹۶ پ ۲)

ترجمہ: "اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے واسطے۔ پھر اگر تم روک دیئے جاؤ تو تم پر ہے کہ جو کچھ میسر ہو قربانی سے اور حجامت نہ کرواپنے سروں کی جب تک نہ پہنچ چکے قربانی اپنے ٹھکانے پر۔"

شان نزول:۔ یہ آیت واقعہ حدیبیہ میں نازل ہوئی ہے جس میں آپ اور صحابہ کرام نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا۔ کفار مکہ نے مکہ میں داخل ہونے اور عمرہ ادا کرنے سے روک دیا۔ اس پر یہ حکم نازل ہوا کہ احرام کا فدیہ یہ ایک قربانی دینا ہے بکری' گائے اونٹ وغیرہ کی جو آسان ہو۔ قربانی دے کر احرام کھول دیں۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیا کہ احرام کھولنا جس کی شرعی صورت سر کے بال منڈوانا یا کٹوانا ہے اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ محرم کی قربانی اپنے موقع پر پہنچ کر ذبح نہ ہو جائے۔ (معارف القرآن ج ا ص ۱۸۱ ۔ مظہری (اردو) ج ا ص ۲۰۷ ۔ قصص ابن کثیر ج ا ص ۵۳ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت جز و ۱۹۶ پ ۲)

ترجمہ: "پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کو تکلیف ہو سر کی" (الخ)

شان نزول:۔ حضرت کعب بن عجرہ ؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی۔ میرے سر میں دوران حج جوئیں نکل آئیں۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بال صاف کراؤ اور اس کے بدلہ بطور فدیہ تین دن کے روزے یا قربانی کرو۔ یا ہر مسکین کے لئے ایک صاع کے لحاظ سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ (واحدی ص ۳۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۹۷ پ ۲)

ترجمہ: "اور زاد راہ لے لیا کرو بے شک بہتر فائدہ زاد راہ کا بچنا ہے سوال سے" (الخ)

شان نزول:۔ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اہل یمن جب حج کرنے

آتے تو اپنے ساتھ کھانے وغیرہ نہیں لاتے تھے اور کہتے کہ ہم متوکل ہیں۔ اور جب مکہ مکرمہ پہنچتے تو پھر لوگوں سے مانگتے پھرتے تھے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (واحدی ص ۴۱)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت : "لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۹۸ پ ۲)

ترجمہ "تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تلاش کرو فضل اپنے پروردگار کا۔" (الخ)

شان نزول :۔(۱) امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں تین بازار تھے۔ عکاظ' مجنہ اور ذوالمجاز۔ جب اسلام کا زمانہ آیا تو لوگ گناہ سمجھ کر ان بازاروں میں جانے سے رک گئے۔ تو اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۲) امام احمد' ابن ابی حاتم' ابن جریر اور حاکم وغیرھم نے روایت کیا ہے کہ ابوامامہ تیمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ہم لوگ مکہ تک سواریاں کرائے پر چلاتے ہیں۔ اب لوگ کہتے ہیں کہ تمہارا حج ادا نہیں ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کیا تم لوگ احرام نہیں باندھتے' اور طواف' رمی وغیرہ نہیں کرتے؟ تو ابوامامہ نے جواب دیا کہ ہم تمام ارکان ادا کرتے ہیں۔

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا' بس حج ادا ہو گیا۔ اس کے بعد

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اسی طرح حضور ﷺ سے کسی نے سوال کیا۔ اور حضور ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا حتیٰ کہ حضرت جبرئیل یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

(مظہری (اردو) ج ا ص ۹۵ ۳، ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۶۳ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "ثُمَّ اَفِيضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۱۹۹ پ ۲)

ترجمہ: "پھر طواف کے لئے پھرو جہاں سے سب لوگ پھریں" (الخ)

شان نزول: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اہل عرب عرفات جایا کرتے تھے جب کہ قریش اور ان کے متبعین صرف مشعر حرام جایا کرتے تھے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (واحدی ص ۴۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۰۰ پ ۲)

ترجمہ "پھر جب پورے کر چکو اپنے حج کے کام کو تو اللہ کو یاد کرو۔" (الخ)

شان نزول :- حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ زمانے جاہلیت میں جب لوگ حج کے موقع پر جمع ہوتے تو اپنے آباؤاجداد اپنی لڑائیوں اور نسب وحسب کا ذکر کر کے فخر کرتے تھے۔

اس پر اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (واحدی ص ۴۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۰۴ پ ۲)

ترجمہ "اور بعضا آدمی ایسا ہے کہ تم کو پسند آتی ہے اس کی بات دنیا کی زندگی میں اور اپنے دل کی بات پر گواہ بناتا ہے اللہ کو حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔"

شان نزول :- امام بغوی ﷺ نے بروایت کلبی و مقاتل ﷺ وعطا فرمایا کہ اخنس بن شریف بنی زہرہ کا حلیف تھا۔ اخنس اس کو اس لئے کہتے تھے کہ "خنس" لغت میں الگ ہو جانے کو کہتے ہیں چونکہ اخنس بھی یوم بدر میں تین سو اشخاص کو لے کر جناب حضور ﷺ کی معیت سے ہٹ گیا تھا اس لئے کو اخنس کہا گیا۔

یہ شخص بہت شیریں کلام خوبصورت ملیح تھا اور حضور ﷺ کی خدمت میں آکر بیٹھتا تھا اور باتیں کرتا اور قسمیں کھا کھا کر کہتا کہ مجھے آپ سے بہت ہی محبت ہے۔ اور حضور ﷺ بھی اس سے ملاطفت فرماتے۔ حالانکہ وہ منافق تھا اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری (اردو) ج ا ص ۲۰۹، ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۶۹ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۰۷ پ ۲)

ترجمہ: "اور لوگوں میں ایک شخص وہ ہے کہ بیچتا ہے اپنی جان کو اللہ کی رضا جوئی میں، اور اللہ نہایت مہربان ہے اپنے بندوں پر۔"

شان نزول: یہ آیت حضرت صہیب رومی ؓ کے اس واقعہ میں نازل ہوئی ہے کہ جب وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ میں کفار قریش کی ایک جماعت نے راستہ روک لیا، یہ دیکھ کر حضرت صہیب رومی اپنی سواری سے اتر کر کھڑے ہوگئے اور ان کے ترکش میں جتنے تیر تھے سب نکال لئے اور قریش کی اس جماعت سے خطاب کیا کہ: اے قبیلہ قریش! تم سب جانتے ہو کہ میں تیراندازی میں تم سب سے زیادہ ماہر ہوں۔ میرا تیر کبھی خطا نہیں کرتا، اور اب میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ تم میرے پاس اس وقت تک نہیں پہنچ سکو گے جب تک میرے ترکش میں ایک تیر بھی باقی ہے۔ اور تیروں کے بعد میں تلوار سے کام لوں گا

جب تک مجھ میں دم رہے گا۔ پھر جو تم چاہو کر لینا' اور اگر تم نفع کا سودا چاہتے ہو تو میں تمہیں اپنے مال کا پتہ دیتا ہوں' جو مکہ مکرمہ میں رکھا ہے تم وہ مال لے لو اور میرا راستہ چھوڑ دو۔

اس پر قریش کی جماعت راضی ہو گئی اور حضرت صہیب رومی نے صحیح سالم آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر واقعہ سنایا تو آپ ﷺ نے دو مرتبہ یہ فرمایا:

"ربح البیع ابایحیی ربح البیع ابایحیی"

"تمہارا بیوپار نفع بخش رہا' تمہاری بیع نفع بخش رہی۔"

اسی واقعہ میں آیت مذکورہ کے نزول نے اس کلام کی تصدیق کر دی جو آپ کی زبان مبارک سے نکلا تھا۔ اور بعض مفسرین نے کچھ دوسرے صحابہ کرام کے ایسے ہی واقعات کو اس آیت کا شان نزول بتایا ہے۔

(معارف القرآن ج اص ۷۹ م ص مظہری مظہری (اردو) ج اص ۱۱ م ابن کثیر (اردو) ج اص ۱۷ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۰۸ پ ۲)

ترجمہ: "اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے کے پورے۔"

شان نزول: ابن جریر ؒ نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ یہود میں سے جو لوگ مسلمان ہو گئے تھے ان میں سے حضرت عبداللہ بن سلام ؓ اور ثعلبہ ؓ وغیرہ

نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم ہفتہ کے دن کی تعظیم کرتے تھے اور توراۃ کو ہم رات میں کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے اب بھی آپ ہمیں اجازت دیدیں آخر وہ بھی تو اللہ کی کتاب ہے۔

اور علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس میں یہ شامل تھا کہ یہ لوگ اونٹنی کے دودھ اور گوشت کو حرام جانتے تھے۔ تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری (اردو) ج ۱ ص ۴۱۵ مختصر ابن کثیر ج ۱ ص ۲۷ پ ۲)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۲ پ ۲)

ترجمہ: "دنیا کی زندگی خوشنما کر دی گئی ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا۔" (الخ)

شان نزول: بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہ آیت عرب کے مشرکین اور ابو جہل وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ (مظہری (اردو) ج ۱ ص ۴۲۱)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۴ پ ۲)

ترجمہ "کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے" (الخ)

شان نزول :- اس کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت جنگ احزاب کے دن نازل ہوئی۔ اور ایک قول کے مطابق جنگ احد میں نازل ہوئی۔

حضرت عطاء کہتے ہیں جب حضور ﷺ مدینہ میں ہجرت کر کے پہنچے' تو آپ کے اصحاب رضؓ پر بہت تنگی ہونے لگی۔ چونکہ وہ بالکل خالی تھے۔ اور مال وغیرہ مشرکین مکہ کے قبضہ میں تھا۔ اور پھر مدینہ کے یہود بھی عداوت ظاہر کرنے لگے۔

تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری (اردو) ج ا ص ۲۲۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۵ پ ۲)

ترجمہ "اے محمد ﷺ! آپ سے (یہ لوگ) دریافت کرتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں۔" (الخ)

شان نزول :- ابن منذر نے ابی حبان ؓ سے روایت کی ہے کہ عمرو بن جموح نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم کس کس قسم کے مال کو کہاں کہاں خرچ کریں۔

تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ا ص ۲۲۶ ابن کثیر ج ا ص ۷۰ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۷ پ ۲)

ترجمہ: "اے محمد ﷺ! آپ سے یہ لوگ ماہ حرام میں جنگ کرنے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔" (الخ)

شان نزول: حضور ﷺ نے اپنی ایک جماعت کافروں کے مقابلہ میں بھیجی، انہوں نے کافروں کو مارا اور مال لوٹ لائے۔ مسلمان تو جانتے تھے کہ وہ جمادی الثانی کا آخری دن ہے اور وہ رجب کا غرہ تھا جو کہ اشہر حرم میں داخل ہے۔ کافروں نے اس پر بہت طعن کیا کہ محمد ﷺ نے حرام کو بھی حلال کر دیا اور اپنے لوگوں کو ماہ حرام میں لوٹ مار کی اجازت دیدی مسلمانوں نے حاضر ہو کر آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم سے شبہ میں یہ کام ہوا ہے اس کا کیا حکم ہے۔؟

تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر ج ا ص ۹۷ پ ۲ تفسیر عثمانی ص ۴۲ پ ۲ ف ۵)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۸ پ ۲)

ترجمہ: "بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی

اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔" (الخ)

شان نزول: ۔آپ ﷺ کے لشکریوں نے آپ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ہمارے اس سفر کا ہمیں اجر ملے گا اور کیا یہ جہاد شمار ہو گا۔؟ اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(یہ واقعہ ایک سفر سے واپسی کا ہے جو کہ آیت نمبر ۲۱۷ کے شان نزول کے ذیل میں گذرا ہے۔)

(طبری (اردو) ج ۱ ص ۸۴۳ ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۸۷ پ ۲)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ، وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۱۹ ع ۲۷ پ ۲)

ترجمہ: "آپ سے پوچھتے ہیں حکم شراب اور جوئے کا کہہ دیں ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور فائدے بھی لوگوں کو ہیں اور انکا گناہ بہت بڑا ہے ان کے فائدے سے۔"

شان نزول: ۔یہ آیات باتفاق امت مکی ہیں۔ اور شراب کی حرمت اس کے بعد مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ نزول آیت کے وقت اگرچہ شراب حلال تھی اور مسلمان عام طور پر پیتے تھے مگر اس وقت بھی اس آیت میں اشارہ اس طرف کر دیا گیا کہ اس کا پینا اچھا نہیں ہے۔ اور بعد میں صراحتاً شراب کو شدت کے ساتھ حرام

کرنے کے لئے قرآنی احکام نازل ہوگئے۔

(معارف القرآن ج اص ۵۲۱ عن تلخیص مانی الھماص ــو القرطبی)

تفسیر مظہری کے مطابق یہ ہے کہ :

امام احمدؒ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جب حضورﷺ مدینہ تشریف لائے تو اس وقت مدینہ کے باشندے شراب پیتے تھے اور جوا کھیلتے تھے۔ان دونوں کے بارے میں خود انہوں نے آپﷺ سے پوچھا تو یہ آیت نازل ہوئی۔
(مظہری (اردو) ج اص ۴۲۹)

ابن کثیر کے مطابق یہ ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت عمرؓ کو سنائی تو آپﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! شراب کے بارے میں اس سے زیادہ اور واضح حکم فرمادے تو پھر سورہ النساء کی آیت یا ایھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقْرَبُوْا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی نازل ہوئی۔تو پھر یہ حضرت عمرؓ کو سنائی۔تو پھر آپ نے یہ دعا کہ اے اللہ! اور واضح کردے۔تو پھر سورہ مائدہ کی یہ آیت اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ نازل ہوئی۔اور آخری الفاظ فَھَلْ اَنْتُمْ مُنْتَھُوْنَ نازل ہوئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا۔اِنْتَھَیْنَا اِنْتَھَیْنَا ہم باز آگئے باز آگئے۔(حاشیہ ابن کثیر ج اص ۲۵۵ پ ۲)

☆ــــــــ☆ــــــــ☆ــــــــ☆ــــــــ☆

آیت : "وَیَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ، قُلِ الْعَفْوَ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۱۹ پ ۲)

ترجمہ : "اور سوال کرتے ہیں آپ سے (خدا کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟ آپ کہدیں جو حاجت سے زیادہ ہو۔"

شانِ نزول : ــ ابن ابی حاتم نے سعید اور عکرمہ کے طریق سے انہوں نے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب صحابہ کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہوا تو چند صحابہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ خرچ سے کیا مراد ہے یعنی ہم کیا خرچ کریں؟

اور بعض نے یہ فرمایا کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ثعلبہ رضی اللہ عنہ دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس چند غلام اور چند گھر کے لوگ ہیں۔ اب ہم اپنے مالوں میں سے کیا خرچ کریں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۱ ص ۱۵۱ و ابن کثیر ج ۱ ص ۸۲ پ ۲)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى" (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۰ پ ۲)

ترجمہ: "اور تجھ سے پوچھتے ہیں یتیموں کا حکم" (الخ)

شان نزول:۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کا خلاصہ ہے کہ جب وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اور اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى نازل ہوئیں تو جس کے پاس کوئی یتیم تھا اس نے اس کے کھانے پینے اور ہر چیز کو الگ کر دیا جو کہ مشکل ہوتا تھا اس یتیم پر۔ اس کا ذکر حضور ﷺ کے سامنے ہوا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (واحدی ص ۴۹)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ

اَعْجَبَتْکُمْ" (الخ) (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۱ پ ۲)

ترجمہ: "اور نکاح مت کرو مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لے آئیں' اور البتہ لونڈی مسلمان بہتر ہے مشرک عورت سے اگرچہ وہ تم کو بھلی لگے۔"

شان نزول: یہ آیت ایک خاص واقعہ میں نازل ہوئی۔

زمانہ جاہلیت میں حضرت مرثد بن ابی مرثد غنوی ؓ کے 'عناق نامی ایک عورت سے تعلقات تھے۔ اسلام لانے کے بعد یہ مدینہ چلے آئے اور وہ عورت مکہ مکرمہ میں رہ گئی۔ ایک مرتبہ حضرت مرثد ؓ کسی کام سے مکہ تشریف لے گئے تو عناق نامی عورت نے انہیں گناہ کی دعوت دی۔ حضرت مرثد ؓ نے صاف انکار کر کے فرمایا کہ اسلام میرے اور تمہارے درمیان حائل ہو چکا ہے لیکن اگر تم چاہو تو میں آپ ﷺ سے اجازت کے بعد تم سے نکاح کر سکتا ہوں۔

مدینہ طیبہ واپس تشریف لا کر حضرت مرثد ؓ نے آپ ﷺ سے نکاح کی اجازت چاہی اور اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں مشرک عورتوں سے نکاح کی ممانعت کر دی۔

(معارف القرآن ج ا ص ۹ ۲ ۵ بحوالہ اسباب النزول للواحدی ص ۸ ۳ مظہری ج ا ص ۵۹ ۲ 'قصص ابن کثیر ج ا ص ۸۴ پ ۲)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ" (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲ پ ۲)

ترجمہ: "اور لوگ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے

ہیں۔"

شان نزول :۔ بخاری، مسلم اور ترمذی نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ یہود کی یہ عادت تھی کہ جب ان میں سے کسی عورت کو ایام حیض شروع ہوتے تو وہ لوگ اس عورت کو نہ کچھ کھلاتے اور نہ اپنے گھر میں رکھتے۔ تو اس کے بارے میں صحابہؓ نے حضورﷺ سے سوال کیا تو اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہ دریافت کرنے والے ثابت دحداح تھے۔ (مظہری ج ۱ ص ۵۸ ، ابن کثیر ج ۱ ص ۲۵۸ پ ۲)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت : "نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۳ پ ۲)

ترجمہ : "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس آؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو۔"

شان نزول :۔ ہجرت مدینہ سے قبل مدینہ میں اہل کتاب کے یہاں یہ رواج تھا کہ وہ اپنی عورتوں سے صحبت صرف ایک طرح یعنی سیدھا لٹا کر کرتے تھے، اور اس میں عورت کے لئے پردہ بھی زیادہ ہے۔ ہجرت مدینہ کے بعد ایک مہاجر صحابی کا ایک اہل کتابیہ عورت سے نکاح ہو گیا۔ دوران مہاجر صحابی نے مختلف طرق سے صحبت کی۔ اور چونکہ مکہ میں اسی طرح رواج تھا کہ سیدھا، الٹا غرض ہر طرح سے

صحبت کرنے کا رواج تھا۔ اوران صحابی نے بھی رواج اہل مکہ پر عمل کیا جس کو اس اہل کتابیہ نے برا سمجھ کر انکار کیا۔

اور یہ قصہ لوگوں میں مشہور ہوا' اور حضورﷺ تک یہ بات پہنچی تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر مظہری ج ا ص ۲۶۸ 'تفسیر ابن کثیر ج ا ص ۷۸ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۴ پ ۲)

ترجمہ : "اور اللہ کو اپنی قسم کی آڑ نہ بناؤ" (الخ)

شان نزول : علامہ بغوی نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن رواحہ اوران کے بہنوئی بشیر بن نعمان انصاری کے درمیان کسی بات پر اختلاف ہوا تو اس پر عبداللہ نے یہ قسم کھائی کہ میں نہ تو بشیر سے بات کروں گا اور نہ ان کے پاس جاؤں گا۔ اور نہ ان کے مخالف کے درمیان صلح کراؤں گا۔ اور جب کوئی ان سے اس بارے میں سوال کرتا تو وہ یہی جواب دیتے۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور بعض کا قول ہے کہ یہ حضرت صدیق اکبرؓ کے بارے میں نازل ہوئی کہ جس وقت آپ نے قسم کھائی مسطح کے بارے میں کہ ان سے میں کبھی حسن سلوک نہ کروں گا کیونکہ اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی۔ یہ روایت ابن جریر نے ابن جریح سے نقل کی ہے۔ (مظہری ج ا ص ۲۷۱-۲۷۲ ابن کثیر ج ا ص ۹۰ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِھِمْ" (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۶ پ ۲)

ترجمہ "جو لوگ قسم کھالیتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے سے۔" (الخ)

شان نزول :۔ حضرت ابن عباس ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں ایلاء سال دو سال یا اس سے بھی زیادہ ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس کے لئے چار ماہ کی حد مقرر کر دی۔ (واحدی ص ۵۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ" (الخ)
(سورۃ البقرہ آیت جزو ۲۲۹ پ ۲)

ترجمہ "طلاق رجعی ہے دو بار تک' اس کے بعد رکھ لینا موافق دستور کے۔" (الخ)

شان نزول :۔ حضرت ہشام ابن عروۃ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا اور عدت پوری ہونے سے پہلے رجوع کر لیتا۔ اگرچہ وہ ہزار مرتبہ طلاق دے چکا ہو۔ اس طرح مرد عورتوں کو پریشان رکھتے تھے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر طلاق کا اصول بیان فرما دیا۔ (واحدی ص ۵۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت جزو ۲۲۹ پ ۲)

ترجمہ: "اور جو تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ لینا تمہارے لئے جائز نہیں۔" (الخ)

شان نزول: ابوداؤد نے ناسخ منسوخ میں حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ پہلے لوگوں کی یہ حالت تھی کہ جو مال اپنی بیوی کو دیتے یا اسی کا ہوتا تو اس مال کو استعمال کرنا' کھانا حلال سمجھتے تھے اور گناہ تصور نہیں کرتے تھے۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مظہری ج ا ص ۳۰۵' تفسیر ابن کثیر ج ا ص ۹۹ پ ۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۳۲ پ ۲)

ترجمہ: "اور جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پورا کر چکیں اپنی عدت کو تو اب نہ روکو ان کو اس سے کہ نکاح کر لیں اپنے

انہی خاوندوں سے جب کہ راضی ہو جاویں آپس میں
موافق دستور کے۔"

شان نزول :- صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت معقل بن یسارؓ نے اپنی بہن کی شادی ایک شخص کے ساتھ کر دی تھی۔ اس نے طلاق دیدی اور عدت بھی گذر گئی۔ اس کے بعد یہ شخص اپنے فعل پر پشیمان ہوا اور چاہا کہ دوبارہ نکاح کر لیں۔ اس کی بیوی یعنی معقل بن یسارؓ کی بہن بھی اس پر آمادہ ہو گئی۔ لیکن جب اس شخص نے معقل سے اسکا ذکر کیا تو ان کو طلاق دینے پر غصہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے تمہارا اعزاز کیا۔ اپنی بہن تمہارے نکاح میں دیدی تم نے اس کی یہ قدر کی کہ اس کو طلاق دیدی اب پھر تم میرے پاس آئے ہو کہ دوبارہ نکاح کروں۔ خدا کی قسم اب وہ تمہارے نکاح میں نہ لوٹے گی۔

اسی طرح کا ایک واقعہ جابر بن عبداللہ کی چچا زاد بہن کا پیش آیا تھا۔ ان واقعات پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں معقل اور جابر کے اس رویہ کو ناپسند اور ناجائز قرار دیا گیا۔ حضرت معقل نے جب یہ آیت سنی تو انکا سارا غصہ ٹھنڈا ہو گیا' اور خود جاکر اس شخص سے بہن کا دوبارہ نکاح کر دیا۔ اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔ اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ نے بھی تعمیل فرمائی۔

(معارف القرآن ج ۱ ص ۵۰۷ مظہری ج ۱ ص ۵۱۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۳۸ پ ۲)

ترجمہ :"حفاظت کرو تمام نمازوں کی اور درمیانی نماز کی" (الخ)

شان نزول :۔ اس آیت کے شان نزول کے بارے میں مختلف اقوال ہیں چند اقوال شان نزول کے متعلق درج ذیل ہیں :

(۱) بعض نے کہا کہ ظہر کی نماز حضور ﷺ عین دھوپ کے وقت پڑھایا کرتے تھے اور اس وقت نماز کا پڑھنا بعض پر بہت گراں گذرتا تھا۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲) اور بعض نے کہا کہ ظہر کی نماز عین دھوپ کے وقت ہوتی تھی تو اس وقت بعض لوگ آرام کرتے اور بعض تجارت میں لگے رہتے تھے۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۳) اور بعض نے کہا کہ یہ جنگ احزاب سے متعلق ہے۔ کہ جنگ احزاب کے دن حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے گھروں کو اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے جیسا کہ انہوں نے ہمیں صلوۃ وسطیٰ سے روک دیا۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (مظہری ج ا س ۳۰۶ ابن کثیر ج ا س ۵۱۱ پ ۲)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت :"مَنْ ذَالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا" (الخ)

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۴۵ پ ۲)

ترجمہ :"ہے کوئی شخص جو اللہ کو قرض دے قرض حسنہ" (الخ)

شانِ نزول :۔ امام بخاری ﷫ نے اپنی صحیح بخاری میں اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عمر ﷠ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ (الخ) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے پروردگار! میری امت کو اور زیادہ دے۔ تو اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری ج ا ص ۵۵۶ ابن کثیر ج ا ص ۳۲۲ پ ۳)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : ”لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ“ (الخ)

(سورۃ البقرۃ آیت ۵۶ ۲ پ ۳)

ترجمہ : ”دین میں کسی طرح کا جبر نہیں“ (الخ)

شانِ نزول :۔ حضرت ابن عباس ﷠ کا قول ہے کہ قبیلہ سالم بن عوف کے انصاریوں میں سے حصین نامی ایک شخص مسلمان تھا لیکن اس کے دو بیٹے عیسائی تھے۔ حصین نے آپ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میرے دونوں بیٹے عیسائی ہیں کیا میں ان کو جبراً مسلمان بنالوں۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اس آیت کے شانِ نزول میں مفسرین نے مختلف واقعات ذکر کیے ہیں۔

(تفسیر مظہری ج ۲ ص ۳ تا ۳ ابن کثیر ج ۲ ص ۸ پ ۳)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : ”اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ

لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی "(الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۶۲ پ ۳)

ترجمہ: "جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے اموال کو اللہ کی راہ میں پھر خرچ کرنے کے بعد کسی قسم کا احسان نہیں رکھتے ہیں اور نہ دکھ کی کوئی بات کہتے ہیں۔" (الخ)

شانِ نزول: ـ غزوہ تبوک کی تیاری کے موقع پر حضرت عثمان ؓ نے ایک ہزار دینار لاکر آپ ﷺ کی گود میں ڈال دیئے۔ اور پھر آپ اپنا دست مبارک اس میں ڈالتے اور فرماتے کہ آج کے بعد عثمان جو بھی عمل کرے گا اس کو کسی عمل سے ضرر نہیں ہوگا۔ اور آپ ان دیناروں کو الٹ پلٹ کرتے اور مسرت کا اظہار کرتے تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔(طبری (اردو) ج ۲ ص ۵۲)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ "(الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۶۷ پ ۳)

ترجمہ :"اے ایمان والو! خرچ کرو ستھری چیزیں اپنی کمائی میں
سے اور اس چیز میں سے جو ہم نے پیدا کی تمہارے واسطے
زمین سے اور قصد نہ کرو گندی چیز کا اس میں سے کہ اس
کو خرچ کرو۔ حالانکہ تم اس کو کبھی نہ لوگے مگر یہ کہ چشم
پوشی کر جاؤ۔"

شان نزول :- روح المعانی میں بحوالہ ابن عساکر نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷜ نے چالیس ہزار دینار اللہ کی راہ میں اس طرح خرچ کئے کہ دس ہزار دن میں دس ہزار رات میں 'دس ہزار خفیہ اور دس ہزار علانیہ۔

بعض مفسرین نے اس آیت کا شان نزول اسی واقعہ صدیق اکبر ﷜ کو لکھا ہے۔ اس کے شان نزول کے متعلق اور بھی مختلف اقوال ہیں۔ (معارف القرآن ج ۱ ص ۶۲۲)

اور آیت نمبر ۲۷۴ کا بھی یہی شان نزول ہے۔ اور بعض نے کہا کہ مذکورہ آیت کا شان نزول یہ ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں بعض لوگ عشر بجزیہ اور صدقہ زکوٰۃ وغیرہ میں ادنیٰ درجہ کا مال دیا کرتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ گھٹیا درجہ کا مال دے دیا جائے اور بعض لوگ خراب چیزیں لے آتے۔

تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف القرآن ج ۱ ص ۶۲۹ 'تفسیر مظہری ج ۲ ص ۶۹ ابن کثیر ج ۱ ص ۷ پ ۳)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "اِن تبدوا الصّدقٰت فنعمّا ھی" (الخ)
(سورۃ البقرۃ آیت ۱۷ پ ۳)

ترجمہ :"اگر ظاہر کر کے دو خیرات تو کیا اچھی بات ہے۔"

شان نزول :۔امام کلبی نے فرمایا کہ جب آیت "وَمَا اَنْفَقْتُم" نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! پوشیدہ طور پر صدقہ کرنا افضل ہے یا علانیہ طور پر؟

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(واحدی ص ۶۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت :"لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ"(الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۷۲ پ ۳)

ترجمہ :"آپ پر انکا ہدایت یافتہ ہو جانا لازم نہیں بلکہ اللہ جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں۔"(الخ)

شان نزول :۔نسائی 'طبرانی' بزار اور حاکم وغیرہ نے حضرت ابن عباس ؓ کا بیان نقل کیا ہے کہ لوگ اپنے رشتہ دار مشرکوں کو کچھ دینا پسند نہیں کرتے تھے۔تو یہ بات جب آپ ﷺ سے دریافت کی گئی تو آپ ﷺ نے رشتہ دار مشرکوں کو دینے کی اجازت دیدی۔

اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔(مظہری ج ۲ ص ۵، ابن کثیر ج ا ص ۳۰ پ ۳)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت :"اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ"

(سورۃ البقرہ آیت ۲۷۴ پ ۳)

ترجمہ :۔ "جو لوگ راہ خدا میں اپنا مال دن رات پوشیدہ اور ظاہری طور پر خرچ کرتے ہیں۔"

شان نزول :۔ اس آیت کے شان نزول میں مختلف اقوال ہیں۔ یہاں صرف دو اقوال قابل ذکر ہیں۔

(۱) ایک قول کے مطابق یہ آیت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی کہ ان کے پاس چار درہم تھے۔ آپ نے ایک درہم دن میں 'ایک رات میں ایک خفیہ اور ایک علانیہ طور پر خرچ کیا تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

(۲) ایک قول کے مطابق یہ آیت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ آپ نے بہت سارے دینار اصحاب صفہ کو بھیجے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک درمیانی رات میں ایک وسق چھوارے بھیجے تھے تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری ج اص ۸۰ ابن کثیر اص ۲۲ پ ۳)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت : "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَابَقِيَ مِنَ الرِّبَوٰا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۷۸ پ ۳)

ترجمہ :۔ "اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو کچھ باقی رہ گیا سود اگر تم کو یقین ہے اللہ کے فرمان کا۔"

شانِ نزول :- سود کی حرمت نازل ہونے سے پہلے عام عرب میں سود کا رواج پھیلا ہوا تھا۔ آیات مذکورہ سے پہلی آیتوں میں اس کی ممانعت آئی تو حسب عادت تمام مسلمانوں نے سود کے معاملات ترک کر دیئے۔ لیکن کچھ لوگوں کے مطالبات سود کی بقایا رقموں کے دوسرے لوگوں پر تھے۔

اسی میں یہ واقعہ پیش آیا کہ بنو ثقیف اور بنو مخزوم کے آپس میں سودی معاملات کا سلسلہ تھا۔ اور بنو ثقیف کے لوگوں کا کچھ سودی مطالبہ مخزوم کی طرف تھا۔ بنو مخزوم مسلمان ہو گئے تو اسلام لانے کے بعد انہوں نے سود کی رقم ادا کرنا جائز نہیں سمجھا۔ ادھر بنو ثقیف کے لوگوں نے مطالبہ شروع کیا کیونکہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ مگر مسلمانوں سے مصالحت کر لی تھی۔ بنو مخزوم کے لوگوں نے کہا کہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد ہم اسلامی کمائی کو سود کی ادائیگی میں خرچ نہ کریں گے۔

یہ جھگڑا مکہ مکرمہ میں پیش آیا۔ اس وقت مکہ فتح ہو چکا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مکہ کے امیر حضرت معاذ ؓ اور دوسری روایت میں عتاب بن اسید ؓ تھے۔ انہوں نے اس جھگڑے کا قضیہ آپ ﷺ کی خدمت میں بغرض دریافت حکم لکھا بھیجا۔ اس پر قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی۔ خلاصہ جس کا یہ ہے کہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد سود کے تمام سابقہ معاملات ختم کر دیئے جائیں پچھلا سود بھی وصول نہ کیا جائے۔ صرف راس المال (یعنی اصل مال) وصول کیا جائے۔

اس پر یہ دو آیات نازل ہوئی۔

(معارف القرآن ج ۱ ص ۶۵۴ طبری ج ۳ ص ۱۰۵ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۶ پ ۳)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۸۰ پ ۳)

ترجمہ: "اور اگر تنگ دست ہے تو مہلت دینی چاہئے کشائش ہونے تک" (الخ)

شان نزول:۔ امام کلبی نے بیان کیا ہے کہ بنو عمرو بن عمیر نے بنی مغیرہ سے کہا کہ ہمارا راس المال دے دو اور ہم سود معاف کر دیتے ہیں تو بنی مغیرہ نے کہا کہ ہم ابھی تنگ دست ہیں ہمیں مہلت دے دو پھل آنے تک۔ بنو عمرو نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (واحدی ص ۶۵)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۲۸۱ پ ۳)

ترجمہ: "اور ڈرتے رہو اس دن سے جس دن لوٹائے جاؤ گے اللہ کی طرف پھر پورا دیا جائے ہر شخص کو جو کچھ اس نے کمایا۔ اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔"

شانِ نزول :۔ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ آیت نزول کے اعتبار سے آخری آیت ہے اس کے بعد کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔ اس کے اکتیس دن بعد آپ ﷺ کی وفات ہوگئی۔ اور بعض روایات میں صرف نو دن بعد وفات مذکور ہے۔ (معارف القرآن ج اص ۶۵۸)

مظہری کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ کی روایت میں ہے کہ یہ آیت نزول کے اعتبار سے سورہ بقرہ کی آخری آیت ہے۔

تفسیر مظہری میں اکیس دن کی روایت ہے اور ایک روایت کے مطابق سات رات حیات طیبہ حاصل ہوئی اور وفات مبارک بروز پیر بعد زوال ۱۱ھ میں ہوئی۔ (تفسیر مظہری ج ۲ ص ۱۱۰ ابن کثیر ج اص ۸ ۲ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ" (الخ)

(سورۃ البقرہ آیت ۸۵ پ ۲)

ترجمہ : "رسول اور مومن ان پر ایمان رکھتے ہیں جو آیات رسول کے رب کی طرف سے اتاری گئی ہیں۔" (الخ)

شانِ نزول :۔ بخاری مسلم اور امام احمد ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ ﷺ کی روایت سے اور مسلم وغیرہ نے حضرت ابن عباس ﷺ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت :

"وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ" نازل ہوئی تو

صحابہ رضؓ پر یہ آیت بہت شاق گذری اور حضور ﷺ سے عرض کیا کہ نماز' روزہ' جہاد' خیرات وغیرہ کا ہم کو حکم ہوا تو اس کی ہم میں طاقت تھی لیکن اس کی ہم میں طاقت نہیں کیونکہ ہم نفسانی اور قلبی خطرات پر کس طرح قابو پائیں گے ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ "سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا" جیسا کہ گذشتہ اہل کتاب نے کہا ۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو بلکہ یوں کہو کہ :

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

حسب الحکم صحابہ کرام رضؓ یہ آیت پڑھتے رہے اور جب زبانوں پر خوب رواں ہو گئی تو پھر اللہ نے یہ آیت نازل کی ۔ (مظہری ج ۲ص ۱۵۶ ابن کثیر ج اص ۶ سپ ۳)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

سورہ ال عمران

آیت : " الٓمٓ ۚ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ " (الخ)

(سورۃ ال عمران آیت اپ ۳)

ترجمہ "الم اللہ کہ نہیں ہے اس کے سوا کوئی معبود وہی زندہ اور قائم رہنے والا ہے ۔" (الخ)

شان نزول : ۔ ابن ابی حاتم نے بروایت ربیع بن انس ﷺ بیان کیا ہے کہ کچھ عیسائی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آپ سے مناظرہ کریں تو اس پر اللہ نے اس سورہ کی تقریباً اسی آیات نازل فرمائیں ۔

مناظرے کا خلاصہ درج ذیل ہے ۔

نجران کا ایک وفد آپ ﷺ کے پاس آیا جن کی تعداد ساٹھ تھی۔ اور اس پوری جماعت کے چودہ سردار تھے اور ان میں بھی تین لیڈر تھے۔ اس میں پادری اور مذہبی عالم بھی شامل تھے۔ یہ لوگ منقش کپڑے کے چوغے اور خوبصورت مردانہ چادریں اوڑھے ہوئے تھے اور بہت بھلے معلوم ہوتے تھے۔

بعد نماز عصر مسجد میں داخل ہوئے اور پھر انہوں نے بھی نماز ادا کی' اور اس کے بعد آپ ﷺ سے گفتگو شروع ہوئی۔ اور آپ ﷺ نے اسلام کی دعوت دی۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ ﷺ سے قبل اسلام لا چکے ہیں تو اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ غلط کہتے ہو۔ تم کو اسلام سے روکنے والی چیزیں یہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دینا۔ صلیب کی پرستش کرنا' خنزیر کے گوشت کو حلال سمجھنا تو پھر وہ کہنے لگے کہ یہ بتاؤ کہ اگر عیسیٰ خدا کے بیٹے نہیں تو ان کا باپ کون ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم ناواقف ہو کہ ہمارا رب زندہ ہے جس کو موت نہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو موت آئے گی اور ہمارا رب ہر چیز پر قادر ہے' نگران کل' رازق کل' عالم کائنات ہے۔ ہمارا رب نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے تو کیا تم یہ اوصاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مانتے ہو۔ وفد نے کہا کہ نہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ عام بچوں کی طرح ماں کے پیٹ میں رہے' اور ان کو غذا بھی دی گئی اور وہ کھاتے پیتے بھی تھے اور پائخانہ پیشاب بھی کرتے تھے۔ تو کیا اس کا انکار کرتے ہو؟ وفد نے کہا نہیں بلکہ ہم اس کو مانتے ہیں۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے کیسے ہوئے؟ اس کے بعد اہل وفد خاموش ہو گئے تو اللہ نے اس سورہ کی آیتیں نازل فرمائیں۔

(تفسیر مظہری ج ۲ ص ۱۶۹ ابن کثیر ج ۱ ص ۴۰ پ ۳)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰی جَهَنَّمَ" (الخ)

(سورۂ آل عمران آیت ۱۲ پ ۳)

ترجمہ: "کافروں سے یعنی ان یہودیوں سے کہدو کہ عنقریب تم مغلوب ہوگے۔" (الخ)

شان نزول: ۔کلبی نے بروایت ابو صالح حضرت ابن عباس ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ جب بدر کے دن مشرکین کو شکست ہوئی تو مدینہ کے یہودیوں نے کہا خدا کی قسم یہ تو وہی نبی ہیں جن کی بشارت موسیٰ نے دی تھی۔ چنانچہ یہودیوں نے ان کی اتباع کا ارادہ کر لیا۔ مگر پھر بعض لوگوں نے کہا ابھی جلدی نہ کرو اور ایک واقعہ اور دیکھ لو۔ اس کے بعد جب احد کی لڑائی ہوئی تو صحابہ کو جنگ میں شکست ہوئی تو یہودی شک میں پڑگئے اور مسلمان نہ ہوئے۔ اور ان یہودیوں سے مسلمانوں کا ایک مدت مقررہ کے لئے معاہدہ تھا انہوں نے وہ بھی ختم کر دیا۔ اور پھر کعب بن اشرف ساٹھ سواروں کو لیکر مکہ مکرمہ پہنچا اور اہل مکہ کو چڑھائی کرنے کے لئے ترغیب دی اور سب باتفاق رائے آپ سے لڑنے کے لئے تیار ہوگئے اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری (اردو) ج ۲ ص ۱۸۷ ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۴۴ پ ۳)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۸ پ ۳)

ترجمہ "اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی، وہی حاکم انصاف والا ہے کسی کی بندگی نہیں، سوائے اس کے زبردست اور حکمت والا ہے۔"

شان نزول: امام تفسیر علامہ بغوی ؒ نے نقل لیا ہے کہ یہود کے دو بڑے عالم، ملک شام سے مدینہ طیبہ میں وارد ہوئے۔ مدینہ کی بستی کو دیکھ کر آپس میں تذکرہ کرنے لگے کہ یہ بستی تو اس طرح کی ہے جس کے لئے توراۃ میں پیشگوئی آئی ہے کہ اس میں نبی آخر الزماں ﷺ قیام پذیر ہوں گے۔ اس کے بعد ان کو اطلاع ملی کہ یہاں کوئی بزرگ ہیں جن کو لوگ نبی کہتے ہیں۔ یہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ پر نظر پڑتے ہی وہ تمام صفات سامنے آگئیں جو توراۃ میں آپ کے لئے بتلائی گئی تھیں۔

حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ محمد ﷺ ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر عرض کیا کہ آپ احمد ﷺ ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، میں محمد ﷺ ہوں میں احمد ﷺ ہوں۔ پھر عرض کیا کہ ہم آپ سے ایک سوال کرتے ہیں۔ اگر آپ اس کا صحیح جواب دیں تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا دریافت کرو۔

انہوں نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سب سے بڑی شہادت کونسی ہے؟ اس سوال کے جواب میں یہ آیت شہادت نازل ہوئی۔

آپ ﷺ نے ان کو پڑھ کر سنا دی۔ یہ دونوں اسی وقت مسلمان ہو گئے۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۵۰ ۳ سنٹری (اردو) ج ۲ ص ۲۰۰)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت : "وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ"
(الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۹ پ ۳)

ترجمہ "اور مخالف نہیں ہوئے اہل کتاب مگر جب ان کو معلوم ہو چکا آپس کی ضد اور حسد۔"

شان نزول :۔ ابن جریر ؒ نے حضرت محمد بن جعفر ؒ کا قول نقل کیا ہے کہ اس آیت کا نزول نجران کے عیسائیوں کے متعلق ہوا تھا۔ یعنی جن کو انجیل دی انہوں نے حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اختلاف نہیں کیا۔ حتیٰ کہ یہودیوں کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہدیا۔

باوجود اس کے کہ اللہ ایک ہے وہ کسی کا باپ نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ محض یہودیوں کے عناد اور انکار کی وجہ سے اختلاف کیا۔

دوسری طرف یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار کیا' اور آپ کی والدہ پر تہمت لگائی' باوجود یہ کہ ان کو حقیقت معلوم تھی اور اس کا بھی علم تھا کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اسی عناد اور محض انکار کی وجہ سے حضرت

عیسیٰ کو ابن اللہ کہنا شروع کر دیا۔ عیسائیوں نے یہود کے انکار کی بناء پر ابن اللہ کہنا شروع کیا حالانکہ ان کو معلوم تھا کہ یہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری ج ۲ ص ۲۰۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتَابِ یُدْعَوْنَ اِلٰی کِتَابِ اللّٰہِ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۲۳ پ ۳)

ترجمہ: "کیا نہ دیکھا تو نے ان لوگوں کو جن کو کچھ ملا ایک حصہ کتاب کا" (الخ)

شان نزول: — زمانہ جاہلیت میں اہل کتاب (یہودی و نصاریٰ) کے یہاں اس بات پر تعامل تھا کہ اگر ان کے ہاں کوئی زناکاری میں مبتلا ہوتا تھا تو اولاً زانی کو دیکھتے تھے کہ یہ آدمی کیسا ہے۔

یعنی اگر زانی یا زانیہ عالی مرتبہ اور دولت مند ہوتا تو اس کی سزا معاف کر دیتے اور سنگسار نہ کرتے۔ اور اگر وہ زانی یا زانیہ کچھ کم تر اور غریب ہوتے تو ان پر اپنی شریعت کے مطابق سزا جاری کرتے تھے۔ اسی طرح کا معاملہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور حضور ﷺ نے سنگسار کا حکم دے دیا۔ لیکن چونکہ صاحب معاملہ اہل کتاب کو آپ ﷺ سے تخفیف سزا کی امید تھی۔

اور آپ کا فیصلہ ان کی امید کے خلاف ہوا تو انہوں نے انکار کیا۔ اس پر آپ نے توراۃ منگوائی اور ان کے ایک بڑے عالم کو بلوایا اور اس حصہ کو پڑھنے کے لئے کہا جس میں رجم کا حکم تھا۔ لیکن جب وہ رجم والی آیت آئی تو انہوں نے اس کو

ہاتھ سے چھپایا اور دوسری آیت پڑھی۔ لیکن ایک صحابی نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ یہ چھپا رہے ہیں اور ان صحابی نے از خود وہ آیت رجم حضور ﷺ کو اور یہودیوں کو پڑھ کر سنائی جس میں رجم کا حکم تھا پھر آپ ﷺ نے رجم کا حکم صادر فرمادیا۔

وہ یہودی عالم ابن صوریا تھا۔ اور وہ صحابی جنہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا تھا وہ عبداللہ بن سلام ؓ تھے۔ (قصص مظہری (اردو) ج ۲ ص ۲۰۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ، وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

(سورۂ آل عمران آیت ۲۶ پ ۳)

ترجمہ: "آپ کہیں کہ یا اللہ! آپ مالک ہیں سلطنت کے جس کو چاہیں سلطنت دیں اور جس سے چاہیں سلطنت چھین لیں اور جس کو چاہیں عزت دیں اور جس کو چاہیں ذلیل کریں (اے اللہ!) تیرے ہاتھ میں سب خوبی ہے بیشک تو ہر شے پر قادر ہے۔"

شانِ نزول: بدر و احد میں مشرکین مکہ کی مسلسل شکست اور مسلمانوں کے خلاف ہر جدوجہد میں ناکامی کے ساتھ مسلمانوں کی مسلسل ترقی اور اسلام کی روز افزوں اشاعت نے قریش مکہ اور تمام غیر مسلموں میں ایک بوکھلاہٹ پیدا کر دی تھی

جس سے وہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو رہے تھے۔ جس کا نتیجہ ایک عام سازش کی صورت میں یہ ظاہر ہوا کہ مشرکین عرب اور یہود و نصاریٰ سب کا ایک متحدہ محاذ مسلمانوں کے خلاف بن گیا۔ اور سب نے مل کر مدینہ پر یکبارگی حملہ اور فیصلہ کن جنگ کی ٹھان لی۔ اور ان کا بے پناہ لشکر اسلام اور مسلمانوں کو دنیا سے مٹانے کا عزم لے کر مدینہ پر چڑھ آیا۔ جس کا نام قرآن میں غزوہ احزاب اور تاریخ میں غزوہ خندق ہے۔

کیونکہ اس میں آپ ﷺ نے صحابہ کے مشورہ سے یہ طے فرمایا کہ غنیم کے راستے میں مدینہ سے باہر خندق کھودی جائے۔ بیہقی اور ابو نعیم و ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ خندق کھودنے کا کام مجاہدین اسلام صحابہ کرام ﷺ کے سپرد ہوا۔ چالیس چالیس ہاتھ لمبی خندق دس دس آدمیوں کے سپرد تھی۔ یہ خندق کئی میل لمبی اور خاص طور پر گہری اور چوڑی تھی جس کو غنیم عبور نہ کر سکے۔

کھدائی کی تکمیل جلد کرنا تھی اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محنت سے مشغول تھے حتیٰ کہ ضروریات انسانی کے لئے وقت نکالنا مشکل تھا۔ مسلسل بھوکے رہ کر یہ کام انجام دیا جا رہا تھا۔ مگر یہاں پر ایمانی طاقت کام کر رہی تھی جس نے با آسانی تکمیل کرا دی۔ خود سید الانبیاء ﷺ بھی اس کام میں ایک فرد کی حیثیت سے شریک تھے۔ اچانک اس کھدائی کے دوران ایک چٹان آگئی۔ اور قوت وہمت کے باوجود یہ چٹان کام میں حائل ہوگئی اور صحابہ کرامؓ اس کو توڑنے سے عاجز ہوگئے۔ حضرت سلمان فارسی ﷺ کو آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا گیا کہ آپ کا کیا حکم ہے۔

آپ ﷺ جو ایک دوسری جگہ کام میں مصروف تھے اسی وقت تشریف لے آئے، آپ ﷺ نے کدال لے کر اپنے دست مبارک سے ضرب لگائی تو اس چٹان کے ٹکڑے ہو گئے اور ایک روشنی ظاہر ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس روشنی

میں مجھے حیرہ ملک فارس کے محلات اور عمارتیں دکھائی گئیں۔دوسری ضرب لگائی تو پھر روشنی ہوئی۔تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس روشنی میں رومیوں کے سرخ محلات دکھلائے گئے۔

پھر تیسری ضرب لگائی تو پھر روشنی ہوئی۔تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس روشنی میں مجھے صنعاء و یمن کے محلات دکھلائے گئے۔اور فرمایا کہ میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ میری امت ان تمام ممالک پر غالب آئے گی۔

منافقین مدینہ نے جب یہ سنا تو ان کو استہزاء و تمسخر کا موقع ہاتھ آگیا' انہوں نے مسلمانوں کا مذاق اڑایا کہ دیکھو ان لوگوں کو جو اپنے حریف و مقابل کے خوف سے خندق کھودنے میں اس طرح مشغول ہیں کہ ان کو اپنی ضروریات کا بھی ہوش نہیں۔اپنی جانوں کی حفاظت ان کو مشکل ہو رہی ہے۔ملک فارس 'روم اور یمن کی فتوحات کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

حق تعالیٰ نے ان بے خبر ظالموں کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی۔(معارف القرآن ج ۲ص ۴۴ مظہری (اردو) ج ۲ص ۲۰۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۲۸ پ ۳)

ترجمہ "نہ بنائیں مومن دوست کافروں کو اہل ایمان کو چھوڑ کر" (الخ)

شانِ نزول:۔ ابن جریر نے سعید اور عکرمہ کی روایت سے حضرت ابن عباس ﷛ کا قول نقل کیا ہے کہ حجاج بن عمرو جو کہ عمرو بن اشرف کا حلیف تھا اور ابن ابی الحقیق اور قیس بن زید تینوں نے انصار کے چند آدمیوں سے اندرونی دوستی لگائی تاکہ ان کو دین سے ہٹائیں۔

رفاعہ بن منذر، عبداللہ بن جبیر اور سعید بن خیثمہ نے انصار سے کہا کہ آپ لوگ ان یہودیوں سے بچتے رہیں کہیں وہ آپ کو دین سے نہ ہٹادیں۔ تو انصار نے اندرونی دوستی ترک کرنے سے انکار کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مظہری (اردو) ج ۲ ص ۲۱۳ ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۵۲ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۳۱ پ ۳)

ترجمہ: "آپ کہیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو پس میری اتباع کرو۔" (الخ)

شانِ نزول:۔ ابن جریر اور ابن منذر نے حسن بصری ﷬ کی مرسل روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کچھ لوگوں نے کہا کہ اے محمد ﷺ! خدا کی قسم ہم اپنے رب سے محبت رکھتے ہیں۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مظہری (اردو) ج ۲ ص ۲۱۸ ابن کثیر (اردو) ص ۵۲ پ ۳)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : (۱) "ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ" (الخ)

(۲) "اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۵۸٬۵۹ پ ۳)

ترجمہ: "(۱) یہ جو ہم تم کو پڑھ کر سنا رہے ہیں یہ معجزات میں سے ہیں۔

(۲) بیشک اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی عجیب حالت آدم کی عجیب حالت کی طرح ہے" (الخ)

شان نزول :۔ ابن ابی حاتم نے حسن بصری ؒ کا قول نقل کیا ہے کہ نجران کے دو راہب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوال کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا باپ کون تھا؟ آپ نے عادت شریفہ کے مطابق اللہ کے حکم سے قبل کوئی جواب نہ دیا۔ حتیٰ کہ یہ دونوں آیات ۵۸٬۵۹ نازل ہوئیں اور وہ دونوں راہب لاجواب ہو گئے۔

(مظہری (اردو) ج ۲ ص ۵۳ ۲ ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۶۶ پ ۳)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ" (الخ) (سورۃ آل عمران آیت ۶۱ پ ۳)

ترجمہ: "پھر جو کوئی تم سے جھگڑا کرے اس قصہ میں اس کے بعد کہ آچکی ہے تمہارے پاس سچی خبر تو کہدو کہ آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان، پھر التجا کریں سب اور لعنت کریں اللہ کی ان پر جو کہ جھوٹے ہیں۔"

شان نزول: اس آیت کا پس منظر یہ ہے کہ آپ ﷺ نے نجران کے نصاریٰ کی جانب ایک فرمان بھیجا، جس میں تین چیزیں ترتیب وار ذکر کی گئی تھیں۔ (۱) اسلام قبول کرو۔ (۲) یا جزیہ ادا کرو۔ (۳) یا جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ نصاریٰ نے آپس میں مشورہ کر کے شرحبیل، عبداللہ بن شرحبیل اور جبار بن فیض کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا۔ ان لوگوں نے آکر مذہبی امور پر بات چیت شروع کی۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت ثابت کرنے میں ان لوگوں نے انتہائی بحث و تکرار سے کام لیا۔

اتنے میں یہ آیت مباہلہ نازل ہوئی اس پر آپ ﷺ نے نصاریٰ کو مباہلہ کی دعوت دیدی، اور خود بھی حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین کو ساتھ لیکر تشریف لے آئے۔ شرحبیل نے یہ دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ اللہ کا نبی ہے اور نبی سے مباہلہ کرنے میں یقینی ہلاکت ہے اس لئے میری رائے میں نجات اور عافیت دوسرے راستہ میں ہے۔ اور میرے نزدیک بہتر صورت نبی کی رائے کے موافق صلح کی جائے۔

چنانچہ اسی پر سب کا اتفاق ہوا اور آپ ﷺ نے ان پر جزیہ مقرر کر کے صلح

کر دی جس کو انہوں نے بھی منظور کر لیا۔ (یہ آیت "آیت مباہلہ" کہلاتی ہے۔)

(معارف القرآن ج ۲ ص ۸۵ 'قصص مظہری (اردو) ج ۲ ص ۵۴ 'ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۷۶ پ ۳)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "قُلْ يَاۤ أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۶۴ پ ۳)

ترجمہ: "آپ کہدیں کہ اے اہل کتاب ایک بات کی طرف آجاؤ" (الخ)

شان نزول: مفسرین نے لکھا ہے کہ نجران کا ایک وفد مدینہ میں آیا اور اس کی ملاقات یہودیوں سے ہوئی۔ ان دونوں کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ایک مناظرہ ہوا۔ عیسائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نصرانی ثابت کرتے اور یہودی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہودی قرار دیتے اور ثابت کرتے اور اپنے مذہب کو ان کے مذہب کے قریب قرار دیتے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "دونوں گروہوں سے حضرت ابراہیم اور ان کے دین کا کوئی تعلق نہیں۔" ابراہیم علیہ السلام تو ہر طرف سے کٹ کر اللہ ہی کے ہو گئے تھے اور اللہ کے فرمانبردار تھے' میں ان کے دین کا پیروکار ہوں۔ لہٰذا تم سب ابراہیم علیہ السلام کے دین یعنی اسلام کا اتباع کرو۔ تو یہودی بولے آپ تو یہ چاہتے ہیں جیسے عیسائیوں نے عیسیٰ کو رب بنالیا اسی طرح ہم بھی آپ کو رب بنالیں۔ عیسائی یہ کہنے لگے آپ یہ چاہتے ہیں جیسے یہودیوں نے جو بات عزیر کے بارے میں کہی تھی وہی ہم آپ کے متعلق کہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری (اردو) ج ۲ ص ۵۸ 'قصص ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۲۷ پ ۳)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "یٰٓاَھْلَ الْکِتَابِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْ اِبْرَاھِیْمَ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۶۵ پ ۳)

ترجمہ: "اے اہل کتاب! تم ابراہیمؑ کے بارے میں باہم کیوں جھگڑتے ہو۔"

شان نزول:۔ ابن اسحاق نے اپنی مکرر سند سے حضرت ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ نجران کے عیسائی اور یہودی علماء آپ ﷺ کی خدمت میں جمع ہوئے۔ یہودیوں نے کہا کہ ابراہیم تو یہودی ہی تھے اور عیسائیوں نے کہا کہ ابراہیم تو عیسائی تھے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

(طبری (اردو) ج ۲ ص ۳۰۲ ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۲۰۷ پ ۳)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاھِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۶۸ پ ۳)

ترجمہ: "سب لوگوں سے زیادہ ابراہیمؑ سے نزدیک تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کا کہنا مانا۔" (الخ)

شانِ نزول:۔ اس آیت کا شانِ نزول واقعہ ہجرت حبشہ ہے (مختصراً عرض ہے)۔

صحابہ رسول ﷺ نے پریشان ہو کر مشرکین مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا اور شاہ حبشہ کے پاس پہنچے' لیکن مشرکین مکہ نے وہاں بھی صحابہ کو تنگ کرنے کی سازش کی۔ مگر اللہ نے شاہ حبشہ کے دل کو نرم کر دیا اور حضرت جعفرؓ کی تقریر نے اثر دکھایا جس کی بناء پر شاہ حبشہ نے اصحاب رسول ؐ کی خوب مہمان نوازی کی اور عزت و امن و امان سے رہنے کی اجازت دیدی۔ اور مشرکین مکہ وہاں سے خائب و خاسر لوٹے۔ اسی روز مکہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں عشری ج ۱ ص ۶۵ تا ۲۰۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۶۹ پ ۳)

ترجمہ "اہل کتاب میں سے ایک جماعت چاہتی ہے کہ تمہیں گمراہ کر دیں۔" (الخ)

شانِ نزول:۔ حضرت معاذ بن جبل ؓ' حضرت حذیفہ بن یمان ؓ اور حضرت عمار بن یاسر ؓ کو یہودیوں نے اپنے مذہب کی دعوت دی۔

تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (عشری (اردو) ج ۱ ص ۲۶۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "یَآ اَھْلَ الْکِتَابِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۷۱، پ ۳)

ترجمہ: "اے اہل کتاب! تم کیوں حق کو باطل کے ساتھ مخلوط کرتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو۔"

شان نزول: ـ محمد بن اسحاق نے ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ (مشرکین نے) عبداللہ بن حنیف اور عدی بن زید وغیرہ نے باہم مشورہ کیا کہ محمد ﷺ پر جو کچھ اتارا گیا ہے اس کو ہم اول نہار مان لیں اور آخر نہار اسکا انکار کریں۔ اس تدبیر سے مسلمانوں کو شبہ پڑ جائے گا اور شاید وہ اپنے مذہب سے لوٹ جائیں۔ انہی کے بارے میں یہ آیت اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ تک نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۲ ص ۲۶۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَمِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖٓ اِلَیْکَ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۷۵، پ ۳)

ترجمہ: "اور بعض اہل کتاب ایسے ہیں کہ اگر تو انہیں خزانہ کا امیر بنا دے تو بھی وہ تجھے واپس کر دیں۔" (الخ)

شان نزول: ـ بغوی نے ابن عباسؓ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے

حضرت عبداللہ بن سلام کے پاس بارہ سو (۱۲۰۰) وقیہ امانت رکھے اور پھر انہوں نے وہ امانت پوری پوری ادا کر دی۔ (گویا یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام کی توصیف میں نازل ہوئی۔)

(طبری (اردو) ج ۲ص ۲، ۷ ابن کثیر (اردو) ج ۱ص ۵، ۷پ ۳)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت پ ۳)

ترجمہ: "بیشک وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو اور اپنے ایمان کو تھوڑی تھوڑی قیمت پر بیچ دیتے ہیں۔" (الخ)

شان نزول: صحیحین میں حضرت عبداللہ کی روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم سے حاصل کرے تو اس کی پیشی اللہ کے سامنے ایسی حالت میں ہوگی کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔ اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(طبری (اردو) ج ۲ص ۴، ۲ ابن کثیر (اردو) ج ۱ص ۷، ۷پ ۳)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ

كُونُوا عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللّٰهِ وَلٰكِن
كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ
وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ"

(سورۃ آل عمران آیت ۷۹، پ ۳)

ترجمہ "کسی بشر کا کام نہیں کہ اللہ اس کو کتاب اور حکمت اور پیغمبری دے، پھر وہ کہے لوگوں کو کہ تم میرے بندے ہو جاؤ اللہ کو چھوڑ کر، لیکن یوں کہے کہ تم اللہ والے ہو جاؤ جیسے کہ تم سکھلاتے تھے کتاب اور جیسے کہ تم خود بھی پڑھتے تھے اسے۔"

شانِ نزول: وفد نجران کی موجودگی میں یہود و نصاریٰ میں سے بعض نے کہا کہ اے محمد ﷺ! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہاری اسی طرح پرستش کریں جیسے نصاریٰ عیسیٰ بن مریم کو پوجتے تھے؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ معاذ اللہ! ہم غیر اللہ کی بندگی کریں یا دوسروں کو اس کی دعوت دیں۔ حق تعالیٰ نے ہم کو اس کام کے لئے نہیں بھیجا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۹۶، مظہری (اردو) ج ۲ ص ۸۰، ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۹، پ ۳)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۸۳ پ ۳)

ترجمہ "اب کوئی اور دین ڈھونڈتے ہیں دین اللہ کے سوا۔" (الخ)

شانِ نزول :۔ حضرت ابن عباس ﷛ نے فرمایا کہ اہل کتاب کے دو فرقے باہم جھگڑا لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں آئے ۔ اور ہر فریق کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ دین ابراہیمی کے زیادہ قریب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں فریق دینِ ابراہیمی سے دور ہو ۔ اس پر ان کو غصہ آیا اور کہنے لگے کہ ہم آپ کے فیصلے اور آپ کے دین کو قبول نہیں کرتے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی ۔ (واحدی ص ۸۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۸۶ پ ۳)

ترجمہ "اللہ تعالیٰ کیسے ہدایت دے ان لوگوں کو جو ایمان لانے کے بعد انکار کریں ۔" (الخ)

شانِ نزول :۔ ابن حبان اور حاکم نے ابن عباس ﷛ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک انصاری مسلمان ہونے کے کچھ مدت بعد مرتد ہو گیا ۔ لیکن پھر اسے پشیمانی ہوئی اور اس نے اپنے خاندان والوں کے ذریعہ معلوم کروایا کہ حضور ﷺ سے معلوم

کریں کہ اب میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے یا نہیں؟
تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مظہری (اردو) ج ۲ ص ۸۷ ، ۲ ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۸۲ پ ۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "کُلُّ الطَّعَامِ کَانَ حِلًّا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآئِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰةُ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۹۳ پ ۴)

ترجمہ: "سب کھانے کی چیزیں حلال تھیں بنی اسرائیل کو مگر وہ جو حرام کرلی تھیں اسرائیل نے اپنے اوپر توریت نازل ہونے سے پہلے۔"

شان نزول: — روح المعانی میں بروایت واحدی کلبی سے منقول ہے کہ جب حضور ﷺ نے اپنا ملت ابراہیمی پر ہونا باعتبار تمام اصول شرعیہ اور اکثر فروع کے بیان فرمایا تو یہود نے اعتراضاً کہا کہ آپ اونٹ کا گوشت اور دودھ کھاتے ہیں جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر حرام تھا آپ ﷺ نے جواب دیا کہ نہیں ان پر یہ حلال تھا۔ یہود نے کہا جتنی چیزیں ہم حرام سمجھتے ہیں یہ سب حضرت نوح علیہ السلام و حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے حرام چلی آئی ہیں۔ یہاں تک کہ ہم تک وہ تحریم پہنچی تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی یہود کی تکذیب کے لئے جس میں فرمایا کہ توریت کے نزول سے قبل حضرت یعقوب علیہ السلام نے ایک خاص وجہ سے اونٹ کے گوشت کو اپنے لئے

حرام قرار دیا تھا۔ اور پھر وہ ان کی اولاد میں حرام چلا آیا۔ اور باقی تمام چیزیں خود بنی اسرائیل پر بھی حلال تھیں۔

اور اونٹ کے گوشت کو حرام کرنے کا واقعہ یہ پیش آیا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو عرق النساء کا مرض تھا تو آپ نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ اس مرض سے مجھے شفاء دیدیں تو سب سے زیادہ جو کھانا مجھ کو محبوب ہے اس کو چھوڑ دوں گا۔ تو ان کو شفاء ہوگئی اور سب سے زیادہ محبوب آپ کو اونٹ کا گوشت تھا آپ نے اس کو ترک کر دیا۔ پھر یہی تحریم جو نذر سے ہوئی تھی بنی اسرائیل میں بحکم وحی باقی رہ گئی۔ اس کے علاوہ باقی تمام اشیاء حلال تھیں۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۱۱۲ مظہری (اردو) ج ۲ ص ۲۹۵ تفسیر ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۲ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۹۶ پ ۴)

ترجمہ: "بے شک سب سے پہلا گھر جو مقرر ہوا لوگوں کے واسطے یہی ہے جو مکہ میں ہے۔"

شان نزول: امام مجاہد کا قول ہے کہ مسلمان اور یہود کا باہم اختلاف ہوا۔ یہودیوں کا کہنا تھا کہ بیت المقدس چونکہ انبیاء کی ہجرت گاہ ہے' جو ارض مقدس ملک شام میں واقع ہے لہٰذا وہ خانہ کعبہ سے افضل و محترم ہے۔ جب کہ مسلمان خانہ کعبہ کو افضل و محترم قرار دے رہے تھے۔ انہی کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (واحدی ص ۸۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا، وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ"

(سورۃ آل عمران آیت ۹۷ پ ۴)

ترجمہ: "اور اللہ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے اور جو کوئی کفر کرے تو خدا تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔"

شان نزول: ابن جریر نے ضحاک کا قول نقل کیا ہے کہ جب شروع آیت اِلَيْهِ سَبِيْلًا تک نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مختلف مذاہب والوں کو جمع کر کے ایک تقریر کی اور فرمایا کہ تم پر حج فرض کیا گیا ہے اس لئے تم حج کرو۔ یہ سن کر مسلمانوں نے تو حکم مان لیا۔ لیکن دوسرے پانچ مذاہب والوں نے اس کا انکار کر دیا۔ یعنی یہودیوں، عیسائیوں، مشرکوں، صابیوں اور مجوسیوں نے نہ مانا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(طبری (اردو) ج ۴ ص ۱۰، ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۱۶ پ ۴)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۹۸ پ ۴)

ترجمہ:۔ "آپ کہہ دیں کہ اے اہل کتاب! کیوں منکر ہوئے ہو اللہ کے کلام سے۔ اور اللہ کے سامنے ہے جو تم کرتے ہو۔"

شانِ نزول :۔ ان آیات کا تعلق ایک خاص واقعہ ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ ایک یہودی شاس بن قیس مسلمانوں سے بہت کینہ رکھتا تھا۔ اس نے ایک مجلس میں انصار کے دو قبیلوں اوس و خزرج کو ایک جگہ مجتمع و متفق دیکھ کر حسد سے بے چین ہو گیا اور ان میں تفریق ڈالنے کی فکر میں لگ گیا۔ آخر یہ تجویز اختیار کی ایک شخص سے کہا کہ ان دونوں قبیلوں میں اسلام سے قبل جو ایک بڑی رنجش عرصہ دراز تک رہ چکی ہے اور اس کے متعلق فریقین کے فخریہ اشعار ہیں وہ اشعار ان کی مجلس میں پڑھ دیئے جائیں۔

چنانچہ اشعار کا پڑھنا تھا کہ فوراً ایک آگ سی بھڑک اٹھی اور آپس میں چناچنیں ہونے لگی۔ یہاں تک کہ لڑائی کا وقت اور موقع مقرر ہو گیا۔ اس بات کی خبر جب آپ ﷺ کو ہوئی تو آپ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا اندھیر ہے؟ میرے ہوتے ہوئے اور پھر مسلمان ہونے اور باہم متفق اور مانوس ہونے کے بعد یہ کیا جہالت ہے؟ کیا تم اسی حالت میں کفر کی طرف عود کرنا چاہتے ہو۔ سب متنبہ ہوئے اور سمجھا کہ یہ شیطانی حرکت تھی۔ اور ایک دوسرے کے گلے لگ کر بہت روئے اور توبہ کی۔

اس واقعہ میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۱۲۳، تفسیر مظہری (اردو) ج ۱ ص ۱۴ تا ۲۱۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ" (الخ)
(سورۃ آل عمران آیت ۱۱۰ پ ۴)

ترجمہ : "تم بہتر ہو تمام امتوں سے جو بھیجی گئی ہو عالم کے لئے۔" (الخ)

شان نزول :۔ حضرت عکرمہ ؒ و مقاتل ؒ کے قول کے مطابق یہ آیت حضرت ابن مسعود ؓ ابی بن کعب ' معاذ بن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔

وہ اس طرح کہ مالک بن الضیف اور وہب بن یہودا دونوں یہودیوں نے درج بالا اصحابہ کرام سے کہا جس دین پر ہم عمل کر رہے ہیں وہ اس سے بہتر اور افضل ہے جس کی طرف تم ہمیں دعوت دیتے ہو اور ہم تم سے افضل و بہتر ہیں۔

اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی کہ دین اسلام اور مسلمان ہی افضل اور بہتر ہیں۔ (واحدی ص ۸۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "لَن یَضُرُّوکُم اِلَّا اَذًی" (الخ)
(سورۃ آل عمران آیت ۱۱۱ پ ۴)

ترجمہ : "یہ تمہیں ستانے کے سوا اور کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے ہیں۔" (الخ)

شانِ نزول: مقاتل کا بیان ہے کہ جب سرداران یہود نے مسلمانان اہل کتاب جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ کو ضرر (تکلیف) پہنچانے کا ارادہ کیا تو اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری (اردو) ج ۲ ص ۲۴۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "لَیْسُوْا سَوَآءً مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۱۳ پ ۴)

ترجمہ: "یہ تمام کے تمام برابر نہیں بلکہ ان اہل کتاب میں ایک جماعت قائم رہنے والی بھی ہے (حق پر)۔"

شانِ نزول: نسائی نے ابن مسعود کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نماز عشاء کے لئے کافی تاخیر سے تشریف لائے اور صحابہ منتظر تھے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ کہ اس وقت کسی مذہب کا کوئی شخص تمہارے سوا اللہ کی یاد نہیں کرتا۔

اور پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری (اردو) ج ۲ ص ۲۴۲ ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۷ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۱۸ تا ۱۲۰ پ ۴)

ترجمہ "اے ایمان والو! نہ بناؤ بھیدی کسی کو اپنوں کے سوا وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی ہیں۔"

شان نزول : شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ مدینہ کے اطراف میں جو یہودی آباد تھے ان کے ساتھ اوس اور خزرج کے لوگوں کی زمانہ قدیم سے دوستی تھی۔ انفرادی طور پر بھی ان قبیلوں کے افراد ان کے افراد سے دوستانہ تعلقات رکھتے تھے اور قبائلی حیثیت سے بھی یہ اور یہود ایک دوسرے کے حلیف اور ہمسایہ تھے۔

جب اوس اور خزرج کے قبیلے مسلمان ہو گئے تو اس کے بعد بھی وہ یہودیوں کے ساتھ پرانے تعلقات نبھاتے رہے اور ان کے افراد اپنے سابق یہودی دوستوں سے اسی محبت و خلوص سے ملتے رہے۔ لیکن یہودیوں کو آپ ﷺ سے اور آپ ﷺ کے دین سے جو عداوت تھی اس کی وجہ سے کسی ایسے شخص سے خلوص کے ساتھ محبت رکھنے کے لئے تیار نہ تھے جو اس دعوت کو قبول کر کے مسلمان ہو گیا ہو۔ انہوں نے انصار کے ساتھ ظاہر میں وہی تعلقات رکھے جو پہلے سے چلے آ رہے تھے مگر دل میں اب وہ ان کے دشمن ہو چکے تھے۔

اور اسی ظاہری دوستی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ہر وقت اس کوشش میں لگے رہتے تھے کہ کسی طرح مسلمانوں کی جماعت میں اندرونی فساد برپا کریں اور ان کے راز معلوم کر کے ان کے دشمنوں تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ یہاں ان کی اس منافقانہ روش سے مسلمانوں کو محتاط رہنے کی ہدایت فرما رہے ہیں۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۱۵۷ 'تفسیر مظہری (اردو) ج ۲ ص ۵۴۳ 'ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۸ اپ ۴)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت : "اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۲۴ پ ۴)

ترجمہ : "جب آپ مومنین کو تسلی دے رہے تھے کہ کیا آسمان سے تین ہزار فرشتے اتار کر اللہ کا تمہاری مدد کرنا کافی نہ ہوگا۔"

شانِ نزول :۔ ابن ابی حاتم نے شعبی کا قول نقل کیا ہے کہ بدر کے دن آپ ﷺ اور مسلمانوں کو اطلاع ملی کہ کرز ابن جابر محاربی مشرکوں کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ یہ بات مسلمانوں پر شاق گذرتی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری (اردو) ج ۲ ص ۵۵، ابن کثیر (اردو) ج ۱ ص ۲۲ پ ۴)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت : "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ"

(سورۃ آل عمران آیت ۱۲۸ پ ۴)

ترجمہ۔ "تیرا اختیار کچھ نہیں اللہ تعالیٰ یا ان کو توبہ (کی توفیق) عطا کرے یا ان کو عذاب دے کہ وہ ناحق ہیں۔"

شانِ نزول :۔ (۱) اس آیت کا سبب نزول یہ ہے کہ غزوہ احد میں آپ

ﷺ کے دندان مبارک جو کہ سامنے کے دو اوپر اور نیچے کے دانتوں کی کروٹوں میں چار دانت ہوتے ہیں دو اوپر دائیں اور بائیں' دو نیچے دائیں اور بائیں ان چاروں میں سے نیچے دائیں طرف کا دانت شہید ہو گیا اور چہرہ مبارک زخمی ہوا۔ تو آپ کی زبان مبارک پر یہ کلمات آ گئے کہ ایسی قوم کو کیسے فلاح ہوگی جو اپنے نبی کے ساتھ ایسا کرے۔ حالانکہ وہ نبی ان کو خدا کی طرف بلا رہا ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲) بخاری سے ایک قصہ اور بھی نقل کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے بعض کفار کے لئے بددعا بھی فرمائی تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں آپ ﷺ کو صبر و تحمل کی تعلیم دی گئی۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۲۰۷، ۱ستفسری (اردو) ج ۲ ص ۵۹ ۲ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۲۰ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ"

(سورۃ آل عمران آیت ۱۳۰ پ ۴)

ترجمہ: "اے ایمان والو! مت کھاؤ سود دوگنے پر دوگنا اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

شان نزول: اس آیت کے نزول کا ایک خاص واقعہ ہے۔

جاہلیت عرب میں سودخوری کا عام طور پر یہ طریقہ تھا کہ ایک خاص میعاد

معین کیلئے ادھار سود پر دیا جاتا تھا اور جب وہ میعاد پوری ہو جاتی اور قرضدار اس کی ادائیگی پر قادر نہ ہوتا تو اس کو مزید مہلت اس شرط پر دی جاتی تھی کہ سود کی مقدار بڑھا دی جائے۔

اسی طرح اگر دوسری میعاد پر بھی ادائیگی نہ ہوتی تو مقدار سود اور بڑھا دی جاتی۔ یہ واقعہ عام کتب تفسیر میں بالخصوص لباب المنقول میں بروایت مجاہد مذکور ہے۔

جاہلیت عرب کی اس ملت کش رسم کو مٹانے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔

اس کے یہ معنی نہیں کہ اضعاف و مضاعف نہ ہو تو حرام بھی نہیں۔ بلکہ ربوٰ کی حرمت تو سورۃ البقرہ اور سورۃ النساء میں صاف صاف مذکور ہے۔

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (البقرہ: ۲۷۵)

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ (البقرہ: ۲۷۶)

وَأَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ (النساء: ۱۶۱)

(معارف القرآن ج ۱ ص ۶۰-۱۵۹ مظہری (اردو) ج ۲ ص ۱۶۱ ابن کثیر ج ۱ ص ۴۰۲ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۳۵ پ ۴)

ترجمہ "جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ

ہو جائے۔" (الخ)

شان نزول :۔ (۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مسلمانوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم سے تو بنی اسرائیل ہی اللہ کی نظر میں زیادہ عزت والے تھے۔ ان میں سے اگر کوئی (رات کو) گناہ کر لیتا تھا تو صبح کو دروازہ کی چوکھٹ پر اس کا کفارہ لکھا ہوا ہوتا تھا کہ اپنی ناک یا کان کاٹ لے یا ایسے کر لے۔ حضور ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۲ ص ۲۶۶۔)

(۲) حضرت عطا فرماتے ہیں کہ اس آیت کا نزول نبہان خرمہ فروش کے حق میں ہوا جس کی کنیت ابو معبد تھی۔ قصہ یہ ہوا کہ ایک خوبصورت عورت چھوارے خریدنے اس کے پاس آئی۔ نبہان نے کہا یہ چھوارے اچھے نہیں ہیں گھر کے اندر اس سے اچھے موجود ہیں۔ چنانچہ وہ اس عورت کو لے کر گھر کے اندر گیا اور اندر جا کر اس کو چمٹا لیا اور بوسہ لیا۔ عورت نے کہا اللہ سے ڈر۔ نبہان نے فوراً چھوڑ دیا۔ اور اس حرکت پر پشیمان ہوا۔ اور آپ ﷺ کی خدمت میں جا کر قصہ عرض کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری (اردو) ج ۲ ص ۲۶۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَلَاتَهِنُوْا وَلَاتَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۳۹ پ ۴)

ترجمہ : "تم نہ سستی کرو اور نہ غمگین ہو، تم غالب

رہو گے" (الخ)

شان نزول :۔ کلبی کا بیان ہے کہ جنگ احد میں مسلمانوں کو زخمی ہونے کی تکلیف ہوئی۔ لیکن باوجود زخمی ہونے کے آپ ﷺ نے ان کو دشمن کے تعاقب کا حکم دیا، یہ حکم مسلمانوں پر بار گزرا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(تفسیر ابن کثیر (اردو) ج ۲ ص ۸ پ ۴ مظہری ج ۲ ص ۱۷۲)

جب مسلمان دکھ اور رنج کے ساتھ احد کی لڑائی سے واپس ہوئے تو مسلمانوں کو تسلی دینے اور کافروں کے مقابلہ میں حوصلہ بڑھانے کے لئے مذکورہ بالا آیت کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنْ یَّمْسَسْکُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُه (سورۃ ال عمران : ۱۴۰، پ ۴)

(مظہری (اردو) ج ۲ ص ۱۷۲)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت : "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ" (الخ)

(سورۃ ال عمران آیت ۱۴۴ پ ۴)

ترجمہ : "حضرت محمد (ﷺ) صرف رسول ہی ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گذر چکے ہیں۔" (الخ)

شان نزول :۔ جنگ احد میں جب یہ غلط افواہ پھیل گئی کہ حضور ﷺ شہید

ہوگئے تو صحابہ بھی پست ہمت ہونے لگے۔ لیکن ان میں بعض حوصلہ مند تھے۔ انہوں نے دوسروں کو ہمت دلائی۔ بہر حال پھر حضور ﷺ کے بارے میں معلوم ہوگیا کہ آپ ﷺ شہید نہیں ہوئے اور صحابہ کرامؓ نے ایک دوسرے کو بشارت اور خوشخبری سنائی۔

اس موقع پر بعض صحابہ میدان جنگ چھوڑ کر ہٹ گئے تھے تو اس پر حضور ﷺ نے ان کو ملامت کیا تو صحابہ ؓ نے عرض کیا کہ ہمارے دل خوف زدہ ہوگئے تھے تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ملخص طبری ج ۴ ص ۸۲ ۴ ابن کثیر ج ۱ ص ۴۰۰ پ ۴)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت : "سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۵۱ پ ۴)

ترجمہ : "ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے، اس وجہ سے کہ یہ خدا کے ساتھ ان چیزوں کو شریک کرتے ہیں جس کی خدا نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔"

شان نزول : جنگ احد سے جب مشرکین مکہ واپس مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو ان کو راستہ میں پشیمانی ہوئی کہ ہم نے کچھ مسلمانوں کو مار دیا اور کچھ کو بھگا دیا۔ لہذا اب واپس جا کر ان کا بالکل صفایا کردیں۔

ابھی ان کے دل میں یہ خیال ہی آیا تھا کہ اللہ نے ان کے دلوں میں مسلمانوں کی طرف سے رعب ڈال دیا۔ اور وہ اپنے ارادہ سے باز آگئے۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

(طبری مظہری (اردو) ج ۲ ص ۸۶ ۔ ۲ ابن کثیر ج ا ص ۲ ۲ پ ۴)

اس مذکورہ آیت کے بعد یہ درج ذیل آیت نازل ہوئی۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ (الخ)

(سورہ آل عمران : ۱۵۲ پ ۴)

وجہ اس کی یہ ہے کہ جنگ احد کے بعد بعض صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے کہا کہ اللہ نے تو فتح یاب ہونے کا ہم سے وعدہ کیا تھا تو پھر یہ کیا ہوا۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مظہری (اردو) ج ۲ ص ۸۶ ۔ ۲ ابن کثیر (اردو) ج ا ص ۲ ۲ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۵۴ پ ۴)

ترجمہ : "پھر اس نے اس غم کے بعد تم پر امن نازل کیا اور تم میں سے ایک جماعت کو امن کی نیند آنے لگی۔"

شان نزول : ابن راھویہ نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضرت زبیر بن عوام نے فرمایا کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ خوف کی

حالت میں تھے کہ اللہ نے ہمیں اس جنگ احد کے دن خوف کے اندر بھی نیند مسلط کر دی اور ہم سب اونگھ رہے تھے۔ پھر فرمایا کہ ایسی حالت میں میں نے حضرت معتب بن قشیر کا قول سنا لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا

اسی کے متعلق اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(تفسیر مظہری (اردو) ج ۲ ص ۹۲ ۳ ابن کثیر ج ا ص ۸ ۲ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ، وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ"

(سورۃ آل عمران آیت ۱۶۱ پ ۴)

ترجمہ: "اور نبی کا کام نہیں کہ چھپائے رکھے اور جو کوئی چھپائے گا وہ چیز لائے گا قیامت کے دن پھر پورا پائے گا قیامت کے دن ہر کوئی جو اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔"

شان نزول: یہ آیت ایک خاص واقعہ کے متعلق ہے۔

واقعہ حسب روایت ترمذی یہ ہے کہ غزوہ بدر میں مال غنیمت میں سے ایک چادر گم ہو گئی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ شاید آپ ﷺ نے لے لی ہو۔ یہ کہنے والے اگر منافق تھے تو کوئی بعید بات نہیں تھی اور ممکن ہے کہ کوئی ناسمجھ مسلمان ہی

ہوا اور اس نے یہ سمجھا ہو گا کہ آپ ﷺ کو اس طرح کا اختیار ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ کسی نبی کے متعلق یہ گمان کرنا کہ اس نے ایسا کیا ہو گا نہایت بیہودہ جسارت ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام ہر گناہ سے معصوم ہوتے ہیں۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۲۲۲ مظہری ج ۲ ص ۱۹۹ ابن کثیر ج اص ۲۴۲ پ ۴)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت: "اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا" (الخ)

(سورۃ آل عمران: آیت ۱۶۵ پ ۴)

ترجمہ: "کیا جب کبھی تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو تم اس جیسی دوچند پہنچا چکے ہو تو کہتے ہو کہ یہ کہاں سے آگئی ہے۔"

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم نے حضرت عمر بن خطاب کا قول نقل کیا ہے کہ مسلمانوں کو جو احد کے دن سزا دی گئی یہ اس جرم کی سزا تھی جو انہوں نے بدر کے قیدیوں کے ساتھ حرکت کی تھی کہ ان سے فدیہ لیکر انکو رہا کر دیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ احد کے دن ستر مسلمان شہید ہوئے اور صحابہ کو شکست ہوئی رسول اللہ ﷺ کا اگلا دانت شہید ہو گیا اور سر مبارک پر خود ٹوٹ کر گر گیا اور چہرہ مبارک خون آلود ہو گیا۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(تفسیر مظہری ج ۲ ص ۲۰۶ ابن کثیر ج اص ۴۲۵ پ ۴)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت : "وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۶۹ پ ۴)

ترجمہ : "جو لوگ خدا کی راہ میں شہید کیے گئے انہیں ہرگز مردہ مت سمجھو۔" (الخ)

شان نزول :۔ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے ملے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جابر! کیا بات ہے کہ میں تمہیں شکستہ دیکھ رہا ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میرا باپ شہید ہو گیا ہے اور اس کے بچے ہیں اور اس پر قرض بھی ہے۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تجھے بشارت نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ سے کیسے ملاقات کی "تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ضرور بتائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے جب بھی کسی سے کلام کیا تو پردہ کی آڑ میں کلام کیا مگر تیرے باپ سے روبرو ہو کر اللہ نے کلام کیا اور پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے جو کہے گا دوں گا۔ تو تیرے باپ نے کہا یا رب! تو پھر مجھے زندہ کر دے تاکہ میں پھر تیری راہ میں مارا جاؤں۔ تو اللہ نے فرمایا کہ میرا فیصلہ پہلے ہو چکا ہے کہ مرنے کے بعد پھر وہ نہیں زندہ ہوں گے۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر ان شہداء کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر مظہری ج ۲ ص ۲۰۹)

صاحب تفسیر ابن کثیر نے اس آیت کا شان نزول بیئر معونہ کے واقعہ کو قرار دیا ہے۔ (آیت نمبر ۱۷۰ میں یہ واقعہ موجود ہے)

(ابن کثیر ج ۱ ص ۴۲۷ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۷۰ پ ۴)

ترجمہ: "خوشی کرتے ہیں اس پر جو دیا اللہ نے ان کو اپنے فضل سے۔"

شان نزول: ۔ اس آیت کا شان نزول جو ابوداؤد نے باسناد صحیح حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت کیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ جب واقعہ احد میں تمہارے بھائی شہید ہوئے تو اللہ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے جسم میں رکھ کر آزاد کر دیا۔ وہ جنت کی نہروں اور باغات کے پھلوں سے اپنا رزق حاصل کرتے ہیں اور پھر ان قندیلوں میں آجاتے ہیں جو ان کے لئے عرش رحمٰن کے نیچے معلق ہیں۔ جب ان لوگوں نے اپنی راحت و عیش کی یہ زندگی دیکھی تو کہنے لگے کہ (ہمارے متعلقین دنیا میں ہمارے مرنے سے غمگین ہیں) کیا کوئی ہمارے حالات کی خبر ان کو پہنچا سکتا ہے تاکہ وہ ہم پر غم نہ کریں اور وہ بھی جہاد میں کوشش کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ ہم یہ خبر پہنچا دیتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۲۲۷ عن قرطبی مظہری ج ۲ ص ۱۷۳ ابن کثیر ج ۱ ص ۴۲۸ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۷۱ پ ۴)

ترجمہ: "وہ خوش ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور اس کے فضل سے۔"

شان نزول: ایک قول کے مطابق یہ آیت شہداء بدر کے متعلق نازل ہوئی جن کی تعداد ۱۴ تھی۔ آٹھ انصاری اور چھ مہاجر مگر یہ روایت ضعیف ہے۔

البتہ بخاری نے عروۃ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ہم مسلمان ہیں ہمارے ساتھ کچھ لوگ بھیج دیں کہ جو قاری ہوں اور ہم کو قرآن و سنت کی تعلیم دیں۔ حضور ﷺ نے ان کے ساتھ ستر انصاری جو قاری کہلاتے تھے روانہ کر دیئے۔

بیرِ معونہ کے مقام پر پہنچنے سے پہلے ہی ان لوگوں نے ان قاریوں کو شہید کر دیا۔ شہداء نے دعا کی کہ اے اللہ یہ خبر حضور تک پہنچا دے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ج ۴ ص ۱۷۱، ابن کثیر ج ۱ ص ۴۲۷ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۷۲ تا ۱۷۵ پ ۴)

ترجمہ: ''جن لوگوں نے حکم مانا اللہ اور رسول کا بعد اس کے کہ پہنچ چکے تھے ان کو زخم۔''

شان نزول: یہ واقعہ چند آیات میں بیان کیا گیا ہے۔

واقعہ یہ ہوا کہ جب کفار مکہ میدان احد سے واپس ہوئے تو راستہ میں ان کو یہ افسوس ہوا کہ ہم تو غالب آنے کے باوجود بلا وجہ واپس آگئے۔ اگر ایک اور ہلہ بول کر تمام مسلمانوں کو ختم کر دیتے تو اچھا تھا۔ دوبارہ مدینہ کی طرف ارادہ ہوا۔ مگر اللہ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا تو وہ مکہ واپس چلے گئے اور مدینہ کا رخ نہ کیا۔ لیکن مدینہ کی طرف جانے والے مسافروں سے یہ کہہ گئے کہ کسی طرح مسلمانوں کے دلوں میں ہمارا رعب ڈالدو کہ وہ پھر واپس آرہے ہیں۔

مگر آپ ﷺ کو بذریعہ وحی یہ تمام بات معلوم ہوگئی۔ تو آپ ﷺ ان کے تعاقب میں مقام حمراء الاسد تک پہنچے۔ (ابن جریر کذا فی الروح)

قرطبی میں ہے کہ آپ ﷺ نے احد کے دوسرے دن مشرکین کے تعاقب کے لئے اعلان فرمایا تو اس اعلان پر دوسو مجاہدین کھڑے ہوگئے۔ اور صحیح بخاری میں ہے کہ اس اعلان پر ستر صحابہ کھڑے ہوئے۔ اور ان میں وہ لوگ بھی تھے جو پہلے دن لڑائی میں شدید زخمی تھے اور دوسرے کے سہارے پر چلتے تھے۔

یہ حضرات مشرکین کے تعاقب میں روانہ ہوئے اور مقام حمراء الاسد پر پہنچ کر نعیم بن مسعود نے خبر دی کہ ابوسفیان مزید لشکر کے ساتھ مدینہ پر چڑھائی کا ارادہ کر رہا ہے۔ جب تعاقب کرنے والے صحابہ کرام نے سنا تو یک زبان ہو کر بولے ہم اس کو نہیں جانتے اور کہا حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

ایک طرف تو مسلمانوں کو مرعوب کرنے کے لئے یہ خبر ملی اور دوسری طرف ایک شخص معبد خزائی جو قبیلہ بنی خزاعہ کا ایک آدمی تھا۔ اگرچہ یہ مسلمان نہیں تھا مگر مسلمانوں کا خیر خواہ تھا۔ یہ مدینہ سے مکہ کی طرف جا رہا تھا کہ راستہ میں ابوسفیان کو دیکھا کہ وہ مدینہ سے واپسی پر پشیمان ہے اور دوبارہ مدینہ پر حملہ کرنے کی فکر میں ہے تو اس نے ابوسفیان سے کہا کہ تم دھوکے میں ہو کہ مسلمان کمزور ہیں وہ تو تمہارے تعاقب میں ہیں۔ میں نے ان کو مقام حمراء الاسد میں چھوڑا ہے۔ اس خبر نے ابوسفیان کو مرعوب کر دیا اور وہ مکہ واپس چلا گیا۔ یہ ان آیات کا شان نزول تھا۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۲۲۹ مظہری ج ۲ ص ۲۲۵ ابن کثیر ج ۱ ص ۹ ۴ ۴ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت جزو ۹ ۱۷ پ ۴)

ترجمہ: "اللہ وہ نہیں کہ چھوڑ دے مسلمانوں کو" (الخ)

شان نزول: (۱) امام سدی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح آدم علیہ السلام مجھ پر پیش کئے گئے تھے اسی طرح میری امت مجھ پر اپنی صورتوں کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔ اور مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون نہیں لائے گا۔ جب یہ بات منافقین کو معلوم ہوئی تو وہ بطور استہزاء کہنے لگے کہ محمد ﷺ اپنے اوپر ایمان لانے والوں اور نہ لانے والوں کو جانتے ہیں حالانکہ ہم ان کے ساتھ رہتے ہیں ہمارے بارے میں ان کو علم نہیں ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل

فرمائی۔(واحدی ص ۹۷)

(۲) امام کلبی کے قول کے مطابق شان نزول اس طرح ہے کہ قریش کہنے لگے اے محمد ﷺ آپ کا یہ خیال ہے کہ جو آپ کی مخالفت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوں گے اور وہ جہنم میں جائے گا اور جو آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کے دین کی اتباع کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو گا اور وہ جنت میں جائے گا۔ تو آپ ﷺ ہمیں یہ بتلا دیں کہ کون آپ پر ایمان لائے گا اور کون نہیں لائے گا۔؟

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(واحدی ص ۹۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت جزو ۹۷ پ ۴)

ترجمہ: "ورنہ خدا ایسا ہے کہ تمہیں غیب سے آگاہ کر دے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے۔" (الخ)

شان نزول: ۔بغوی نے بروایت سدی لکھا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت اپنی اپنی مٹی شکلوں میں میرے سامنے لائی گئی اور مجھے یہ بتایا گیا کہ ان میں کون مومن اور کون غیر مومن ہو گا۔ جب یہ خبر منافقین کو ملی تو وہ حضور ﷺ کا مذاق اڑانے لگے اور کہنے لگے کہ ہم ان کے ساتھ رہتے ہیں ہماری تو ان کو خبر نہیں ہے۔ جب منافقوں کا یہ قول حضور ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے ممبر پر

تشریف لاکر فرمایا کہ لوگ میرے علم پر کس وجہ سے طنز کرتے ہیں۔ تم اپنے زمانے سے قیامت تک کہ جو چیز مجھ سے پوچھو گے بتاؤں گا۔

تو اس پر عبداللہ بن خزافہ سہمی نے کھڑے ہوکر پوچھا کہ میرا باپ کون ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ "خزافہ" اس کے بعد فوراً حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم ایمان لاتے ہیں آپ معاف کر دیں تو یہ آیت نازل ہوئی۔

(ملخص مظہری ج ۲ ص ۴۲۲ و ابن کثیر ج ۱ ص ۴۵۲ پ ۴)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۸۰ پ ۴)

ترجمہ: "عنقریب یہ قیامت کے دن اپنی کنجوسی کی چیزوں کے طوق ڈالے جائیں گے۔"

شان نزول: اس آیت کا نزول زکوٰۃ نہ دینے والوں کے بارے میں ہوا ہے حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابن عباسؓ، ابو وائلؓ، شعبیؒ اور سدی کا یہی قول ہے۔

(مظہری ج ۲ ص ۴۲۵ و ابن کثیر ج ۱ ص ۴۵۲ پ ۴)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْآ اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۸۱ پ ۴)

ترجمہ : "بیشک اللہ نے انکا قول بھی سنا جنہوں نے کہا اللہ فقیر ہے اور ہم غنی (امیر) ہیں۔" (الخ)

شان نزول :۔ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ یہودیوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اللہ فقیر ہے ہم سے قرضہ مانگتا ہے ۔ یہ بات انہوں نے اس وقت کہی جب یہ آیت مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا نازل ہو چکی تھی ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔

(مظہری ج ۲ ص ۲۰۳ ابن کثیر ج ۱ ص ۵۵ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اَلَّذِيْنَ قَالُوْآ اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۸۳ پ ۴)

ترجمہ : "وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے کہہ رکھا ہے" (الخ)

شان نزول :۔ امام کلبی نے بیان کیا ہے کہ آیت کعب بن اشرف ' مالک بن

وہب بن یہودا اور زید بن تابوۃ وغیرہ یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی کہ یہ لوگ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ ﷺ کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے توریت میں معاہدہ کیا ہے کہ ہم کسی بھی مدعی نبوت پر ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ وہ ایسی قربانی پیش کرے جسے آگ کھا لے۔ اگر آپ ﷺ ایسی قربانی پیش کریں تو ہم آپ کی تصدیق کریں گے ورنہ نہیں۔ اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (واحدی ص ۹۹)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت: "لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۸۶ پ ۴)

ترجمہ: "البتہ تمہاری آزمائش ہوگی تمہاری جانوں اور مالوں میں"

شان نزول: (۱) یہ آیت ایک خاص واقعہ میں نازل ہوئی۔ قرآن کریم میں آیت مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا جب نازل ہوئی تو ایک جاہل معاند یہودی نے سن کر یہ الفاظ کہے اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ اس پر حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو غصہ آیا اور اسے ایک طمانچہ رسید کیا۔ اس پر یہودی نے آپ ﷺ سے شکایت کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۲۵۵)

(۲) عکرمہ 'مقاتل وغیرہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو بنو قینقاع کے سردار فخاص بن عازورا کے پاس کچھ مالی امداد کے لئے بھیجا اور آپ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمادیا کہ میرے بغیر تیزی میں کچھ حرکت نہ کر بیٹھنا بلکہ واپس آجانا۔ جب آپؓ اس کے پاس پہنچے تو اس نے یہ کہا کہ تمہارا رب ہماری مدد کا محتاج ہو گیا۔ تو آپ کو حضور ﷺ کی وہ بات یاد آگئی ورنہ آپؓ اس کا کام تمام کر دیتے تو پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۲ ص ۲۲۲)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت: "لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۸۸ پ ۴)

ترجمہ: "وہ لوگ جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو انہوں نے نہیں کیا ہے اس پر بھی ان کی تعریف کی جائے۔" (الخ)

شان نزول: ۔ شیخین نے حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ کچھ منافق ایسے تھے کہ جب حضور ﷺ کسی جہاد پر جاتے تھے تو وہ رہ جاتے تھے اور جہاد پر نہیں جاتے تھے اور اپنے رکنے جانے سے خوش ہوتے تھے۔ لیکن جب حضور ﷺ واپس آتے تو یہ لوگ قسمیں کھا کر معذرت پیش کرتے تھے اور نا کردہ نیکی پر تعریف کے خواستگار ہوتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(طبری ج ۴ ص ۵۰ و ابن کثیر ج اص ۵۹ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۴--۱۹۰ پ ۴)

ترجمہ "بیشک آسمان و زمین کا بنانا اور رات دن کا آنا جانا اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے ۔"

شان نزول :-(۱) اس آیت کے شان نزول سے متعلق ابن حبان اپنی صحیح میں اور محدث ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے کہ عطا ابن ابی رباح حضرت عائشہ کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ حضورﷺ کی کوئی خاص حالت مجھے بتائیں ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ ﷺ کی کس شان کو پوچھتے ہو ۔ آپ ﷺ کی تو ہر شان عجیب تھی ۔ہاں ایک عجیب واقعہ سناتی ہوں ۔ آپ ایک رات میرے پاس تشریف لائے اور میرے ساتھ لحاف میں لیٹ گئے ۔ پھر فرمایا کہ اجازت دو کہ میں اپنے پروردگار کی عبادت کروں ۔ اور بستر سے اٹھے وضو فرمایا اور نماز کے لئے کھڑے ہوگئے ۔ اور قیام میں اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو سینہ مبارک پر بہہ گئے ۔ اور پھر اسی طرح رکوع اور سجدے میں روئے اور پھر سر اٹھایا اور مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور حضرت بلال ؓ نے آکر نماز کی اطلاع دی ۔ حضرت بلال ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ اس قدر کیوں روتے ہیں؟ اللہ نے

آپ ﷺ کے تمام گناہ معاف کر دیئے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں اور شکر میں کیوں نہ روؤں' جبکہ اللہ نے آج کی شب مجھ پر یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی ہے۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۲۶۱) ۔

(۲) طبرانی اور ابن ابی حاتم نے اس قول کی نسبت ابن عباس ﷺ کی طرف کی ہے کہ قریش یہود کے پاس گئے اور حضرت موسیٰ ﷺ کے معجزات کے بارے میں پوچھا' اور پھر عیسائیوں کے پاس گئے اور عیسیٰ ﷺ کی کیفیت پوچھی تو جواب آیا کہ مادر زاد اندھوں اور برص زدہ بیمار کو تندرست کرتے' اور مردوں کو زندہ کرتے تھے اور موسیٰ ﷺ کو عصا اور ید بیضاء حاصل تھا۔ پھر وہ اہل قریش آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے یہ مطالبہ کیا کہ دعا کریں کہ کوہ صفا ہمارے لئے سونے کا بن جائے۔

تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۲ ص ۵۱ ۴ ابن کثیر ج ۱ ص ۶۰ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۹۵ پ ۴)

ترجمہ "پھر قبول کی ان کی دعا ان کے رب نے" (الخ)

شان نزول :۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ : اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے عورتوں کی ہجرت کے بارے میں اللہ کا کوئی پیغام اب تک نہیں سنا۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل ہوئی۔(واحدی ص ۱۰۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "لَایَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۹۶ پ ۴)

ترجمہ: "تو تجھ کو دھوکا نہ دے چلنا پھرنا کافروں کا شہروں میں" (الخ)

شان نزول:۔ حضرت سفیان سے مروی ہے کہ یہ آیت مشرکین مکہ کے متعلق نازل ہوئی کہ وہ عیش و عشرت کی زندگی گذارتے تھے۔ تجارت کرتے تھے، خوب دولت تھی۔ تو بعض اہل ایمان کہنے لگے کہ یہ اللہ کے دشمن (کفار و مشرکین) ہم سے دنیوی اعتبار سے کتنے عیش میں ہیں اور ہم بھوک اور مشقت سے مر رہے ہیں۔

اس پر یہ آیت نازل فرما کر مسلمانوں کو تسلی دی گئی۔(واحدی ص ۱۰۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ" (الخ)

(سورۃ آل عمران آیت ۱۹۹ پ ۴)

ترجمہ: "یقیناً اہل کتاب میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان
لاتے ہیں اور جو تمہاری طرف اترا۔"

شان نزول: نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن جریر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ
کی روایت سے لکھا ہے کہ جب نجاشی کی وفات کی خبر حضور ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے
فرمایا کہ اس کی نماز پڑھو۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ! ہم ایک حبشی غلام کی نماز پڑھیں؟
یہ آیت اس پر نازل ہوئی۔

ایک قول کے مطابق یہ آیت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے
بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ آیت ان تمام اہل کتاب کے
بارے میں نازل ہوئی جو ایمان لائے تھے۔

(تفسیر طبری ج ۴ ص ۲۶۶ ۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۶۶ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

سورۃ النساء

آیت: "وَاٰتُوا الْیَتٰمٰٓی اَمْوَالَھُمْ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۲ پ ۴)

ترجمہ: "اور یتیموں کو ان کے مال دے دیا کرو" (الخ)

شان نزول : ـ مقاتل اور کلبی کا بیان ہے کہ ایک غطفانی آدمی کے پاس اس کے یتیم بھتیجے کا بہت مال تھا۔ جب یتیم بالغ ہو گیا تو اس نے اپنے چچا سے مال طلب کیا۔ چچا نے دینے سے انکار کر دیا۔ یہ دونوں مقدمہ لیکر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۲ ص ۲۰۰، ابن کثیر ج ۱ ص ۴۴، پ ۴)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۳ پ ۴)

ترجمہ : "پس نکاح کر لو جو تم کو اچھی لگیں عورتوں میں سے دو دو، تین تین اور چار چار سے۔" (الخ)

شان نزول : ـ (۱) صاحب تفسیر مظہری نے فرمایا کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اس آیت کا نزول قیس بن حارث کے متعلق ہوا۔ بغوی نے لکھا ہے کہ قیس بن حارث کی آٹھ بیویاں تھیں۔ اس آیت کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے چار کو رکھو اور چار کو چھوڑ دو۔ قیس کا بیان ہے کہ میں نے ان چار بیویوں کو رکھا جن سے اولاد تھی اور ان چار بیویوں کو چھوڑ دیا جن سے اولاد نہیں تھی۔

(۲) صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

عہد رسالت میں ایک واقعہ پیش آیا کہ ایک شخص کی ولایت میں ایک یتیم لڑکی تھی اور اس کا ایک باغ تھا جس میں یہ لڑکی بھی شریک تھی۔ اس شخص نے اس یتیم لڑکی سے خود نکاح کر لیا اور بجائے اس کے کہ مہر وغیرہ اس کو دیتا اس کے باغ کا حصہ بھی اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (معارف القرآن ص ۲۸۵)

اور زمانہ جاہلیت میں اس قسم کے واقعات ہوا کرتے تھے۔

(تفسیر مظہری ج ۲ ص ۹-۲، ۲ ابن کثیر ج ۱ ص ۵۱-۲، پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۶ پ ۴)

ترجمہ "اور سدھاتے رہو یتیموں کو جب تک پہنچیں نکاح کی عمر کو" (الخ)

شان نزول :- یہ آیت ثابت بن رفاعہ ﷺ اور ان کے چچا کے متعلق نازل ہوئی۔ وہ اس طرح کہ حضرت رفاعہ ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ انکا بیٹا حضرت ثابت ﷺ نابالغ تھا۔ تو ان کے چچا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا بھتیجا میرے پاس یتیمی کی حالت میں ہے تو میرے لئے اس کے مال میں سے کیا کچھ حلال ہے؟ اور میں اس کا مال کب اس کے حوالے کر دوں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (واحدی ص ۱۰۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: ”لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ، نَصِيبًا مَّفْرُوضًا“ (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۷ پ ۴)

ترجمہ: ”مردوں کا بھی حصہ ہے جو چھوڑ مریں ماں باپ اور قرابت والے اور عورتوں کا بھی حصہ ہے اس میں جو چھوڑ مریں ماں باپ اور قرابت والے، تھوڑا ہو یا بہت حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔“

شان نزول:۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک واقعہ پیش آیا کہ اوس بن ثابت کا انتقال ہوا اور دو لڑکیاں اور ایک نابالغ لڑکا اور ایک بیوی وارث چھوڑے۔ مگر عرب کے قدیم دستور کے مطابق ان کے دو چچازاد بھائیوں نے آکر مرحوم کے تمام مال پر قبضہ کر لیا اور اولاد و بیوی میں سے کسی کو کچھ نہ دیا۔ کیونکہ عورت ان کے نزدیک مستحق وراثت ہی نہیں سمجھی جاتی تھی خواہ بالغ ہو یا نابالغ اس لئے بیوی اور لڑکیاں یوں محروم ہو گئیں۔ اور لڑکا بوجہ نابالغ ہونے کی وجہ سے محروم کر دیا گیا۔ لہٰذا تمام مال چچازاد بھائی کے قبضہ میں آ گیا۔

اوس بن ثابت کی بیوہ نے یہ بھی چاہا کہ یہ چچازاد قابض ان لڑکیوں سے شادی بھی کرلے تاکہ یہ فکر بھی ختم ہو مگر انہوں نے یہ بھی قبول نہ کیا۔ تو اوس بن ثابت کی بیوہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں جاکر تمام حال عرض کیا اپنی اور اپنے بچوں کی بیکسی اور محرومی کی شکایت کی۔ اس وقت تک چونکہ قرآن میں آیت میراث نازل نہیں ہوئی تھی اس لئے آپ نے جواب دینے میں توقف فرمایا اور آپ ﷺ کو اطمینان تھا کہ اس ظالمانہ قانون کو ضرور بدلا جائے گا۔ چنانچہ اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

اس کے بعد دوسری آیت وراثت نازل ہوئی جس میں حصوں کی تفصیلات ہیں اور اس سورہ کا دوسرا رکوع انہی تفصیلات پر مشتمل ہے۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۳۰۹، تفسیر مظہری ج ۲ ص ۹۲، ابن کثیر ج ۱ ص ۴۰۸ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۱ پ ۴)

ترجمہ: "وہ حکم کرتا ہے تم کو اللہ تمہاری اولاد کے حق میں کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر" (الخ)

شان نزول: — حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں اسواف قبیلہ کی ایک انصاری عورت اپنی دو لڑکیوں کو لیکر آئی اور کہا کہ اے اللہ کے نبی ؟!

یہ دونوں لڑکیاں (میرے شوہر) ثابت بن قیس کی ہیں جو کہ آپ ﷺ کے ساتھ غزوہ احد میں شہید ہوگئے ہیں اور ان لڑکیوں کے چچا نے ان کے تمام مال پر قبضہ کر لیا ہے اور ان کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ آپ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر ان لڑکیوں کے پاس مال نہ ہوگا تو ان سے کوئی نکاح بھی کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔

آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے حق میں فیصلہ کر دے گا۔

حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر جب سورہ النساء کی یہ مذکورہ آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس عورت کو اور اس کے دیور کو بلاؤ۔ (جس نے مال پر قبضہ کر لیا تھا) پھر آپ ﷺ نے لڑکیوں کے چچا سے فرمایا کہ لڑکیوں کو کل مال کا دو تہائی حصہ دو اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ اور جو بچے تم رکھ لو۔

(معارف القرآن ج ۲ ص ۳۲۲، قصص مظہری ج ۲ ص ۲۰۰، ابن کثیر ج ۱ ص ۴۸۲ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆--------

آیت: "یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرْھًا" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۹-۲۱ پ ۴)

ترجمہ: "اے ایمان والو! حلال نہیں تم کو کہ میراث میں لے لو عورتوں کو زبردستی" (الخ)

شان نزول: ۔ ان آیات میں ان مظالم کی روک تھام ہے جو اسلام سے قبل صنف نازک پر روا رکھے جاتے تھے۔

ان میں سے ایک سب سے بڑا ظلم یہ تھا کہ مرد عورتوں کو اور ان کے

اموال کو اپنی ملکیت سمجھتے تھے۔ مرد کے مرنے کے بعد جس طرح اس کے وارث اس کے متروکہ مال کے وارث و مالک ہوتے تھے اسی طرح اس کی بیوی کے بھی مالک ہو جاتے اور اگر چاہتے تو خود اس سے نکاح کرتے یا چاہتے تو مال کے عوض کسی اور سے اس کا نکاح کر دیتے۔ اور اگر کسی عورت کو کچھ مال وراثت میں یا میکہ سے یا بطور ہدیہ کہیں سے ملتا تو اس کو اس مال سے بھی محروم قرار دیا جاتا۔ اور سسرال والے تمام مال پر قبضہ کر لیتے تھے۔ اور اگر کسی عورت کے پاس مال ہوتا تو اس کو نکاح نہ کرنے دیتے تاکہ مال باہر نہ جائے۔ اور اگر کوئی عورت کسی کو بعد نکاح کسی بھی وجہ سے ناپسند ہوتی تو اس کو طلاق نہ دیتے یہاں تک کہ زیور اور مہر واپس کر دے یا معاف کر دے۔ اور اگر کسی عورت کا شوہر مر جاتا تو اس کو دوسرا نکاح نہ کرنے دیتے تاکہ اس کے ذریعہ سے مال وصول کریں۔

قرآن کریم نے ان آیات میں ان تمام مظالم و فسادات کا انسداد کیا ہے۔

(معارف القرآن ج ۲ص ۔ تفسیر مظہری ج ۲ص ۹ ۔ ۔ ۲۰۵ ابن کثیر ج ۱ص ۴۶۶ پ ۴)

☆----------☆----------☆----------☆------☆

آیت: "وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا وَّسَآءَ سَبِيْلًا" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۲۲ پ ۴)

ترجمہ: "اور نکاح میں نہ لاؤ جن عورتوں کو نکاح میں لائے تمہارے باپ، مگر جو پہلے ہو چکا، یہ بے حیائی کا کام ہے اور غضب کا کام ہے اور برا راستہ ہے۔"

شان نزول :۔۔جاہلیت کے زمانہ میں اس کام میں کوئی عیب نہیں تھا کہ باپ کے مرنے کے بعد بیٹا اس کی بیوی یعنی اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لے۔اس آیت میں اللہ پاک نے اس بے شرمی اور بے حیائی کے کام سے منع فرمایا اور اس کو موجب غضب یعنی خدائے پاک کی ناراضگی کا سبب بتایا۔ظاہر ہے کہ یہ اخلاق کی موت اور کردار کی خرابی ہے کہ جس کو ایک عرصہ تک ماں کہتے رہے اس کو باپ کی موت کے بعد بیوی بنا کر رکھ لیا۔

(معارف ج ۲ ص ۵۰۷ ' مختص مظہری ج ۲ ص ۵۲۶ ابن کثیر ج ۱ ص ۵۹ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَحَلَآئِلُ أَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۲۳ پ ۴)

ترجمہ : "اور تمہارے صلبی سگے بیٹوں کی بیویاں" (الخ)

شان نزول :۔۔اہل عرب منہ بولے بیٹے کو بھی بیٹا ہی کہا کرتے تھے۔ابن جریر نے لکھا ہے کہ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے اس آیت کی تشریح معلوم کی۔تو عطا نے جواب دیا کہ ہم آپس میں کہتے تھے کہ حضور ﷺ نے جب زید بن حارث کی بیوی سے نکاح کر لیا تو مشرکین چہ میگوئیاں کرنے لگے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ (سورہ احزاب آیت ۴ پ ۲۱) اور وَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ (احزاب آیت ۴۰ پ ۲۲) بھی نازل ہوئیں۔

(مظہری ج ۲ ص ۵۵۸ ابن کثیر ج ا ص ۹۹ پ ۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۲۴ پ ۵)

ترجمہ "اور حرام کر دی گئی ہیں شوہروں والی عورتیں۔"

شان نزول :۔ حضرت ابو سعید خدری ﷜ کی روایت ہے کہ اس آیت کا نزول ان مہاجر عورتوں کے متعلق ہوا ہے جو خود بغیر شوہر کے مسلمان ہو کر ہجرت کر کے آجاتی تھیں، اور بعض مسلمان ان سے نکاح کر لیتے تھے اور پھر جب ان کے شوہر مسلمان ہو کر ہجرت کرتے اور مدینہ آجاتے۔ تو ایسی عورتوں سے نکاح کی ممانعت کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۲ ص ۱۷)

مندرجہ ذیل واقعہ مذکورہ آیت کے دوسرا حصہ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ کا شان نزول ہے۔ ابن کثیر نے حضرت ابو سعید خدری ﷜ کی روایت سے لکھا ہے کہ جنگ اوطاس میں قیدی عورتیں آئیں جو خاوندوں والیاں تھیں۔ تو ہم نے ان کی بابت حضور ﷺ سے سوال کیا جس کی بابت یہ آیت نازل ہوئی اور ان سے ملنا حلال کیا گیا۔ (ترمذی ابن ماجہ مسلم ابن کثیر ج ا ص ا پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۱۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ، لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۳۲ پ ۵)

ترجمہ "اور ہوس مت کرو، جس چیز میں بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر، مردوں کا حصہ ہے اپنی کمائی میں، اور عورتوں کے لئے حصہ ہے ان کی کمائی میں۔"

شان نزول: ایک مرتبہ حضرت ام سلمہؓ نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ ہم کو آدھی میراث ملتی ہے، اور بھی فلاں فلاں فرق مردوں میں اور ہم میں ہیں۔

اسی طرح ایک مرتبہ ایک عورت نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ مرد کو میراث میں دوگنا حصہ ملتا ہے، اور عورت کی شہادت بھی مرد سے نصف ہے تو کیا عبادات میں بھی ہم کو نصف ثواب ہی ملے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

جس میں دونوں قولوں کا جواب دیا گیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے قول کا جواب وَلَا تَتَمَنَّوْا سے دیا گیا اور اس عورت کا جواب لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ سے دیا گیا۔

اس قسم کے سوالات سے مقصد اعتراض کرنا نہیں تھا بلکہ اس بات کی تمنا کی کہ کاش ہم بھی ان کی طرح مرد ہوتے تو یہ تمام فضائل ہمیں بھی حاصل ہوتے۔

(معارف ج ۲ ص ۳۸۸ ابن کثیر ج ۱ ص ۸۰۱، مظہری ج ۲ ص ۶۱)

آیت: "اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت نمبر ۳۴ پ ۵)

ترجمہ "مرد عورتوں کے سرپرست ہیں۔"

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم نے حسن کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ایک عورت نے آپ کی خدمت میں دعویٰ کیا کہ میرے شوہر نے مجھے طمانچہ مارا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ بدلہ لیا جائے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور پھر عورت بغیر بدلہ لئے واپس چلی گئی۔ (مظہری ج ۲ ص ۶۵ ابن کثیر ج ا ص ۰ ۴ پ ۵)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت جزو ۴ ۳ پ ۵)

ترجمہ "اور جن کی بدخوئی کا تم کو ڈر ہو تو ان کو سمجھاؤ اور جدا کر دو سونے میں اور مار وان کو۔" (الخ)

شان نزول:۔ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ زید بن زہیر ﷺ نے اپنی لڑکی حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سعد بن ربیع ﷺ سے کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد آپس میں میاں بیوی کا اختلاف ہوا تو شوہر نے حبیبہ کے طمانچہ مار دیا۔ حبیبہ نے اپنے والد سے شکایت کی' والد صاحب حضور ﷺ کی خدمت میں لائے اور واقعہ سنایا۔ آپ نے بدلہ لینے کا حکم دیدیا اسی انداز سے۔ یہ دونوں حکم سن کر بدلہ لینے کے لئے روانہ ہوئے تو اسی وقت یہ آیت نازل ہوگئی۔ تو آپ ﷺ نے ان کو واپس بلوایا اور اللہ کا حکم سنایا اور بدلہ لینے کا حکم منسوخ کر دیا۔

(معارف ج ۲ ص ۴۰۰ ابن کثیر ج اص ۱۱ پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۷۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآاٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۳۷ پ ۵)

ترجمہ: "جو کہ بخل کرتے ہیں اور سکھاتے ہیں بخل لوگوں کو اور چھپاتے ہیں جو ان کو دیا اللہ نے اپنے فضل سے۔"

شان نزول: ۔حضرت ابن عباس ﷺ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت یہود مدینہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی ۔یہ لوگ زیادہ مغرور تھے۔ بہت ہی کنجوس تھے' مال خرچ کرنے میں بھی بخل کرتے تھے اور علم کو بھی چھپاتے تھے جو انہیں اپنی الہامی کتابوں سے حاصل ہوا تھا۔ان کتابوں میں آپ ﷺ کی بشارت اور آپ ﷺ کی علامات کا بھی ذکر تھا ان سب پر یقین کرنے کے بعد بھی بخل سے کام لیا۔ نہ خود اس علم کے تقاضے پر عمل کیا اور نہ دوسروں کو بتلایا کہ وہ عمل کر لیتے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(معارف ج ۲ ص ۴۱۵ ابن کثیر ج اص ۷ ۴ پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۹۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۳۸ پ ۵)

ترجمہ "اور جو اپنے مال لوگوں کو دکھانے کے لئے صرف کرتے ہیں۔" (الخ)

شان نزول: سدی کا قول ہے کہ یہ آیت منافقین کے متعلق نازل ہوئی۔ لیکن بعض علماء کے نزدیک اس آیت کا نزول مکہ کے مشرکین کے حق میں ہوا جو رسول اللہ ﷺ کی دشمنی کے راستوں میں اپنا مال خرچ کرتے تھے۔

(ابن کثیر ج اس ۸ ۴ پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۸۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۴۳ پ ۵)

ترجمہ "اور نہ اس وقت جب جنابت کی حالت ہو مگر راہ چلتے ہوئے حتی کہ غسل کر لو۔"

شان نزول: ابن جریر نے حضرت زید بن ابی حبیب ﷺ کی روایت سے لکھا ہے کہ کچھ انصاریوں کے گھروں کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے۔ جب ان کو جنابت ہوتی اور پانی مکانوں کے اندر نہ ہوتا تو ان کو تکلیف اور پریشانی ہوتی کیونکہ گزرنے کا راستہ مسجد میں سے تھا اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری ج ۲ ص ۹۲)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی" (الخ)

(سورۃ النساء آیت جزو ۴۳ پ ۵)

ترجمہ : "اے ایمان والو! نہ جاؤ نماز کے قریب جس وقت تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو۔"

شانِ نزول : ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ مذکور ہے کہ شراب کی حرمت سے پہلے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ کرامؓ کی دعوت کر رکھی تھی۔ اس میں شراب نوشی کا بھی انتظام تھا۔ جب یہ سب حضرات کھا پی چکے تو مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام بنا دیا گیا۔ ان سے نماز میں سورہ کافروں کی تلاوت میں نشہ کی وجہ سے سخت غلطی ہو گئی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھی جائے۔

(معارف ج ۲ ص ۴۲۲ ابن کثیر ج ۱ ص ۲ پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۸۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۴۳ پ ۵)

ترجمہ : "اور اگر تم مرض کی حالت میں ہو یا سفر میں۔"

شان نزول :۔ (۱) ابن ابی حاتم نے مجاہد کا قول نقل کیا ہے کہ ایک انصاری بیمار تھے۔ نہ خود اٹھ کر وضو کرنے کی طاقت تھی اور نہ کوئی خادم تھا کہ پانی دیکر وضو کرا دیا کرے۔اس کا تذکرہ حضور ﷺ کی خدمت میں کیا گیا اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۲) اور ایک قول کے مطابق ایک صحابی کو کچھ زخم لگے اور وہ بیہوش ہو گئے اور اسی حالت میں ان کو جنابت لاحق ہو گئی۔لوگوں نے یہ شکایت آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ج ۲ ص ۱۰۸)

(۳) حضرت عمار بن یاسر ؓ راوی ہیں کہ ذات الجیش میں رسول اللہ ﷺ نے آخری شب میں پڑاؤ کیا۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں۔بی بی کا پوتھ کا ایک ظفاری (یمنی) ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ہار کی تلاش کی وجہ سے لوگ روانگی سے رک گئے۔(اور اسی میں) صبح ہو گئی تو لوگوں کے پاس (وضو کے لئے) پانی نہیں تھا۔اس پر اللہ نے پاک مٹی سے تطہیر کی اجازت نازل فرمادی۔۱۲

(ابن کثیر ج ا ص ۹ ، پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۱۱۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۴۷ پ ۵)

ترجمہ : "اے اہل کتاب! اس قرآن کو مانو جو ہم نے محمد ﷺ

پر نازل کیا ہے وہ تمہاری کتاب کی تصدیق کرتا ہے۔" (الخ)

شان نزول: ابن اسحاق نے حضرت ابن عباس ﷺ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ عبداللہ بن صوریا' کعب بن اسید اور انہی جیسے بعض دوسرے علماء یہود سے رسول اللہ ﷺ نے گفتگو کی اور فرمایا کہ تم لوگ خوب جانتے ہو کہ جو کچھ میں لیکر آیا ہوں وہ سراسر حق ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ محمد ﷺ! ہم اس کو نہیں جانتے (یعنی ہماری کتاب میں اس کے خلاف ہے اور تم وہ نبی نہیں ہو جس کا ذکر توریت میں ہے۔)

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۳ ص ۱۲۵)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۴۸ پ ۵)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا اور شرک کے علاوہ جس کو چاہے گا معاف کر دے گا۔" (الخ)

شان نزول: طبرانی اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ کی روایت سے لکھا ہے کہ ایک شخص نے خدمت گرامی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا

ایک بھتیجا ہے جو ارتکاب ممنوعات سے باز نہیں آتا' فرمایا کہ اس کا دین کیا ہے؟ عرض کیا کہ نماز پڑھتا ہے اور توحید کا قائل ہے پھر فرمایا کہ اس سے کہو کہ وہ تم کو اپنا دین بطور ہبہ دیدے اور اگر انکار کرے تو اس سے اس کا دین خرید و۔ اس شخص نے حکم کی تعمیل کی مگر اس نے اپنی دینداری کا سودا کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ شخص پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور! دینی معاملہ میں تو میں نے اس کو بڑا حریص پایا ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۲ص ۱۲۷ ابن کثیر ج ۱ ص ۵۰ پ ۵)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اَلَمْ تَرَا اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۴۹ پ ۵)

ترجمہ "کیا تم نے نہیں دیکھا ان کو جو اپنے آپ کو پاکیزہ کہتے ہیں۔"

شان نزول: بغوی اور ثعلبی نے کلبی کا قول نقل کیا ہے کہ کچھ یہودی جن میں بحری بن عمرو' نعمان بن اوفی اور مرحب بن زید تھے اپنے چھوٹے بچوں کو لیکر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا محمد ﷺ! کیا ان پر کوئی گناہ ہو سکتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں وہ کہنے لگے کہ ہم بھی انہی کی طرح ہیں۔ دن میں ہم جو کچھ کرتے ہیں ان کو رات میں معاف کر دیا جاتا ہے اور رات کو جو کام کرتے ہیں

دن میں انکا کفارہ ہو جاتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔(مظہری ج ۲ ص ۱۲۱)

ابن کثیر نے لکھا ہے کہ یہود اور نصاریٰ کا قول تھا کہ ہم اللہ کی اولاد ہیں اور اس کے چہیتے ہیں اور کہتے تھے کہ جنت میں صرف یہود یا نصاریٰ جائیں گے ۔ تو اللہ نے ان کے اس قول کی تردید میں یہ آیت نازل فرمائی ۔(ابن کثیر ج ۱ ص ۴۰۶ پ ۵)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت : "اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَیَقُوْلُوْنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا هٰؤُلَآءِ اَهْدٰی مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سَبِیْلًا" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۵۱ پ ۵)

ترجمہ : "کیا تو نے نہیں دیکھا ان کو جن کو ملا ہے کچھ حصہ کتاب کا جو مانتے ہیں بتوں اور شیطان کو اور کہتے ہیں کافروں کے بارے میں یہ لوگ زیادہ راہ راست پر ہیں مسلمانوں سے ۔"

شان نزول : ۔ حضرت ابن عباس ﷛ سے روایت ہے کہ یہود کے سردار حی بن اخطب اور کعب بن اشرف جنگ احد کے بعد مکہ میں قریش کے پاس ملنے گئے اور پھر یہود کا سردار کعب بن اشرف ابو سفیان سے ملنے گیا اور آپس میں آپ ﷺ کے خلاف تعاون کا وعدہ کیا ۔ اہل مکہ نے کعب بن اشرف سے کہا کہ تم ایک دھوکہ دینے

والی جماعت ہو۔اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو ہمارے ان دو بتوں (جبت اور طاغوت) کو سجدہ کرو۔چنانچہ ایسا ہوا۔اور بالاخر آپ ﷺ کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم ہو گیا۔اور پھر ابو سفیان نے کعب بن اشرف سے کہا کہ تم اہل علم میں سے ہو اور ہم جاہل ہیں۔اور تمہارے پاس اللہ کی کتاب ہے تو ہمیں بتائیں کہ ہم حق پر ہیں۔ یا محمد (ﷺ)؟حق پر ہیں۔؟

کعب نے کہا تمہارا دین کیا ہے؟ابو سفیان نے جواب دیا کہ ہم حج کے لئے اونٹوں کو ذبح کر کے گوشت اور دودھ سے مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں اپنے اقرباء کے تعلقات کو قائم کرتے ہیں اور بیت اللہ کا طواف و عمرہ کرتے ہیں۔برخلاف محمد ﷺ کے کہ انہوں نے اپنے آبائی دین کو ترک کر دیا اور اپنوں سے علیحدہ ہو گئے، اور اس نے (معاذاللہ) اپنے اور ہمارے قدیم دین کے مقابلے میں ایک نیا دین پیش کیا ہے۔

کعب بن اشرف نے یہ باتیں سن کر کہا کہ تم لوگ حق پر ہو اور (معاذاللہ) محمد (ﷺ) گمراہ ہو چکے ہیں۔

اس پر یہ آیات نازل فرما کر ان کے دجل و فریب کی مذمت کی۔

(معارف ج ۲ ص ۴۲۲ عن روح المعانی ابن کثیر ج ۱ ص ۵۱۸ پ ۵ طبری ج ۵ ص ۱۳۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۵۲ پ ۵)

ترجمہ: "یہ وہی ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی۔" (الخ)

شانِ نزول:۔ حضرت قتادہ ؓ کے قول کے مطابق یہ آیت کعب بن اشرف اور حی بن اخطب دونوں یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی کہ ان دونوں نے موسم حج میں قریش سے ملاقات کی تو مشرکین نے ان سے کہا کہ دیکھیں ہم حاجیوں کو پانی پلانے کا انتظام کرتے ہیں اور دوسری خدمات انجام دیتے ہیں' حرم کی حفاظت کرتے ہیں۔ تو آپ بتائیں کہ ہم حق پر ہیں یا کہ محمد ﷺ؟ ۔۔ یہ دونوں یہودی باوجود اس کے کہ انہیں معلوم تھا کہ محمد ﷺ حق پر ہیں مگر حسد کی وجہ سے کہنے لگے کہ تم مشرکین حق پر ہو۔ اس آیت میں اللہ نے ان پر لعنت فرمائی۔ جب یہ دونوں مدینہ واپس آئے تو ان کی قوم نے ان سے کہا کہ محمد ﷺ تم دونوں کے بارے میں ایسی ایسی آیات سنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں محمد ﷺ سچ فرما رہے ہیں۔ ہم نے حسد' عداوت اور کینہ کی وجہ سے آپ ﷺ کی مخالفت کی تھی۔

(واحدی ص ۱۱۵-۱۱۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۵۴ پ ۵)

ترجمہ: "یا یہ لوگ ان پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو دیا ہے اپنے فضل سے۔" (الخ)

شانِ نزول:۔ ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس ؓ کے حوالہ سے لکھا

ہے کہ اہل کتاب کہتے تھے کہ محمد ﷺ کا دعویٰ تو یہ ہے کہ ان کو جو کچھ ملا ہے وہ عاجزی اور فروتنی کی وجہ سے ملا ہے حالانکہ ان کی نو بیبیاں ہیں۔ کوئی بادشاہ بھی ان سے زیادہ عیش میں کیا ہو گا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ج ۲ ص ۱۲۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اِنَّ اللّٰہَ یَامُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۵۸ پ ۵)

ترجمہ: "بیشک اللہ تم کو حکم کرتا ہے کہ ادا کرو امانتیں امانت والوں کی۔" (الخ)

شانِ نزول: اس آیت کا ایک خاص شان نزول ہے۔ وہ یہ کہ زمانہ جاہلیت میں بیت اللہ کی چابی عثمان بن طلحہ کے پاس ہوتی تھی۔ اور اس کام پر ان کا خاندان مامور تھا۔ اور زمانہ جاہلیت میں بروز پیر اور جمعرات کو بیت اللہ کا دروازہ کھولا جاتا' لوگ اندر جاتے اور سعادت حاصل کرتے۔ ہجرت سے قبل آپ ﷺ اور صحابہ بیت اللہ کے اندر جانے لگے تو عثمان بن طلحہ نے آپ ﷺ کو روکا (یہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) اور انتہائی ترش انداز میں دیکھا اور سخت کلمات کہے۔

آپ ﷺ نے صبر و تحمل سے کام لیا اور فرمایا کہ اے عثمان بن طلحہ! ایک دن

یہ چابی میرے ہاتھ میں دیکھو گے۔اس پر انہوں نے جواب دیا کہ اس دن قریش ذلیل اور ہلاک ہو جائیں گے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں اس دن تو قریش آباد اور عزت والے ہوں گے۔یہ کہہ کر آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے۔

وقت گزرتا رہا۔بالآخر ایک دن مکہ مکرمہ فتح ہوا تو آپ ﷺ نے بیت اللہ کی چابی طلب فرمائی۔عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دے دی۔بعض روایات میں ہے کہ یہ بیت اللہ کی چھت پر چڑھ گئے تاکہ چابی نہ دیں۔لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی تعمیل حکم کرتے ہوئے زبردستی چابی لے لی اور آپ ﷺ کے حوالہ کی۔پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور نماز ادا کرنے کے بعد پھر یہ چابی حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ کی اور فرمایا کہ اب یہ تمہارے ہی خاندان میں رہے گی اور جو شخص تم سے یہ لے گا وہ ظالم ہو گا۔پھر فرمایا کہ ہجرت سے پہلے کی میری بات یاد ہے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کا ارشاد پورا ہوا۔حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی وقت کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔(مظہری بروایت ابن سعد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس روز جب آپ ﷺ بیت اللہ سے باہر تشریف لائے تو یہ (مذکورہ) آیت آپ کی زبان مبارک پر جاری تھی۔اس سے پہلے میں نے یہ آیت کبھی نہیں سنی تھی۔ظاہر ہے کہ یہ آیت بیت اللہ کے اندر نازل ہوئی تھی۔(معارف ج ۲ص ۴۴۴ من تفسیر مظہری ابن کثیر ج ا ص ۵۰۴ پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۱۴۲)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۵۹ پ ۵)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول ﷺ کا حکم مانو اور جو تم میں سے حاکم ہو (اس کا حکم مانو)" (الخ)

شان نزول: بخاری اور مسلم میں ہے کہ ایک لشکر کا سردار ایک انصاری صحابی کو بنا کر روانہ کیا گیا۔ ایک موقع پر وہ لوگوں پر بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا حضور ﷺ نے تمہیں میری فرمانبرداری کا حکم نہیں دیا؟ سب نے کہا بیشک دیا ہے۔ پھر فرمایا کہ اچھا لکڑیاں جمع کرو۔ اور آگ جلائی اور حکم دیا کہ آگ میں کود پڑو۔

ایک نوجوان بولا کہ لوگو! آگ سے بچنے کے لئے تو دامن رسول ﷺ پکڑا ہے۔ تم جلدی نہ کرو جب تک حضور ﷺ سے ملاقات نہ ہو جائے۔ اور اگر آپ ﷺ بھی یہی فرمائیں تو بے جھجک کود پڑنا۔

چنانچہ یہ لوگ واپس حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور تمام واقعہ عرض کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم آگ میں چلے جاتے تو ہمیشہ آگ ہی میں رہتے۔ اور فرمایا کہ سنو! فرمانبرداری صرف معروف میں ہے۔ (ابن کثیر ج ا ص ۵۲ پ ۵)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت: "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۶۰-۶۱ پ ۵)

ترجمہ: "کیا تو نے نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ایمان لے آئے ہیں اس پر جو اترا تیری طرف اور جو اترا تجھ سے پہلے۔" (الخ)

شان نزول :- ان آیات کے نزول کا ایک خاص واقعہ ہے۔

بشر نامی ایک منافق کا کسی معاملہ میں ایک یہودی سے جھگڑا ہو گیا۔ یہودی نے کہا کہ فیصلہ کے لئے حضور ﷺ کے پاس چلو۔ لیکن اس پر یہ منافق تیار نہیں تھا۔ ان دونوں میں یہودی حق پر تھا اور منافق حق پر نہیں تھا۔ اور دونوں یہ بھی جانتے تھے کہ حضور ﷺ اس کے حق میں فیصلہ کر دیں گے جو حق پر ہو گا۔ یہودی آپ ﷺ کے پاس جانے کے لئے تیار تھا لیکن منافق اس پر آمادہ نہیں تھا۔ بہر حال کسی نہ کسی طرح آپ ﷺ سے فیصلہ کروانے کے لئے تیار ہو گیا۔ آپ ﷺ نے حق کے مطابق یہودی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ لیکن منافق اس فیصلہ پر راضی نہ ہوا۔ پھر اس منافق نے یہ راہ نکالی کہ اسکا فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کرائیں۔ دونوں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور سارا واقعہ آپ کو سنایا اور حضور ﷺ کا فیصلہ بھی سنایا۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سنا کہ آپ ﷺ کے فیصلہ پر یہ منافق راضی نہیں تو آپ نے فرمایا کہ ذرا ٹھہر میں آتا ہوں گھر کے اندر تشریف لے گئے اور تلوار لا کر اس منافق کا کام تمام کر دیا اور فرمایا جو آپ ﷺ کے فیصلہ کو نہ مانے اس کا یہی فیصلہ ہے۔ (روح المعانی بروایت ثعلبی وابن ابی حاتم عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ من المعارف ص ۵۶ ج ۲)

عام مفسرین لکھتے ہیں کہ بعد ازاں منافقین نے آپ رضی اللہ عنہ پر دعویٰ کر دیا کہ ایک مسلمان کو بلا دلیل شرعی قتل کر دیا۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور اللہ نے معاملہ کی اصل حقیقت سامنے کر دی۔ (معارف ج ۲ ص ۵۶ ، ابن کثیر ج ۱ ص ۵۶ پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۱۵۹)

☆--------☆------ -٭--------☆-------☆

آیت: "فَکَیْفَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَةٌ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۶۲ پ ۵)

ترجمہ: "پھر کیا بات ہے کہ جب ان کے کرتوتوں کے باعث ان پر کوئی مصیبت آتی ہے۔" (الخ)

شان نزول: روایت میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب اس منافق کو قتل کر دیا تو اس کے ورثاء حضورﷺ کی خدمت میں خون کا عوض طلب کرنے کے لئے حاضر ہوئے اور قسمیں کھا کر عرض کیا کہ عمرؓ کی طرف مقدمہ لیجانے کی غرض یہ تھی کہ وہ ہمارے آدمی سے کچھ اچھا معاملہ کریں گے اور فریقین میں صلح کرا دیں گے۔ (اور حضورﷺ کے فیصلہ کی خلاف ورزی مقصود نہ تھی)

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۳ ص ۱۵۶، ابن کثیر ج ۱ ص ۵۱۶ پ ۵)

(یہ وہ منافق تھا جس کا ایک صحابی سے کسی معاملہ پر تنازعہ تھا۔ مگر اس معاملہ میں منافق زیادتی کر رہا تھا صحابی پر اور جب یہ مقدمہ آپﷺ کی خدمت میں گیا تو آپﷺ نے منافق کے خلاف جو کہ برحق فیصلہ تھا وہ فیصلہ کر دیا۔

منافق اس پر راضی نہ ہوا اور خود ہی حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور پورا واقعہ سنایا۔ تو حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ حضورﷺ کا یہی فیصلہ ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ حضرت عمرؓ اندر تشریف لے گئے اور تلوار باہر لیکر آئے اور اس منافق کی گردن اڑا دی۔ اور فرمایا کہ جو حضورﷺ کا فیصلہ نہ مانے اسکا یہی فیصلہ ہے۔ ۱۲)

آیت: "فَلَا وَرَبِّكَ لَايُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۶۵ پ ۵)

ترجمہ: "پس قسم ہے آپ کے رب کی کہ وہ ایماندار نہیں ہوں گے' یہاں تک کہ وہ آپ کو حکم بنالیں۔"

شان نزول: ۔صحاح ستہ (بخاری و مسلم وغیرہ) میں مذکور ہے کہ حرہ کے کسی پہاڑی نالے سے کھیتوں کو پانی دینے کے متعلق حضرت زبیر بن عوام کا کسی انصاری سے جھگڑا تھا۔دونوں خدمت گرامی میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ زبیر! تم (پہلے پانی لے لو) سینچ لو پھر اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دو۔انصاری اس فیصلہ سے ناراض ہو گیا۔اور اس نے کہا یا رسول اللہ! اس فیصلہ کی وجہ یہ ہے کہ زبیر آپ کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔

یہ سن کر حضور ﷺ کا رنگ متغیر ہو گیا۔اور فرمایا کہ زبیر! سینچنے کے بعد اتنا روکے رکھو کہ پانی مینڈھوں (منڈیر) تک پہنچ جائے۔شروع میں حضور ﷺ نے ایسا مشورہ دیا کہ دونوں کا کام ہو جائے لیکن بعد میں حضرت زبیر کو اپنا پورا پورا حق وصول کرنے کا حکم دیدیا۔اس معاملہ کے سلسلہ میں اس آیت کا نزول ہوا۔

(ابن کثیر ج ا ص ۵۸ پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۱۵۸)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت: "وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۶۶ پ ۵)

ترجمہ: "اور اگر ہم ان پر حکم کرتے کہ ہلاک کرو اپنی جان یا چھوڑ نکلو اپنے گھر سے تو ایسا نہ کرتے مگر تھوڑے ان میں سے۔" (الخ)

شان نزول: اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ جب بشر نامی منافق کا قصہ ہوا یعنی یہودی اور اس کے جھگڑے کا کہ جس کا آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا تھا جو منافق نے نہ مانا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فیصلہ کرانے گیا اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا' تو جب یہ تمام قصہ اور قتل کا واقعہ مدینہ کے یہود کو معلوم ہوا تو انہوں نے مسلمانوں کو عار دلانے کے لئے کہا کہ تم کیسے لوگ ہو کہ جس کو رسول مانتے ہو اور اس کے اتباع کے دعویدار ہو اس کے فیصلوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ یہودیوں کو دیکھو کہ جب ان کو ان کے گناہوں کی توبہ کے سلسلہ میں یہ حکم ملا تھا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو تو ہم نے اس شدید حکم کی بھی تعمیل کی یہاں تک کہ ہمارے ستر ہزار آدمی مارے گئے۔ اگر تمہیں ایسا کوئی حکم ملتا تو تم کیا کرتے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف ج ۲ ص ۴۶۴ ابن کثیر ج ۱ ص ۵۹ پ ۵ مظہری ج ۳ ص ۱۶۱)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت : "وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۶۹ پ ۵)

ترجمہ : "اور جو کوئی حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا سو وہ ان کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا کہ وہ نبی اور صدیق' شہداء اور نیک بخت ہیں اور اچھی ہے ان کی رفاقت۔"

شان نزول : یہ آیت ایک خاص واقعہ کی بنا پر نازل ہوئی جس کو امام تفسیر حافظ ابن کثیرؒ نے متعدد اسانید سے نقل کیا ہے۔

واقعہ اس طرح ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن ایک صحابیؓ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے دل میں آپ ﷺ کی محبت اپنی جان اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ ہے بعض مرتبہ میں گھر میں بے چین ہوتا ہوں اور جب تک آپ ﷺ کا دیدار نہ کر لوں زیارت نہ کر لوں اس وقت تک سکون نہیں ہوتا ہے۔

لیکن اب مجھے فکر اس بات کی ہے کہ جب آپ ﷺ اس دار فانی سے رخصت ہو جائیں گے اور میں بھی اس دنیا سے چلا جاؤں گا۔ تو آپ ﷺ تو انبیاء کے

ساتھ جنت کے درجات عالیہ میں ہوں گے اور میں پتہ نہیں جنت میں جاؤں گا یا نہیں ۔اور اگر چلا گیا تو میرا درجہ بہت نیچے ہو گا تو پھر میں وہاں آپ کی زیارت کیسے کروں گا اور مجھے کیسے صبر آئے گا ۔؟

آپ ﷺ نے انکا یہ کلام سنا اور کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی ۔(معارف ج ۲ ص ۴۶۷ ابن کثیر ج ا ص ۶۰ پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۱۶۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۷۷ پ ۵)

ترجمہ "کیا تو نے نہ دیکھا ان لوگوں کو جن کو حکم ہوا تھا کہ ہاتھ روکے رکھو' اور قائم کرو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ پھر جب حکم ہوا ان کو لڑائی کا اسی وقت ان میں ایک جماعت ڈرنے لگی لوگوں سے ۔"

شان نزول : ہجرت سے قبل مسلمانان مکہ کو قریش مکہ بہت ستایا کرتے تھے ۔اور مسلمان ان تکالیف کی بناء پر حضور ﷺ کے پاس جاتے اور اس بات کی

اجازت چاہتے کہ ہم کفار سے مقاتلہ کریں اور ظلم کا بدلہ لیں۔ لیکن آپ ﷺ مسلمانوں کو اس مقاتلہ سے روکتے اور فرماتے کہ مجھے قتال کا حکم نہیں ہے بلکہ صبر اور درگزر کرنے کا حکم ہے اور فرماتے کہ نماز و زکوٰۃ کا حکم ہے وہ کرتے رہو۔

کیونکہ جب آدمی اطاعت خداوندی اور نفس کشی کا خوگر نہ ہو تو اس وقت تک یہ کام اس کے لئے دشوار گزار ہوتے ہیں۔ بعد ازاں مسلمان اس کو قبول کرنے لگے۔ اور بالآخر ہجرت کے بعد جہاد اور مقاتلہ کا حکم نازل ہو گیا تو ان کو خوش ہونا چاہئے تھا کہ ہماری درخواست قبول ہو گئی۔ لیکن ان میں سے بعض کچے مسلمان کافروں کے مقاتلہ سے ایسے ڈرنے لگے جیسے کہ اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے یا اس سے بھی زیادہ اور آرزو کرنے لگے کہ تھوڑی مدت اور بھی قتال کا حکم نہ آتا اور ہم زندہ رہتے تو اچھا ہوتا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف ج ۲ ص ۱۰ ۔ ۱۰ ۴ ، روح المعانی ابن کثیر ص ۶۲ پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۱۷۰)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت: "اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِىْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۷۸ رکوع ۷ پ ۵)

ترجمہ: "تم جہاں کہیں بھی ہو موت تم کو آپکڑے گی اگرچہ تم مضبوط برجوں میں ہو۔"

شان نزول: شہداء کے متعلق منافقوں نے کہا تھا کہ اگر وہ لوگ ہمارے

ساتھ ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے' تو اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری (اردو) ج ۲ ص ۱۷۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت جز ۷۸ پ ۵)

ترجمہ: "اور اگر پہنچے لوگوں کو کچھ بھلائی تو کہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر پہنچے ان کو کچھ برائی تو کہیں یہ تمہاری طرف سے ہے۔"

شان نزول: حضور ﷺ جب مدینہ تشریف فرما ہوئے تو یہودیوں اور منافقوں نے کہا کہ جب سے یہ شخص اور اس کے ساتھی یہاں آئے ہیں' ہمارے پھلوں اور کھیتوں میں برابر نقصان ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری (اردو) ج ۲ ص ۱۷۳)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ" (الخ) (سورۃ النساء آیت ۸۰ پ ۵)

ترجمہ: "اور جو رسول کی اطاعت کرے گا پس اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

شان نزول: بغوی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جس نے میری اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے بیشک اللہ سے محبت کی۔ اس پر بعض منافق کہنے لگے کہ یہ شخص تو بس ہم سے یہ چاہتا ہے کہ جس طرح عیسائیوں نے مسیح ابن مریم کو رب بنالیا تھا اسی طرح ہم بھی اس کو اپنا رب بنالیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری (اردو) ج ۲ ص ۱۷۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۸۳ پ ۵)

ترجمہ: "اور جب ان کے پاس پہنچتی ہے کوئی خبر امن کی یا ڈر کی تو اس کو مشہور کر دیتے ہیں۔" (الخ)

شان نزول: ابن عباس، ضحاک اور ابو معاذ رضی اللہ عنہم کے نزدیک یہ آیت منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور دوسرے اکثر حضرات کے نزدیک یہ آیت ضعیف اور کمزور ایمان والے مسلمانوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (معارف ج ۲ ص ۱۹۱ عن روح المعانی)

علامہ ابن کثیرؒ نے اس آیت سے متعلق واقعات نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ اس آیت کے شان نزول میں حضرت عمرؓ کی حدیث کو ذکر کرنا چاہئے اور وہ یہ ہے۔

جب حضرت عمرؓ کو یہ خبر ملی کہ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی ہے تو وہ اپنے گھر سے مسجد کی طرف آئے اور جب مسجد کے دروازے پر پہنچے تو آپ ﷺ نے سنا کہ مسجد کے اندر بھی لوگ یہی ذکر کر رہے ہیں تو آپ ﷺ نے کہا کہ اس بات کی تحقیق کرنی چاہئے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ یہ تحقیق کرنے کے بعد میں مسجد کی طرف واپس آیا اور دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ اعلان کیا کہ آپ لوگ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی ہے یہ غلط ہے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (معارف ج ۲ ص ۹۱ ۴ ابن کثیر ج ا ص ۲۷ پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۱۸۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۸۴ پ ۵)

ترجمہ "سو پس تو لڑ اللہ کی راہ میں تو ذمہ دار نہیں مگر اپنی جان کا اور تاکید کر مسلمانوں کو۔" (الخ)

شان نزول :- غزوہ احد کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ذیقعدہ میں کفار کے وعدے کے موافق بدر میں مقابلہ کے لئے جانا چاہا (جس کو مورخین بدر صغریٰ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس وقت بعض لوگوں نے تازہ زخمی ہونے کی وجہ سے اور بعض افواہی خبروں کی وجہ سے جانے میں تامل کیا تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا تو ستر صحابہ آپ ﷺ کے ہمراہ گئے۔ بدر صغریٰ میں جنگ احد کے بعد اللہ نے ابوسفیان اور قریش کے دلوں میں رعب ڈالدیا اور کوئی مقابلہ نہ ہوا' اور اس کے بعد یہ لڑائی بند ہوگئی اللہ کے ارشاد کے مطابق آپ ﷺ بعافیت واپس تشریف لائے۔

(معارف ج ۲ ص ۹۵ ۲ عن قرطبی مظہری ابن کثیر ج ا ص ۴۲۷ پ ۵ مظہری ج ۳ ص ۱۸۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۸۸ پ ۵)

ترجمہ "تو تمہیں کیا ہوگیا کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو رہے ہو۔"

شان نزول :- بخاری وغیرہ نے زید بن ثابت کی روایت سے لکھا ہے کہ جب رسول اللہ احد کی جانب (قریش سے مقابلہ کرنے) چلے تو ساتھیوں میں کچھ (منافق) لوگ راستہ سے ہی لوٹ آئے۔ لوٹنے والوں کے متعلق صحابہؓ کے دو

فریق ہو گئے ایک فریق کا خیال تھا کہ ہم کو ان سے لڑنا چاہیے ۔ دوسرا فریق کہتا کہ لڑنا نہیں چاہیے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (مظہری ج ۲ ص ۱۸۸، ابن کثیر ج ۱ ص ۵، ۷ پ ۵)

عبداللہ بن حمید نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ بعض مشرکین مکہ سے مدینہ آئے اور ظاہر کیا کہ ہم مسلمان اور مہاجر ہو کر آئے ہیں ۔ پھر مرتد ہو گئے اور حضور ﷺ سے اسباب تجارت لانے کی اجازت لیکر مکہ چلے گئے اور پھر واپس نہ آئے ۔ ان کے بارے میں مسلمانوں کی مختلف رائے ہوئی ۔ بعض نے کافر اور بعض نے مومن کہا ۔ تو اس پر اللہ نے اس آیت میں انکا کافر ہونا بیان کر کے قتل کا حکم دیا ۔ (معارف ج ۲ ص ۵۰۹)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت : "وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۸۹ پ ۵)

ترجمہ : "وہ اور چاہتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے پھر تم سب برابر ہو جاؤ پس ان میں سے کسی کو دوست مت بناؤ یہاں تک کہ وطن چھوڑ آئیں اللہ کی راہ میں" (الخ)

شان نزول : ۔ ابن ابی شیبہ ؒ نے حسن ؒ سے روایت کیا ہے کہ سراقہ بن

مالک مدلجی نے بعد واقعہ بدر واحد کے رسول ﷺ کے حضور آکر عرض کیا کہ ہماری قوم بنی مدلج سے صلح کر لیجئے۔ آپ ﷺ نے حضرت خالد کو تکمیل صلح کے لئے وہاں بھیج دیا۔ اور صلح کا مضمون یہ تھا کہ "ہم رسول کے خلاف کسی کی مدد نہ کریں گے اور قریش مسلمان ہوں تو ہم بھی مسلمان ہو جائیں گے اور جو قومیں ہم سے متحد ہوں گی وہ بھی اس معاہدہ میں شریک ہوں گی۔"

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف ج ۲ ص ۵۰۹ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۷۶ پ ۵ مظہری ج ۳ ص ۱۸۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اِلَّا الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ اِلٰی قَوْمٍ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھُمْ مِّیْثَاقٌ" (الخ)

([illegible] آیت ۹۰ پ ۵)

ترجمہ: "سوائے ان کے جو اس قوم سے تعلق رکھتے ہوں جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے۔" (الخ)

شان نزول: ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حسن بصری ﷺ کے حوالے سے لکھا ہے کہ سراقہ بن مالک نے بیان کیا ہے کہ جب بدر اور احد میں رسول اللہ ﷺ کو غلبہ حاصل ہو گیا اور ارد گرد کے لوگ مسلمان ہو گئے تو مجھے اطلاع ملی کہ آپ ﷺ خالد بن ولید کو میری قوم بنی مدلج کے پاس (جنگ کے ارادہ سے) بھیجنا چاہتے ہیں۔ میں فوراً خدمت گرامی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے اطلاع

ملی ہے کہ خالد کو میری قوم کی طرف بھیجنا چاہتے ہیں۔ میں آپ کو احسان کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ میری قوم کو اسی حالت میں رہنے دیں۔ اگر آپ کی قوم مسلمان ہوگئی تو وہ بھی مسلمان ہوجائیں گے۔ اور اگر آپ کی قوم مسلمان نہ ہوئی تو ان سے کوئی اندیشہ نہیں۔

حضور ﷺ نے حضرت خالد ؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ ان کے ساتھ چلے جاؤ اور جیسا چاہو کرو۔ چنانچہ حضرت خالد ؓ نے بنیمدلج سے اس شرط پر صلح کرلی کہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف کسی کو مدد نہیں دیں گے۔ اور اگر قریش مسلمان ہوگئے تو وہ بھی مسلمان ہوجائیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف ج ۲ص ۵۱۰ ابن کثیرج ۱ص ۹، پ ۵ مظہری ج ۳ ص ۱۹۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "ستجدون اخرین یریدون ان یامنوکم ویامنوا قومھم" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۹۱ پ ۵)

ترجمہ: "اب تم دیکھو گے ایک اور قوم کو جو چاہتے ہیں کہ امن میں رہیں تم سے بھی اور اپنی قوم سے بھی۔"

شان نزول: ۔حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ اس آیت میں جن کا ذکر ہے ان سے مراد قبیلہ اسد اور قبیلہ غطفان ہے جب یہ مدینہ آئے تو ظاہراً اسلام کا دعویٰ کرتے اور اپنی قوم سے کہتے کہ ہم بندر اور عقرب (بچھو) پر ایمان لائے ہیں اور مسلمانوں سے کہتے کہ ہم تمہارے دین پر ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(معارف ج ۲ ص ۵۰۹ ابن کثیر ج ۱ ص ۶۷ پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۱۸۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَئًا" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۹۲ پ ۵)

ترجمہ : "کسی مومن کو دوسرے مومن کا قتل کر دینا زیبا نہیں مگر غلطی ہو جائے۔" (الخ)

شان نزول :۔ ابن جریرؒ نے عکرمہ کا قول نقل کیا ہے کہ حارث بن زید بن عامر بن لوی ابو جہل کے ساتھ شریک ہو کر عیاش ؓ کو عذاب دیا کرتا تھا مسلمان ہونے کی وجہ سے پھر حارث ہجرت کر کے مدینہ آگئے اور مسلمان ہو گئے تھے ۔ ایک مرتبہ عیاش ؓ قبا کے باہر جا رہے تھے تو سامنے سے حارث آگئے ۔ اور عیاش ؓ کو ان کے مسلمان ہونے کی خبر نہ تھی۔ عیاش ؓ نے فوراً تلوار سے حارث کو قتل کر دیا ۔ اور جب یہ معلوم ہوا کہ حارث ؓ تو مسلمان ہو گئے تھے تو فوراً آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ بیان کیا۔ تو پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۸۷ پ ۵ مظہری ج ۳ ص ۱۹۵)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۹۳ پ ۵)

ترجمہ "اور جو کوئی مسلمان کو قصداً مار ڈالے"

شان نزول :- بغوی نے لکھا ہے کہ مقیس بن ضبابہ کندی اور اس کا بھائی ہشام مسلمان ہو گئے۔

ایک روز مقیس کو محلہ بنی نجار میں ہشام کی لاش ملی۔ وہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا۔ حضور ﷺ نے اس کے ساتھ ایک فہری شخص کو بھیج دیا اور بنی نجار کو کہلایا کہ حضور ﷺ کا حکم ہے کہ اگر تم ہشام کے قاتل سے واقف ہو تو مقیس کے حوالے کر دو تاکہ وہ اپنے بھائی کا قصاص لے لے۔ اور اگر نہیں جانتے تو ہشام کی دیت ادا کرو۔

فہری نے حضور ﷺ کا یہ پیغام پہنچا دیا۔ بنی نجار نے جواب دیا کہ اللہ کے رسول کا حکم سر آنکھوں پر، ہم کو ہشام کے قاتل تو معلوم نہیں ہاں ہم دیت ادا کرتے ہیں چنانچہ انہوں نے مقیس کو سو اونٹ دیدیئے۔ مقیس اور فہری واپس لوٹے۔ راستہ میں مقیس کو شیطان نے بہکایا کہ اگر میں دیت لیکر بیٹھ جاؤں گا تو یہ بڑی ذلت کی بات ہے۔ بہتر یہ ہے کہ فہری کو قتل کر دوں تاکہ بدلہ پورا پورا (جی کا بدلہ جی) ہو جائے اور دیت مزید بچ جائے گا۔

چنانچہ اس نے فہری کو غافل پاکر زور سے ایک پتھر مارا اور اس کا سر پھاڑ دیا اور فہری مر گیا۔ پھر یہ اونٹ لیکر اور باقی اونٹوں کو ہنکا کر مکہ مکرمہ لے گیا اور مرتد ہو گیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۲ ص ۲۱۵)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۹۴ پ ۵)

ترجمہ : "اے ایمان والو! جب سفر کرو اللہ کی راہ میں تو تحقیق کر لیا کرو اور مت کہو اس سے جو تم کو سلام کرے کہ تو مسلمان نہیں ہے۔"

شانِ نزول :۔ (۱) ترمذی اور مسند احمد میں بروایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ صحابہ کی ایک جماعت جہاد کے لئے جا رہی تھی۔ ان سے ایک آدمی قبیلہ بنو تمیم کا ملا جو کہ بکریاں چرا رہا تھا۔ اس نے صحابہ کو دیکھ کر سلام کیا جو کہ مسلمان ہونے کی نشانی ہے۔ صحابہ سمجھے کہ یہ جان بچانے کے لئے سلام کر رہا ہے اور ہم کو دھوکہ دے رہا ہے۔ اس لئے صحابہ نے اس کو قتل کر دیا اور اس کا مال وغیرہ بطور غنیمت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر حاضر ہوئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف ج ۲ ص ۵۱۹)

(۲) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت ہے جس کو بخاری نے مختصراً اور بزار نے مفصل نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ مجاہدین کا بھیجا۔ جن میں حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب یہ حضرات موقع پر پہنچے تو سب لوگ بھاگ گئے صرف ایک شخص رہ گیا جس کے پاس بہت مال تھا۔ اس

نے صحابہ ﷺ کے سامنے کہا۔ "اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ"

حضرت مقداد ؓ نے یہ سمجھا کہ یہ دل سے نہیں کہہ رہا ہے بلکہ اس نے جان و مال بچانے کے لیئے کلمہ سلام پڑھا ہے تو انہوں نے اس کو قتل کر ڈالا۔ دیگر صحابہ ؓ نے ان کو اس فعل پر برا کہا اور کہا کہ آپ ؓ نے کلمہ اسلام پڑھنے والے کو قتل کر دیا اور ہم حضور ﷺ کو بتائیں گے۔

جب یہ حضرات مدینہ آئے تو یہ واقعہ آپ ﷺ کو سنایا۔ آپ ﷺ نے حضرت مقداد کو سخت تنبیہہ فرمائی اور فرمایا یہ کلمہ تمہارے مقابلہ میں کل قیامت کے دن دعویدار ہو گا تو تمہارا کیا جواب ہو گا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف ج ۲ ص ۵۱۰ ابن کثیر ج ا ص ۸۳ پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۱۱۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۹۵ پ ۵)

ترجمہ "اپنی جانوں سے اور اپنے مالوں سے راہ خدا میں جہاد کرنے والے مومن بغیر عذر کے بیٹھے رہنے والے مومن برابر نہیں۔"

شان نزول:۔ ترمذی ؒ نے حضرت ابن عباس ؓ کی روایت سے بیان کیا

ہے کہ حضورﷺ حضرت زید بن ثابت ؓ کو مذکورہ آیت لکھوا رہے تھے (جب کہ اس آیت میں اولاً غیر اُولِي الضَّرَرِ (کالفظ نہیں تھا) ابھی یہ آیت لکھی جا رہی تھی کہ حضرت ابن ام مکتوم آئے اور حضورﷺ سے عرض کیا کہ اگر میں جہاد کر سکتا تو ضرور کرتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم دونوں آئے اور کہا کہ ہم تو نابینا ہیں۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ کا اضافہ فرما دیا۔

اس طرح یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۲ ص ۲۲۵ ابن کثیر ج ۱ ص ۸۵ ب ۵)

☆---------☆---------☆---------☆--------☆

آیت: "اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۹۷ پ ۵)

ترجمہ: "جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں جب فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں۔" (الخ)

شان نزول: ابن جریرؒ اور ابن منذر نے حضرت ابن عباس ؓ کی روایت سے لکھا ہے کہ مکہ کے کچھ باشندے مسلمان تو ہو گئے تھے مگر اپنا ایمان چھپا رکھا تھا۔ جنگ بدر میں مشرکین ان کو اپنے ساتھ لے گئے۔ ان میں سے کچھ لوگ مارے گئے۔ مسلمانوں نے کہا کہ وہ مسلمان تو تھے مگر مجبور کر کے ان کو لایا گیا تھا لہٰذا ان کے لئے دعائے مغفرت کرو۔

تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔(مظہری ج ۲ ص ۲۲۲ ابن کثیر ج اص ۸۷ پ ۵)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۰۰ پ ۵)

ترجمہ : "اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے ہجرت کر کے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھر آ پکڑے اس کو موت تو مقرر ہو چکا اس کا ثواب اللہ کے ہاں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

شان نزول :- یہ آیت بعض روایات کے مطابق حضرت خالد بن حزام کے بارے میں نازل ہوئی ۔ یہ مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی نیت سے نکلے تھے ۔ راستہ میں ان کو سانپ نے ڈس لیا جس سے ان کی موت واقع ہو گئی ۔ ان کے فضائل و برکات کے طور پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (معارف ج ۲ ص ۵۲۷ ابن کثیر ج اص ۵۴۹ پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۲۲۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۰۱ پ ۵)

ترجمہ "جب تم سفر میں ہو تو تم پر نمازوں کے قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔"

شانِ نزول:۔ ابن جریر نے حضرت علی ؓ کی روایت سے لکھا ہے کہ بنی نجار کے کچھ لوگوں نے خدمت گرامی میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم سفر پر جاتے ہیں نماز کس طرح پڑھیں؟

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۳ ص ۲۲۹)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت: "وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت جز ۱۰۲ پ ۵)

ترجمہ "اور جب آپ ان میں موجود ہوں اور ان کو آپ نماز پڑھائیں۔"

شانِ نزول:۔ امام احمد نے دلائل میں بیہقی نے اور حاکم نے مستدرک میں حضرت ابو عیاش زرقی ؓ کا بیان نقل کیا ہے کہ ہم عسفان میں رسول اللہ کے ہم رکاب تھے۔ سامنے سے مشرک آگئے جن کے سردار خالد بن ولید تھے۔ یہ لوگ ہمارے اور قبلہ کے درمیان حائل تھے۔ حضور ﷺ نے ہم کو ظہر کی نماز پڑھائی تو مشرک کہنے لگے کہ یہ تو بڑے موقع پر تھے اگر ہم غفلت میں ان پر حملہ کر دیتے تو پھر

خود ہی بولے (اب تو موقع نکل گیا خیر) ابھی ان کی ایک اور نماز آرہی ہے جوان کو اپنی جان اور اولاد سے بھی زیادہ پیاری ہے اس وقت حملہ کریں گے۔ اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام ظہر اور عصر کے درمیان یہ آیت لے کر حاضر ہوئے۔

(ابن کثیر ج ۱ ص ۵۴۹ مظہری ج ۲ ص ۲۵۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۰۲ جزو ۵ پ ۵)

ترجمہ "وہ کافر تمنا کرتے ہیں کہ کاش تم اپنے اسلحہ اور سامان کی طرف سے غافل ہو۔" (الخ)

شان نزول :۔ کلبی نے ابو صالح کے توسط سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنی محارب اور بنی انمار سے جہاد کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے بمع صحابہ ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ وہاں کوئی دشمن نظر نہیں آتا تھا۔ صحابہ اور آپ ﷺ نے ہتھیار کھول دیئے۔ حضور ﷺ وادی سے ہٹ کر ایک طرف حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ بارش ہو رہی تھی۔

اچانک ایک دشمن غویرث بن حارث محاربی نامی شخص تلوار نکال کر پہاڑ سے اتر آیا۔ اور حضور ﷺ سے مخاطب ہو کر بولا کہ اے محمد! اب تم کو کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ۔ پھر اللہ سے دعا کی اے اللہ غویرث بن حارث

سے مجھے بچا۔ غورث نے مارنے کے لئے آپ کی طرف تلوار بڑھائی تو یکدم اس کے دونوں شانوں کے درمیان درد اٹھا اور وہ منہ کے بل گر پڑا۔ تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ حضور ﷺ نے تلوار اٹھا کر کہا اب تجھے کون بچائے گا؟ اس نے کہا کوئی نہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو میں تیری تلوار دے دوں گا۔ وہ بولا نہیں ہاں البتہ میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ میں کبھی تم سے جنگ نہیں کروں گا اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کروں گا۔

حضور ﷺ نے اس کو تلوار دیدی۔ غورث بولا خدا کی قسم تم مجھ سے بہتر ہو۔ (مظہری ج ۲ ص ۲۵۵)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلَاتَهِنُوْا فِی ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۰۴ پ ۵)

ترجمہ: "اس قوم سے لڑنے کی طلب میں کمزوری نہ دکھاؤ اگر تم دکھ محسوس کرتے ہو تو وہ بھی تمہاری طرح زخموں کا دکھ محسوس کرتے ہیں۔"

شان نزول: امام بغوی نے لکھا ہے کہ ابو سفیان اور اس کے ساتھی جب

احد کے دن واپس لوٹ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے ایک جماعت کو بھیجنا چاہا۔ مگر انہوں نے اپنے زخموں کی شکایت کی تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

(ابن کثیر ج ۱ ص ۹۶ پ ۵ عسکری ج ۲ ص ۲۶۲)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت: "اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۰۵ تا ۱۱۲ پ ۵)

ترجمہ: "بیشک ہم نے اتاری تیری طرف کتاب سچی کہ تو انصاف کرے لوگوں میں جو کچھ سمجھاوے اللہ تجھ کو اور مت ہو تو دغا بازوں کی طرف سے جھگڑنے والا۔"

شان نزول: مذکورہ آیات جو پورے ایک رکوع کو شامل ہیں ایک خاص واقعہ سے متعلق ہیں۔

واقعہ یہ ہوا کہ مدینہ میں ایک خاندان بنو ابیرق کے نام سے معروف تھا۔ ان میں سے ایک شخص جس کا نام بروایت ترمذی اور حاکم بشیر اور بغوی اور ابن جریر کی روایت میں طعمہ بتایا گیا ہے اس نے حضرت قتادہ بن نعمان کے چچا رفاعہ کے گھر نقب لگا کر چوری کر لی۔

ترمذی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ شخص منافق تھا۔ اور مدینہ میں

رہتے ہوئے صحابہ کرام ﷺ کی توہین میں اشعار لکھ کر دوسروں کے ناموں سے ان کی اشاعت کرتا تھا۔

اس بنوابیرق کے آدمی نے وہاں سے چوری کی۔اور چوری میں ایک آٹے کی بوری جس پر کچھ ہتھیار بھی تھے چوری کر لئے۔حضرت رفاعہ ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو تفتیش شروع کی۔بعض لوگوں کا خیال بنوابیرق کی طرف گیا اور کہا کہ آج رات اس کے گھر میں آگ روشن تھی۔بنوابیرق کو جب خطرہ ہوا تو اس نے حضرت لبید بن سہل کے نام پر چوری لگا دی اور خود ہی آکر اس کی اطلاع دی۔ لبید بن سہل کو جب معلوم ہوا کہ یہ الزام میرے سر ہو رہا ہے تو تلوار نکال کر بنوابیرق کے پاس گئے اور کہا کہ یہ تلوار اس وقت تک میان میں نہ جائے گی جب تک اس چوری کی حقیقت واضح نہ ہوگی۔تو اس نے کہ آپکا نام کوئی نہیں لیتا آپ بے فکر ہو جائیں۔

بغوی اور ابن جریر کی روایت میں اس جگہ یہ ہے کہ اس نے چوری کا الزام ایک یہودی کے سر لگایا اور اس نے یہ ہوشیاری کی کہ آٹے کی بوری تھوڑی سی پھاڑ دی جس سے آٹے کے آثار حضرت رفاعہ کے گھر سے یہودی کے گھر تک پائے گئے اور یہ نشانات دیکھے گئے۔شہرت ہونے پر اسلحہ اور زرہیں بھی اس نے اس یہودی کے پاس رکھوا دیں اور جب تحقیق شروع ہوئی تو یہ اسلحہ بھی اس یہودی کے گھر سے برآمد ہوا تو اس پر یہودی نے قسم کھا کر کہا کہ یہ زرہیں مجھے بنوابیرق نے دی ہیں۔

ادھر حضرت قتادہ ﷺ اور حضرت رفاعہ ﷺ کو مختلف صورتوں سے یہ گمان غالب ہو گیا تھا کہ یہ کارروائی بنوابیرق کی ہے۔آپ نے حضور ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوکر سارا واقعہ سنایا اور بعد تفتیش کے اپنا گمان غالب بھی ذکر کیا۔ بنوابیرق کو اس کی اطلاع ملی تو یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر حضرت قتادہ ﷺ اور حضرت رفاعہ ﷺ کی شکایت کی کہ بلا ثبوت شرعی یہ الزام ہمارے اوپر لگا رہے ہیں جبکہ مسروقہ مال فلاں یہودی کے گھر سے برآمد ہوا ہے۔ لہٰذا ہمارے اوپر الزام نہ لگائیں بلکہ یہودی پر دعویٰ کریں۔ ظاہری حالات و آثار سے آپ ﷺ کا رجحان بھی اسی طرح ہوگیا اور قریب تھا کہ یہودی پر اس کی سزا جاری فرمادیتے۔

حضرت قتادہ ﷺ جب آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم بغیر دلیل شرعی ایک مسلمان گھرانے پر چوری کا الزام لگا رہے ہو۔ اس پر حضرت قتادہ ﷺ نے بہت افسوس کیا اور رنجیدہ ہوئے اور جب حضرت رفاعہ کو اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے صبر کیا اور کہا کہ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ اس معاملہ کو زیادہ وقت بھی نہ گزرا تھا کہ اس سلسلہ میں ایک پورا رکوع نازل ہوگیا۔ جس کے ذریعہ اس واقعہ کی تمام حقیقت آپ پر منکشف ہوگئی اور بنوابیرق کی چوری ظاہر ہوگئی۔ یہودی بری ہوگیا اور تمام مال واپس ہوا۔ حضرت قتادہ ﷺ اور حضرت رفاعہ ﷺ نے اسلحہ جہاد کے لئے وقف کر دیا چور مدینہ سے بھاگ کر مکہ گیا اور مشرکین سے مل گیا۔

تفسیر بحر محیط میں ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کے وبال نے اس کو وہاں بھی سکون سے نہیں رہنے دیا۔ وہ ایک عورت کے گھر جاکر رہا جب اس عورت کو مدینہ کے واقعہ کی خبر ملی تو اس نے وہاں سے بھی نکال دیا۔ پھر اس نے دوبارہ ایک شخص کے گھر نقب لگائی تو مکان کی دیوار اس پر گر گئی اور وہیں دب کر مرگیا۔

(معارف ج ۲ ص ۸ ۵۳ ابن کثیر ج اص ۹۸ پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۲۶۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۱۶ پ ۵)

ترجمہ: "بیشک اللہ تعالیٰ شرک کرنے والے کو معاف نہیں کرے گا اور جس کو چاہے گا معاف کر دے گا۔"

شان نزول: امام بغوی نے بروایت ضحاک حضرت ابن عباس ؓ کا قول نقل کیا ہے کہ اس آیت کا نزول ایک بوڑھے اعرابی کے حق میں ہوا تھا۔ جس نے آپ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں گناہوں میں غرق ہوں۔ لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ جب سے میں نے اللہ کو پہچانا ہے تو اس وقت سے کسی چیز کو اس کا شریک قرار نہیں دیا اور نہ اس کے سوا کسی کو کارساز مانا۔ اور نہ اللہ کے خلاف جری ہو کر گناہوں کا ارتکاب کیا۔ اور نہ ہی یہ خیال آیا کہ میں اللہ سے بھاگ کر اس کو بے بس کر دوں گا۔ اب میں شرمندہ ہوں توبہ کرتا ہوں معافی چاہتا ہوں میرا کیا حال ہو گا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری ج ۲ ص ۲۰۵)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "لَیْسَ بِاَمَانِیِّكُمْ وَلَآ اَمَانِیِّ اَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ وَلَا یَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا" (سورۃ النساء آیت ۱۲۳ پ ۵)

ترجمہ "نہ تمہاری امیدوں پر مدار ہے اور نہ اہل کتاب کی
امیدوں پر۔ جو کوئی برا کام کرے گا اس کی سزا پائے گا۔
اور نہ پائے گا اللہ کے سوا اپنا کوئی حمایتی اور نہ کوئی
مددگار۔"

شان نزول :۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ مسلمانوں اور اہل کتاب کے درمیان مفاخرت کی گفتگو ہونے لگی۔ اہل کتاب نے کہا کہ ہم تم سے افضل واشرف ہیں کیونکہ ہمارے نبی تمہارے نبی سے پہلے اور ہماری کتاب تمہاری کتاب سے پہلے ہے۔

مسلمانوں نے کہا ہم تم سے افضل ہیں اس لئے کہ ہمارے نبی خاتم النبیین ہیں اور ہماری کتاب آخری کتاب ہے جس نے پہلی سب کتابوں کو منسوخ کر دیا ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف ج ۲ ص ۵۵۳ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۰۰ پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۲۸۴)

آیت مذکورہ کے نزول کے بعد والی آیت ۱۲۴ بھی اس کے فوراً بعد نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۲ ص ۲۸۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَآءِ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۲۷ پ ۵)

ترجمہ "اور لوگ آپ سے عورتوں کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔"

شان نزول :۔ حاکم نے مستدرک میں حضرت ابن عباس کا بیان نقل کیا ہے کہ اہل جاہلیت بچہ کو بالغ ہونے سے پہلے میراث نہیں دیتے تھے۔ اور نہ عورت کو وارث قرار دیتے۔ اسلام کے بعد لوگوں نے عورت کی میراث کا حکم دریافت کیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۵۰۹ پ ۵ مظہری ج ۲ ص ۲۹۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۲۸ تا ۱۳۰ پ ۵)

ترجمہ "اور اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند کے لڑنے سے یا جی پھر جانے سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر کہ کرلیں آپس میں کسی طرح صلح اور صلح خوب چیز ہے۔"

شان نزول :۔ ان تینوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ازدواجی زندگی کے اس تلخ اور کٹھن پہلو کے متعلق ہدایات دی ہیں جو اس طویل زندگی کے مختلف ادوار میں ہر جوڑے کو کبھی نہ کبھی پیش آہی جاتے ہیں۔

ایسے حالات سے متعلق جن میں غیر اختیاری طور پر میاں بیوی کے تعلقات کشیدہ ہو جائیں ہر فریق اپنی جگہ معذور سمجھا جائے اور باہمی تلخی کی وجہ سے اس کا اندیشہ ہو جائے کہ باہمی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی ہو جائے گی۔ مثلاً ایک بیوی سے اس کے شوہر کا دل نہیں لگتا۔ اور دل نہ ملنے کے اسباب رفع کرنا عورت کے اختیار میں نہیں۔ مثلاً عورت بد صورت یا عمر رسیدہ بڑھیا ہے، شوہر خوش رو ہے تو ظاہر ہے کہ اس میں نہ عورت کا کوئی قصور ہے اور نہ ہی مرد کو مجرم کہا جا سکتا ہے۔

چنانچہ اس آیت کے شان نزول میں اسی طرح کے چند واقعات مظہری وغیرہ میں منقول ہیں۔ (معارف القرآن ج ۲ ص ۵۷۱ ابن کثیر ج ۱ ص ۱۱۰ پ ۵)

ترمذی میں بروایت حضرت ابن عباس ﷺ مروی ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا زوجہ سرکار دو جہاں ﷺ نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیدیا تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری ج ۲ ص ۲۹۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۳۵ پ ۵)

ترجمہ: "اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم رہنے والے ہو جاؤ اللہ کے لئے گواہی دینے والے۔"

شان نزول: ابن ابی حاتم نے سدی کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ کی

خدمت میں دو شخص باہمی نزاع لیکر حاضر ہوئے ـ ایک مالدار تھا اور دوسرا نادار تھا۔ حضورﷺ کا جھکاؤ نادار کی طرف تھا کیوں کہ آپﷺ کا خیال تھا کہ یہ نادار تو مالدار پر ظلم کر ہی نہیں سکتا ـ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ـ (مظہری ج ۲ ص ۲۰۵)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَالْکِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۳۶ پ ۵)

ترجمہ : "اے ایمان والو! تم اعتقاد رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی اور اس پر جو اللہ نے اس سے پہلے نازل کی تھیں "

شان نزول :۔ بغوی نے کلبی کا بیان بروایت ابو صالح لکھا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اور یہ قول ثعلبی نے بھی نقل کیا ہے کہ اس آیت کا نزول عبداللہ بن سلام اسد بن کعب ؓ اسید بن کعب ' ثعلبہ بن قیس اور عبداللہ بن سلام کے بھانجے سلام اور بھتیجے سلمہ اور یامین بن یامین کے متعلق ہوا تھا ـ ان لوگوں نے خدمت گرامی میں عرض کیا کہ ہمارا ایمان آپ پر اور آپ کی کتاب پر بھی ہے اور موسیٰ و توریت اور عزیر پر بھی ہے ان کے علاوہ ہم کسی کتاب اور پیغمبر کو نہیں ملتے ـ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور پھر یہ تمام حضرات مسلمان ہوگئے ـ (مظہری ج ۲ ص ۲۰۸)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۳۷ پ ۵)

ترجمہ: "بیشک جو لوگ مسلمان ہوئے پھر کافر ہوئے پھر مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔"

شان نزول: امام قتادہ نے کہا کہ آیت میں یہودی مراد ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور کفر میں لوٹ گئے۔ اور توریت پر ایمان لائے اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا اور پھر محمد ﷺ اور تمام انبیاء کا انکار کر کے کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ بعض اہل تفسیر کے نزدیک تمام اہل کتاب مراد ہیں۔ اور بعض لوگوں نے کہا کہ آیت میں وہ مرتد مراد ہیں جو ایمان لائے اور پھر لوٹ گئے اور پھر مسلمان ہوئے اور پھر کافر ہو گئے۔

مرتدوں کے متعلق اس آیت کا نزول اس بات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آئندہ آیت میں منافقوں کے عذاب کا بیان ہے۔ (مظہری ج ۲ ص ۲۰۹-۱۰)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۴۸ پ ۶)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ بری بات کو زبان پر لانا پسند نہیں کرتا بجز مظلوم کے۔"

شان نزول:- ہناد نے کتاب الزہد میں مجاہد کا بیان نقل کیا ہے کہ مدینہ میں کسی شخص کے پاس کوئی مہمان آیا۔ میزبان نے اس کی مہمان نوازی اچھی طرح نہ کی۔ مہمان واپس چلا گیا اور میزبان نے اس کے ساتھ جو سلوک کیا تھا اس نے لوگوں سے ویسا ہی بیان کیا۔

تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ج ۶ ص ۲۱۷، ابن کثیر ج ۱ ص ۶۵ پ ۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتَابِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۵۳ پ ۶)

ترجمہ: "تجھ سے درخواست کرتے ہیں اہل کتاب کہ تو ان پر لائے لکھی ہوئی کتاب آسمان سے۔ سو مانگ چکے ہیں موسیٰ سے اس سے بھی بڑی چیز۔"

شان نزول:- یہودیوں کے کچھ سردار آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے

اور آپ سے مطالبہ کیا کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام پر لکھی ہوئی آسمانی کتاب نازل ہوئی تھی اسی طرح ایک کتاب آپ بھی آسمان سے لائیں تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ انکا یہ مطالبہ اس لئے نہیں تھا کہ وہ دل سے ایمان لانا چاہتے تھے اور یہ ان کی ایک شرط تھی بلکہ وہ ہٹ دھرمی اور ضد کی وجہ سے کوئی نہ کوئی عذر کرتے ہی رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرماکر آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کیا اور ان کی تسلی کر دی کہ یہ قوم ایسی ہی ہے اللہ کے رسولوں کو ستاتی رہتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے خلاف بغاوت کرنے کے لئے بڑی سے بڑی حرکت بھی کر گزرتی ہے۔

(معارف ج ۲ ص ۵۹۶ ابن کثیر ج ا ص ۶پ۶ مظہری ج ۲ ص ۲۲۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۶۳ پ ۶)

ترجمہ: "ہم نے آپ کے پاس اسی طرح وحی بھیجی جیسے نوح علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی تھی اور جیسے نوح کے بعد پیغمبروں کے پاس وحی بھیجی تھی۔"

شان نزول:۔ ابن اسحق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا کہ عدی بن زید (یہودی) نے کہا تھا کہ ہم نہیں جانتے کہ موسیٰ کے بعد اللہ نے کسی شخص پر کوئی کتاب نازل کی ہو۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ج ۲ ص ۲۲۹ ابن کثیر ج اص ۱ اپ ۶)

☆-------☆-------☆-------☆-------☆

آیت : "لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۶۶ پ ۶)

ترجمہ : "ولیکن اللہ تو اس کتاب کے ذریعہ جو آپ پر نازل کی گئی شہادت دے رہا ہے (اور) اللہ نے یہ کتاب خاص علم کے ساتھ اتاری ہے۔"

شان نزول :۔ امام بغوی نے لکھا ہے کہ مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ (سردار) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ محمد ﷺ! ہم نے یہودیوں سے آپ کے اور آپ کے اوصاف کے بارے میں دریافت کیا کہ ان کی کتاب میں اس کا ذکر ہے کہ نہیں۔ یہودیوں نے جواب دیا کہ ہم (اپنی کتاب میں) اس امر سے واقف نہیں ہیں۔ اس پر اس آیت کا نزول ہوا۔

(ابن کثیر ج اص ۵ ۲ پ ۶ مظہری ج ۳ ص ۲۲۲)

☆-------☆-------☆-------☆-------☆

آیت : "يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۷۱ پ ۶)

ترجمہ "اے اہل کتاب! مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات میں۔" (الخ)

شانِ نزول :۔ یہ آیت نصاریٰ کی ایک جماعت کے متعلق نازل ہوئی جنہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید میں یہ آیت نازل فرمائی۔ (واحدی ص ۱۳۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۱۷۲ پ ۶)

ترجمہ "مسیح تو اللہ کا بندہ ہونے پر ہرگز عار نہ کریں گے۔"

شانِ نزول :۔ بغوی نے لکھا ہے اور واحدی نے اسباب النزول میں اس قول کی نسبت کلبی کی طرف کی ہے کہ نجران کے نمائندوں نے کہا کہ محمد! آپ ہمارے آقا پر عیب لگاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں کیا کہتا ہوں؟ اہل وفد نے کہا آپ ان کو اللہ کا بندہ اور رسول کہتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا بندہ ہونا تو عیسیٰ کے لئے باعث عار نہیں ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری ج ۲ ص ۲۰۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ" (الخ)

(سورۃ النساء آیت ۷۷ اپ ۶)

ترجمہ: "وہ لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں آپ کہہ دیں اللہ تم کو کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے۔"

شان نزول:۔ (۱) ابن مردویہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضورﷺ سے کلالہ کی میراث کے بارے میں دریافت کیا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۲) نسائی نے ابوالزبیر کے طریق سے حضرت جابرؓ کا بیان نقل کیا ہے کہ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہو گیا تھا۔ حضورﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولﷺ! کیا میں اپنی بہنوں کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کر دوں۔ آپﷺ نے فرمایا کہ ان کے ساتھ بھلائی کرو۔ میں نے عرض کیا آدھے مال کی وصیت کر دوں؟ آپﷺ نے پھر فرمایا کہ بھلائی کرو۔

پھر آپﷺ تشریف لے گئے اور کچھ دیر بعد تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے خیال میں شاید تم اس بیماری سے نہیں مروگے اور اللہ نے تمہارے اور تمہاری بہنوں کے بارے میں حکم نازل فرما دیا ہے اور وہ دو تہائی مال ہے۔

حضرت جابرؓ فرمایا کرتے تھے کہ اس آیت کا نزول میرے حق میں ہوا ہے۔ (مظہری ج ۳ ص ۲۲۳ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۰ پ ۶)

سورۃ المائدۃ

آیت: "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۱ پ ۶)

ترجمہ: "اے ایمان والو! پورا کرو عہدوں کو۔"

شان نزول:- یہ سورت مدنی سورتوں میں سے آخری سورت ہے۔ اور بعض نے تو قرآن کریم کی آخری سورت کہا ہے (باعتبار نزول کے)

مسند احمد بروایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ و اسماء بنت یزید منقول ہے کہ سورہ مائدہ حضور ﷺ پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ سفر میں عضباء[1] اونٹنی پر سوار تھے۔ نزول وحی کے وقت جو غیر معمولی بوجھ اور ثقل ہوا کرتا تھا حسب دستور اس وقت بھی ہوا۔ یہاں تک کہ اونٹنی عاجز ہو گئی اور آپ ﷺ اس سے نیچے اتر آئے۔

یہ سفر بظاہر حجۃ الوداع کا سفر تھا جیسا کہ بعض روایات سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ ابن حبان نے بحر محیط میں فرمایا کہ اس سورت کے بعض اجزاء سفر حدیبیہ، بعض فتح مکہ اور بعض حجۃ الوداع کے سفر میں نازل ہوئے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ سورت نزول قرآن کریم کے آخری مراحل میں نازل ہوئی۔ اگرچہ بالکل آخری سورت نہ ہو۔ حجۃ الوداع ہجرت کے نویں سال میں ہوا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کی دنیاوی حیات تقریباً اسی دن رہی۔

[1] اونٹنی کا نام قصویٰ تھا اسے عضباء اور جدعاء بھی کہتے تھے۔ (معارف ج ۳ ص ۹ ابن کثیر ج ا ص ۲ پ ۶ مظہری ج ۳ ص ۲۰۶)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت : "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَلَا الشَّھْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْھَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرِضْوَانًا" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت جزو ۲ پ ۶)

ترجمہ : "اے ایمان والو حلال نہ سمجھو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ ادب والے مہینہ کو اور نہ اس کو جو کعبہ کی نیاز کا ہو اور نہ ان کو جن کے گلے میں پڑ ڈال کر لے جائیں کعبہ کی طرف اور نہ آنے والوں کو حرمت والے گھر کی طرف جو ڈھونڈتے ہیں فضل اپنے رب کا۔"

شان نزول :- اس آیت کے نزول کا سبب چند واقعات ہیں۔

(۱) ایک واقعہ حدیبیہ کا ہے جس کی تفصیل قرآن میں دوسری جگہ موجود ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہجرت کے چھٹے سال حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لیکر بقصد عمرہ مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے مکہ والوں کو مقام حدیبیہ سے اطلاع دی کہ ہم کسی جنگ کے ارادہ سے نہیں بلکہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے آرہے ہیں۔ ہمیں اجازت دو۔ مشرکین نے اجازت نہ دی اور کڑی شرائط کے ساتھ ایک معاہدہ طے کیا۔ اور یہ شرائط ایسی تھیں کہ جن کا تسلیم کرنا بظاہر مسلمانوں کے لئے وقار اور

عزت کے منافی تھا۔ لیکن آپ ﷺ کے حکم پر تمام صحابہ مطمئن ہو کر واپس ہو گئے۔ پھر، ۷ھ میں دوبارہ ماہ ذیقعدہ میں انہیں شرائط کی پابندی کے ساتھ یہ عمرہ قضا کیا۔

(۲) دوسرا واقعہ یہ پیش آیا کہ مشرکین مکہ میں سے حطیم بن ہند اپنا مال تجارت لے کر مدینہ طیبہ آیا اور مال فروخت کرنے کے بعد اپنا مال اور آدمی مدینہ سے باہر چھوڑ آیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں آکر منافقانہ طور پر اسلام لانے کا ارادہ ظاہر کیا۔

لیکن حضور ﷺ کو بذریعہ وحی خبر ہو گئی تو آپ ﷺ نے صحابہ ﷺ کو باخبر کیا کہ ہمارے پاس ایک شخص آنے والا ہے جو شیطان کی زبان استعمال کرے گا۔ جب یہ شخص آپ کے پاس آکر واپس لوٹ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کفر کے ساتھ آیا اور دھوکہ و غداری کے ساتھ لوٹ گیا۔ یہ شخص آپ ﷺ کی مجلس سے نکل کر سیدھا مدینہ سے باہر وہاں پہنچا جہاں اہل مدینہ کے جانور چر رہے تھے اور جانوروں کو ہنکا کر ساتھ لے گیا۔ جب صحابہ کرام ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس کا تعاقب کیا مگر وہ ان کی زد سے باہر جا چکا تھا۔

پھر جب قضائے عمرہ حدیبیہ کے لئے ۷ھ میں صحابہ کرام ﷺ مکہ جا رہے تھے تو دور سے تلبیہ کی آواز سنی تو دیکھا کہ یہ وہی حطیم بن ہند ہے جو انہی جانوروں کو ساتھ لئے عمرہ کے لئے جا رہا ہے۔ صحابہ کا ارادہ ہوا کہ اس پر حملہ کر کے جانور چھین لیں اور اس کو ختم کر دیں۔

(۳) تیسرا واقعہ یہ ہوا کہ جب ۸ھ میں مکہ فتح ہوا اور تمام عرب پر اسلامی قبضہ ہو گیا اور آپ ﷺ نے مشرکین کو بغیر کسی انتقام کے آزاد کر دیا اور وہ آزادی کے ساتھ اپنے کام کرتے رہے یہاں تک کہ اپنی جاہلانہ رسوم کے مطابق حج و عمرہ ادا

کرتے رہے۔ اس وقت صحابہ کو واقعہ حدیبیہ کا انتقام لینے کا خیال آیا کہ انہوں نے ہمیں جائز اور حق طریق پر عمرہ کرنے سے روکا تھا ہم ان کے ناجائز اور غلط طریق کے حج اور عمرہ کو کیوں آزاد چھوڑ دیں۔ ان پر حملہ کریں ان کے جانور چھین لیں اور ان کو ختم کر دیں۔

یہ واقعات ابن جریرؒ نے بروایت عکرمہ وسدی نقل کئے ہیں یہ چند واقعات تھے جن کی بنا پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو یہ ہدایت دی گئی کہ شعائراللہ کی تعظیم تمہارا اپنا فرض ہے۔ (معارف ج ۳ ص ۱۵ ابن کثیر ج ا ص ۵ پ ۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" (الخ)

(سورۃ المائدہ آیت جزو ۲ پ ۶)

ترجمہ: "نیکی اور پرہیز گاری پر باہم تعاون کرو اور گناہ و ظلم پر باہم تعاون نہ کرو۔"

شان نزول: ۔ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ جب مشرکوں نے آپ ﷺ اور صحابہ ؓ کو کعبہ تک پہنچنے سے روک دیا تو آپ ﷺ نے حدیبیہ میں قیام کیا اور مشرکین کی یہ حرکت مسلمانوں کو بڑی شاق گذری۔ اتفاق سے اسی دوران مشرق کی طرف سے کچھ مشرک عمرہ کرنے کے لئے آئے اور انکا گذر مسلمانوں کی طرف سے ہوا۔ اس پر صحابہ نے کہا کہ مکہ والوں نے جس طرح ہم

کو روک دیا اسی طرح ہم ان لوگوں کو روک دیں کہ یہ بھی عمرہ نہ کر سکیں۔
اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ج ۲ ص ۵۵ ۲ ابن کثیر ج ا ص ۸ ۳ پ ۶)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۳ جز و ۲ پ ۶)

ترجمہ: "آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا اور میں نے اپنا انعام تم پر پورا کر دیا۔"

شان نزول: حجۃ الوداع کے موقع پر بمقام عرفہ جمعہ کے دن عصر کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ ﷺ اس وقت عرفہ میں اپنی اونٹنی عضباء پر کھڑے تھے۔ وحی کے بار سے اونٹنی کے بازو ٹوٹنے لگے اور اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ج ۲ ص ۶۲ ۲ ابن کثیر ج ا ص ۹ ا پ ۶)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۳ جز و ۲ پ ۶)

ترجمہ: "حرام ہوا تم پر مردہ جانور اور خون اور سور کا گوشت اور

جس جانور پر نام لیا جائے کسی اور کا۔"

شانِ نزول :- یہ آیت ہجرت کے دسویں سال حجۃ الوداع کے دن یوم عرفہ میں آپ ﷺ پر نازل ہوئی جب کہ مکہ اور عرب تمام کا تمام فتح ہو چکا تھا۔ پورے جزیرۃ العرب میں اسلامی قانون جاری تھا۔ اس آیت کے نزول کی خاص شان یہ ہے کہ عرفہ کے دن نازل ہوئی جو سال کے تمام دنوں میں سید الایام ہے اور اتفاق سے یہ عرفہ جمعہ کے دن واقع ہوا جس کے فضائل معروف ہیں۔ صحابہ کا بیان ہے کہ جب آپ پر یہ آیت نازل ہوئی تو حسب دستور وحی کا ثقل اور بوجھ اتنا محسوس ہوا کہ اونٹنی اس سے دبی جا رہی تھی یہاں تک کہ مجبور ہو کر بیٹھ گئی۔

حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ آیت قرآن کریم کی تقریباً آخری آیت ہے جو احکام سے متعلق نازل ہوئی اس کے بعد ترغیب و ترہیب کی چند آیات کا نازل ہونا بتلایا گیا ہے۔

یہ آیت ۱۰ھ کی نویں ذوالحجہ کے دن نازل ہوئی۔ اور ۱۱ ہجری کی ۱۲ ربیع الاول کو آپ کا وصال ہوا۔ (ﷺ)

(معارف ج ۳ ص ۲۲ ابن کثیر ج ۱ ص ۸ ۳ پ ۶ مظہری ج ۳ ص ۵۶ ۳)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت : "یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ" (الخ)
(سورۃ المائدۃ آیت ۴ پ ۶)

ترجمہ "لوگ آپ ﷺ سے دریافت کرتے ہیں کہ ہمارے لئے کیا حلال کیا گیا ہے۔"

شان نزول : ۔طبرانی، حاکم اور بیہقی وغیرہ نے حضرت ابو رافع کی روایت سے لکھا ہے کہ ایک بار حضرت جبرئیل آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے اجازت دیدی لیکن حضرت جبرئیل نے داخل ہونے میں تاخیر کی تو حضور ﷺ خود باہر تشریف لائے اور دیکھا کہ حضرت جبرئیل باہر موجود ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے تو آپ کو اجازت دیدی تھی۔ تو حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کوئی کتا یا تصویر ہو۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ گھر کی ایک کوٹھڑی میں کتے کا ایک بچہ تھا۔ اس واقعہ کے بعد حضور ﷺ نے حکم دیا کہ مدینے میں کسی کتے کو زندہ نہ چھوڑیں۔ اس پر لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ اس نوع حیوانی میں ہمارے لئے کیا حلال ہے؟ تو اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۵۲ پ ۶ مظہری ج ۳ ص ۲۶۵)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۵ پ ۶)

ترجمہ : "آج حلال ہوئیں تم کو سب ستھری چیزیں اور اہل کتاب کا کھانا تم کو حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کو حلال ہے۔"

شان نزول : ۔آج تمہارے لئے حلال ہوئیں تمام صاف ستھری چیزیں۔

آج سے مراد وہ دن ہے جس میں یہ آیت اور اس سے پہلے والی آیت نازل ہوئی یعنی حجۃالوداع ۱۰ھ کا یوم عرفہ۔ مطلب یہ ہے کہ جیسے آج تمہارے لئے دین کامل و مکمل کر دیا گیا اور اللہ نے اپنی نعمتیں تم پر مکمل کر دیں اسی طرح اللہ کی پاکیزہ چیزیں جو پہلے بھی تمہارے لئے حلال تھیں۔ وہ ہمیشہ کے لئے حلال رکھی گئیں۔ اور ان کے منسوخ ہونے کا احتمال ختم ہوا۔ کیونکہ وحی کا سلسلہ اب ختم ہونے والا ہے۔

(معارف ج ۳ ص ۴۲ ابن شین ۱/س ۵۶ پ۔)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت: "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۱۱ پ ۶)

ترجمہ: "اے اہل ایمان اپنے اوپر اللہ کے کئے ہوئے احسان کو یاد کرو۔"

شان نزول:۔ ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں حضرت حسن بصری ؒ کے طریق سے حضرت جابر بن عبداللہ کا بیان نقل کیا ہے کہ بنی محارب کا ایک آدمی غورث بن حارث نے اپنی قوم سے کہا (نعوذ باللہ) میں محمد ﷺ کو قتل کر دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ حضور کی طرف آیا۔ حضور ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور تلوار آپ ﷺ کی گود میں تھی۔ اس نے آپ ﷺ سے تلوار دیکھنے کے لئے مانگی آپ ﷺ نے دے دی۔ اس نے تلوار کو نیام سے نکال کر ہلانا شروع کیا اس کا ارادہ مارنے کا تھا۔ حضور ﷺ سے

کہنے لگا کہ محمد ﷺ! کیا تمہیں ڈر نہیں لگتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس نے کہا میرے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ میری تجھ سے حفاظت کرنے والا ہے یہ سن کر اس نے تلوار نیام میں رکھ دی اور حضور ﷺ کو واپس کر دی۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۲ ص ۲۱۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "یَآ اَھلَ الْکِتَابِ قَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ کَثِیْرًا مِّمَّا کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْکِتَابِ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۱۵ پ ۶)

ترجمہ : "اے اہل کتاب! ہمارا پیغمبر تمہارے پاس آگیا جو کتاب کی باتیں تم چھپایا کرتے ہو وہ کھول کر بیان کر رہا ہے۔"

شان نزول :- ابن جریر ؒ نے عکرمہ کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ یہودی رجم کا حکم دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ تمہارا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ یہودیوں نے ابن صوریا کی طرف اشارہ کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو بلا کر قسم دی اور دریافت کیا کہ اگر تمہاری کتاب میں رجم کی سزا ہے تو تم لوگوں نے اس کو کیوں ترک کر دیا۔ ابن صوریا نے کہا کہ جب ہمارے اندر زنا کی کثرت ہوگئی تو ہم نے خود سو تازیانے اور سر مونڈنے کی سزا جاری کر دی۔

یہ سن کر حضورﷺ نے رجم کا حکم جاری کر دیا۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ج ۳ ص ۴۲۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۱۸ پ ٦)

ترجمہ : "اور یہود و نصاریٰ نے کہا کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں۔"

شان نزول :۔محمد بن اسحاق نے حضرت ابن عباسؓ کا بیان نقل کیا ہے کہ نعمان بن حی، بحری بن عمروؓ اور شاس بن عدی یہودی حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ گفتگو کی، حضورﷺ نے بھی انکو جواب دیئے اور اسلام کی دعوت پیش کی اور اللہ کے عذاب سے ان کو ڈرایا۔اس پر یہودی بھی عیسائیوں کی طرح کہنے لگے محمد! ہم کو کس چیز سے ڈراتے ہو۔بخدا ہم تو اللہ کے بیٹے اور چہیتے ہیں (وہ ہم کو عذاب کیسے دے گا)

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔(مظہری ج ۳ ص ۴۲٦ ابن کثیر ج ا ص ۴۷ پ ٦)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "يَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ

لَکُمْ عَلٰی فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۱۹ پ ۶)

ترجمہ: "اے اہل کتاب ہمارا پیغمبر تمہارے پاس آچکا ہے جو کھول کھول کر تم سے بیان کر رہا ہے ایسے اوقات میں کہ رسولوں کا سلسلہ موقوف تھا۔"

شان نزول:۔ محمد بن اسحاق نے حضرت ابن عباس ﷛ کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ نے یہودی کو اسلام کی دعوت اور ترغیب دی۔ حضرت معاذ بن جبل ﷛ اور حضرت سعد بن عبادہ ﷛ نے کہا اے گروہ یہود اللہ سے ڈرو۔ بخدا تم ضرور جانتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے تو تم ہم سے حضور ﷺ کا ذکر کیا کرتے تھے اور حضور ﷺ کے اوصاف بیان کرتے تھے۔

اس کے جواب میں رافع بن حریملہ اور وہب بن یہودا بولے کہ ہم نے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ موسیٰ کے بعد اللہ نے اور کوئی کتاب نہیں اتاری اور نہ کسی شخص کو موسیٰ کے بعد پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

(مظہری ج ۳ ص ۲۲۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۳۳ پ ۶)

ترجمہ: "جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں" (الخ)

شان نزول: ۔حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ قبیلہ ۔۔۔۔اور عرینہ کے چند لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے جنہیں مدینہ میں بخار اور پیلیا ہو گیا تھا اور کہنے لگے کہ ہم دودھ استعمال کرنے والے ہیں جو ہمیں یہاں میسر نہیں ہیں۔" آپ ﷺ نے بیت المال کے اونٹ ان کے حوالے کر دیئے کہ انہیں اپنے استعمال میں لائیں

جب وہ صحتیاب ہوئے تو اونٹوں پر مقرر راعی کو قتل کر کے اونٹ لیکر بھاگ گئے مگر گرفتار ہو گئے تو ان کی سزا مذکورہ آیت میں نازل ہوئی ۔(واحدی ص ۱۲۲)

☆――――☆――――☆――――☆――――☆

آیت: "وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۸ ۳ پ ۶)

ترجمہ: "اور جو مرد اور جو عورت چوری کرنے والے دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو" (الخ)

شان نزول: ۔امام کلبی نے فرمایا کہ یہ آیت طعمہ بنت ابیرق (زرہ چور) کے بارے میں نازل ہوئی ۔(جس کی تفصیل سورہ النساء آیت نمبر ۱۰۵ کے ضمن میں گذر چکی ہے) (الواحدی ص ۱۲۵)

آیت : "فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۳۹ پ ۶)

ترجمہ "پھر جس نے اپنی بیجا حرکت کے بعد توبہ کرلی اور عمل درست کرلیا تو کوئی شک نہیں کہ اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔"

شان نزول :۔ احمد، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت نے چوری کی، اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا، عورت نے آپ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میری توبہ قبول ہوگئی آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ آج تو اپنے گناہ سے ایسے پاک ہوگئی جیسے پیدا ہونے کے دن تھی۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ج ۶ ص ۲۸۹ ابن کثیر ج ۱ ص ۹۷ پ ۶)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت : "يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۴۱ تا ۴۴ پ ۶)

ترجمہ "اے رسول! غم نہ کر انکا جو دوڑ کر گرتے ہیں کفر میں وہ لوگ جو کہتے ہیں اپنے منہ سے ہم مسلمان ہیں اور ان کے دل مسلمان نہیں ہیں۔"

شان نزول :- آیات مذکورہ کے نزول کا سبب دو واقعات ہیں جو آپ ﷺ کے عہد مبارک میں مدینہ کے قرب و جوار میں رہنے والے یہودی قبائل میں پیش آئے ایک واقعہ قتل و قصاص اور دوسرا زنا اور اسکی سزا کا ہے۔

(۱) آپ ﷺ کے مدینہ تشریف لانے سے قبل حوالی مدینہ میں یہود کے دو قبائل آباد تھے۔ ایک بنو قریظہ اور دوسرا بنو نضیر۔ دوسرا قبیلہ آئے دن پہلے پر ظلم کرتا رہتا اور یہ اس کو مجبور ہو کر سہتے رہتے۔ کیونکہ یہ دوسرا قبیلہ بہت دولت مند اور عزت والا سمجھا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ دونوں قبیلوں نے مل کر یہ معاہدہ کر لیا کہ اگر پہلے قبیلے کے آدمی کو کسی دوسرے قبیلے کے آدمی نے قتل کر دیا تو جان کا بدلہ لینے کے بجائے خون بہا کے طور پر ستر (۷۰) وسق کھجوریں دی جائیں گی (وسق عربی میں ایک پیمانے کا نام ہے جو آج کل پانچ من دس سیر کا ہے) اور اگر پہلے قبیلے نے کسی دوسرے قبیلے والے کو قتل کر دیا تو خون کا بدلہ بھی اور خون بہا بھی دوگنا لیا جائے گا۔ اسی طرح اگر عورت کو قتل کیا تو ایک مرد اور اگر ایک مرد کو قتل کیا تو اس کے بدلہ میں دو مردوں کو قتل کریں گے بنو نضیر، بنو قریظہ میں سے۔ اسی طرح غلام کے بدلے آزاد مرد، ایک ہاتھ کے بدلے میں دو ہاتھ اور ایک کان کے بدلہ میں دو کان کاٹے جائیں گے۔

یہ معاہدہ قانون کی صورت میں ان میں اسلام سے قبل رائج تھا جب حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اسی زمانے میں پہلے قبیلے والے نے دوسرے قبیلے کے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ بنو نضیر نے بدلہ طلب کیا۔ مگر بنو قریظہ والے آپ ﷺ کی مساوات اور عدل وانصاف کے ماننے والے تھے اس لئے انہوں نے آپ ﷺ کا سہارا لیتے ہوئے بدلہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر بنو نضیر میں اشتعال پیدا ہوا۔ قریب تھا کہ جنگ چھڑ جائے مگر یہ معاملہ فیصلہ کیلئے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

بنو نضیر نے یہ سازش کی کہ کچھ لوگوں کے فیصلے سے قبل آپ ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا تاکہ آپ ﷺ کی رائے معلوم کریں کہ اس جیسے معاملات میں آپ ﷺ کا کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ اگر ہمارے حق میں ہو گا تو قبول کر لیں گے ورنہ ماننے سے انکار کر دیں گے۔ (اس کی تفصیل کو بغوی نے نقل کیا ہے اور مسند احمد وابو داؤد میں اسکا خلاصہ منقول ہے۔)

(۲) دوسرا واقعہ زنا کا ہے جس کی تفصیل بغوی نے نقل کی ہے اور وہ یہ ہے کہ خیبر کے یہودیوں میں یہ واقعہ پیش آیا کہ کسی بڑے خاندان کے ایک مرد وعورت زناکاری میں مبتلا ہو گئے۔ اور توریت کی سزا کے مطابق دونوں کو سنگسار کرنا تھا چونکہ ان دونوں کا تعلق ایک بڑے خاندان سے تھا اس لئے عادت قدیمہ کے مطابق ان کی سزا میں کمی کی گئی اور ان کو یہ بھی معلوم تھا کہ اسلام میں نرمی ہے تو وہ سمجھے کہ اس سزا میں بھی تخفیف ہوگی۔ لہٰذا انہوں نے کہا کہ اس کا فیصلہ آپ ﷺ سے کرائیں اور یہ دونوں مجرم بھی آپ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیئے۔

اس کے بعد کعب بن اشرف وغیرہ کا ایک وفد ان کو لے کر آپ ﷺ کی

خدمت میں آیا اور کہا کہ اگر شادی شدہ مرد و عورت زنا کاری میں مبتلا ہوں تو کیا سزا ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم میرا فیصلہ مانو گے؟ انہوں نے اقرار کیا۔ تو اس وقت جبرئیل امین اللہ کا یہ حکم لے کر نازل ہوئے کہ ایسے لوگوں کو سنگسار کر کے قتل کر دینا ہے۔ انہوں نے جب یہ فیصلہ سنا تو بوکھلا گئے اور ماننے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت جبرئیل امین نے آپ ﷺ کو مشورہ دیا کہ یہ حکم ابن صوریا کی طرف منسوب کر دیں۔ اور اس کے حالات و صفات آپ ﷺ کو بتلا دیئے گئے۔ تو آپ ﷺ نے اس وفد سے کہا کہ تم ایسے شخص کو جانتے ہو جو کہ مقام فدک میں سفید رنگ کا ایک آنکھ سے معذور آدمی ہے اور اس کو بن صوریا کہتے ہیں وہاں رہتا ہے۔ ان سب نے اقرار کیا اور کہا کہ وہ یہود کے بڑے علماء میں سے ہے۔

آپ ﷺ نے ابن صوریا کو بلوا کر اس سے پوچھا کہ توریت میں اس کی کیا سزا ہے۔ اس نے کہا یہی سزا ہے جو اسلام میں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ اس پر ابن صوریا نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے شہزادے سے یہ کام سرزد ہوا تو ہم نے رعایت کر کے چھوڑ دیا۔ پھر یہی کام ایک عام آدمی سے سرزد ہوا تو ذمہ دار لوگوں نے اس کو سنگساری کی سزا دینا چاہی تو اس مجرم کو لوگوں نے کہا کہ اگر اسلامی سزا دینا چاہتے ہو تو اس شہزادہ کو یہ سزا دو اور بعد میں اس کو یہ سزا دیجائے۔ یہ بات بہت بڑھی تو ہم سب نے اس کی سزا میں تخفیف کر کے مار پیٹ اور منہ کالا کر کے جلوس نکالنے کی تجویز کی ہے۔ اور یہ بات اب تک رائج ہے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

(معارف ج ۳ ص ۹ ۱۳ ابن کثیر ج ۱ ص ۱۰۰ اپ ۶ عسکری ج ۳ ص ۹۲ ۴)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت: "وَاَنِ احْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۴۹ پ ۶)

ترجمہ: "اور اللہ نے جو احکام نازل کئے ہیں ان کے مطابق ان کا باہمی فیصلہ کریں اور ان کی خواہشات پر نہ چلیں اور احتیاط کریں۔"

شان نزول:۔ ابن اسحاق نے حضرت ابن عباس کا قول بیان کیا ہے کہ کعب بن اشرف عبداللہ بن صوریا اور شاس بن قیس نے باہم مشورہ کیا اور کہا کہ چلو محمد ﷺ کے پاس چلیں اور شاید ہم ان کو ان کے دین سے بہکا سکیں۔ یہ مشورہ کرکے خدمت گرامی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ ﷺ جانتے ہیں کہ ہم یہود کے علماء اور سردار ہیں اگر ہم اتباع کرلیں گے تو سب یہودی آپ کے پیچھے آجائیں گے اور ہمارے خلاف نہیں کریں گے۔ ہمارا اپنی قوم سے جھگڑا ہے ہم آپ کے پاس مقدمہ لیکر آئیں گے۔ آپ ہم کو قوم والوں کے خلاف ڈگری دیدیں اگر آپ ایسا کریں گے تو ہم آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں گے۔ حضور ﷺ نے اس سے انکار کردیا۔ اور اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ابن کثیر ج۱ ص ۸۰ اپ ۶ مظہری ج ۳ ص ۱۱۵)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت: "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ

وَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ، (الخ) فَتَرَی الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَةٌ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۵۱-۵۲ پ ۶)

ترجمہ "اے ایمان والو! مت بناؤ یہود کو اور نصاریٰ کو دوست وہ آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے (الخ) اب تو دیکھے گا ان کو جن کے دل میں بیماری ہے دوڑ کر ملتے ہیں ان میں کہتے ہیں کہ ہم کو ڈر ہے کہ نہ آجائے ہم پر زمانہ کی گردش۔ (الخ)"

شان نزول: امام تفسیر ابن جریر ؒ نے بروایت عکرمہ ؓ بیان فرمایا ہے کہ یہ آیت ایک خاص واقعہ سے متعلق نازل ہوئی ہے۔ وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں قیام کے بعد اطراف مدینہ میں جو یہود و نصاریٰ رہتے تھے ان سے یہ معاہدہ کر لیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف نہ خود جنگ کریں گے اور نہ کسی جنگ کرنے والی قوم کی مدد کریں گے۔ اسی طرح مسلمان نہ خود ان سے جنگ کریں گے اور نہ ان کے خلاف کسی کی مدد کریں گے۔ یہ معاہدہ ایک زمانہ تک طرفین سے قائم رہا۔ لیکن یہود اپنی فطری سازش اور طبعی اسلام دشمنی سے مجبور ہو کر اس معاہدہ کے

خلاف کر بیٹھے۔ اور ان یہودیوں نے مسلمانوں کے خلاف مشرکین مکہ سے سازش کر کے ان کو حملہ کی دعوت دی۔

جب اس سازش کا انکشاف آپ ﷺ کو ہوا تو آپ ﷺ نے مقابلہ کے لئے ایک دستہ مجاہدین کا روانہ کر دیا۔ بنو قریظہ کے یہ یہود ایک طرف تو مسلمانوں کے خلاف اس طرح کی سازشیں کر رہے تھے اور دوسری طرف مسلمانوں میں گھس کر مسلمانوں سے دوستی کر کے مشرکین مکہ کے لئے جاسوسی کا کام کر رہے تھے۔

اس پر یہ آیت نمبر۵۱ نازل ہوئی۔ اللہ نے مسلمانوں سے ان کو دوستی سے روک دیا۔ بعض حضرات صحابہ نے مثلاً حضرت عبادہ بن صامت وغیرہ نے تو کھلے طور پر اپنا معاہدہ ختم کر کے ترک موالات کا اعلان کر دیا۔ اور بعض لوگ جو مسلمانوں سے منافقانہ طور پر ملے ہوئے تھے انہوں نے قطع تعلق کرنے میں یہ خطرات محسوس کئے کہ ممکن ہے کہ یہود اور مشرکین اپنی سازش میں کامیاب ہو جائیں اور مسلمان مغلوب ہو جائیں تو ہمیں ان لوگوں سے بھی ایسا معاملہ رکھنا چاہئے کہ اس وقت کوئی مصیبت نہ ہو۔ عبداللہ بن ابی ابن سلول نے اسی بنا پر کہا کہ ان لوگوں سے مجھے قطع تعلق کرنے میں خطرہ ہے۔ اس لئے میں ایسا نہیں کرتا۔

اس پر یہ دوسری آیت نمبر۵۲ نازل ہوئی۔

(معارف ج ۳ ص ۱۷۰، ابن کثیر ج ۱ ص ۱۱۰ پ ۶ مظہری ج ۳ ص ۱۲ھ)

☆------☆------☆------☆------☆

آیت: "اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا" (الخ) (سورۃ المائدۃ آیت ۵۵ پ ۶)

ترجمہ "تمہارے دوست تو بس اللہ اور اس کا رسول اور اہل ایمان ہیں۔"

شان نزول:۔ علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ بعض روایات میں حضرت ابن عباس ﷺ کی طرف اس قول کی نسبت کی گئی ہے کہ اس آیت کا نزول حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت عبداللہ بن ابی بن سلول کے متعلق ہوا۔ جب حضرت عبادہ یہودی کی دوستی سے دستبردار ہو گئے اور فرمایا کہ میں اللہ اور اللہ کے رسول اور مسلمانوں کا دوست ہوں تو انہی کے متعلق یہ آیات یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا سے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (الخ) نازل ہوئیں اور اس سے مراد حضرت عبادہ ﷺ اور دوسرے صحابہ ہیں۔ (ابن کثیر ج ا ص ۱۱۳ پ ۶ مظہری ج ۳ ص ۵۳)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّ لَعِبًا" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۵۷ پ ۶)

ترجمہ "اے ایمان والو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنا رکھا ہے۔"

شان نزول:۔ حضرت ابن عباس ﷺ کا بیان ہے کہ رفاعہ زید بن تابوت اور

سوید بن حارث بظاہر مسلمان ہو گئے تھے مگر باطن میں کافر تھے اور مسلمان ان دونوں کو دوست سمجھنے لگے تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔(مظہری ج ۳ص ۱۴۴)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّلَعِبًا، ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ (الخ)"

(سورۃ المائدۃ آیت ۵۸ پ ۶)

ترجمہ: "اور جب تم پکارتے ہو نماز کے لئے تو وہ ٹھہراتے ہیں اس کو ہنسی اور کھیل۔ یہ اس واسطہ کہ وہ لوگ بے عقل ہیں۔"

شان نزول:۔ اہل کتاب کو اس پر فخر تھا کہ ہم دین الٰہی اور آسمانی کتاب کے پابند ہیں۔ اور اسی فخر و ناز نے ان کو حق قبول کرنے سے باز رکھا اور مسلمانوں کے ساتھ تمسخر اور مذاق کا معاملہ بھی یہی لوگ زیادہ کرتے تھے۔ اسی شرارت پسندی کا ایک واقعہ اس آیت میں بیان فرمایا۔ یعنی جب مسلمان نماز کیلئے اذان دیتے ہیں تو یہ لوگ انکا مذاق اڑاتے ہیں۔

اس کا واقعہ بحوالہ ابن ابی حاتم تفسیر مظہری میں یہ نقل کیا ہے کہ مدینہ میں

ایک نصرانی تھا جب وہ اذان میں یہ الفاظ سنتا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو کہتا احرق اللّٰہ الکاذب یعنی جھوٹے کو اللہ جلا دے (العیاذ باللہ)۔

آخر کار اس کا یہ کلمہ اس کے پورے خاندان کو جلانے کا سبب بن گیا۔

واقعہ یہ ہوا کہ ایک رات جب یہ سورہا تھا تو اس کا نوکر کسی ضرورت سے آگ لے کر گھر میں آیا۔ اس کی چنگاری اڑ کر کسی کپڑے میں گر گئی اور جب یہ سب سو گئے تو وہ چنگاری بھڑک اٹھی اور سب کے سب جل کر خاکستر ہو گئے۔

(معارف ج ۳ ص ۱۸۰ ابن کثیر ج ۱ ص ۱۱۴ پ ۶ مظہری ج ۳ ص ۵۲۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۵۹ پ ۶)

ترجمہ: "آپ کہدیں اے اہل کتاب کیا تم کو ہماری بس یہی بات بری لگتی ہے کہ ہم اللہ کو مانتے ہیں (اور اس کو جو کتاب ہمارے پاس آئی ہے اور اس سے پہلے جو کتابیں آئیں۔"

شان نزول: ایک روایت میں ہے کہ یہودیوں نے کہا کہ خدا کی قسم تم لوگوں سے زیادہ دین و دنیا میں کوئی کم نصیب اور تمہارے دین سے زیادہ برا دین ہمارے علم میں کبھی نہیں آیا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری ج ۳ ص ۵۲۹)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت : "وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ یَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ، غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَآءُ" (الخ)

(سورہ المائدہ آیت ۶۴ پ ۶)

ترجمہ : "اور یہود کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بند ہو گیا انہی کے ہاتھ بند ہو جائیں اور لعنت ہے ان کو اس کہنے پر۔ بلکہ اس (اللہ) کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔ خرچ کرتا ہے جس طرح چاہے۔"

شان نزول :۔ واقعہ یہ تھا کہ اللہ نے مدینہ کے یہودیوں کو مالدار اور صاحب وسعت بنایا تھا۔ مگر جب حضور رسول کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے اور آپ ﷺ کی دعوت ان کو پہنچی تو ان ظالموں نے اپنی قومی چودھراہٹ اور اپنی جاہلانہ رسوم سے حاصل ہونے والے نذرانوں کی خاطر اس دعوت حق سے روگردانی اختیار کی اور آپ ﷺ کی مخالفت کی تو اس کی سزا میں اللہ نے ان پر دنیا بھی تنگ کر دی۔ یہ تنگ دست ہو گئے۔ اس پر ان نالائقوں کی زبان سے ایسے کلمات نکلنے لگے کہ (معاذ اللہ) خدائی خزانے میں کمی آ گئی یا اللہ نے بخل اختیار کر لیا۔

اس کے جواب میں اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ ہاتھ تو انہی کہنے والوں

کے بند ھیں گے اور ان پر لعنت ہو گی جس کا اثر آخرت میں عذاب اور دنیا میں ذلت ورسوائی کی صورت میں ظاہر ہو گا۔

(معارف ج ۳ ص ۱۹۱ ابن کثیر ج ۱ ص ۷۱ پ ۶ مظہری ج ۳ ص ۲ ۵۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۶۷ پ ۶)

ترجمہ "اے رسول! آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف سے جو بھیجا گیا وہ پہنچا دو۔"

شان نزول :۔ ابو الشیخ نے حسن بصری کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا' اللہ نے اپنا پیغام دے کر مجھے مبعوث فرمایا۔ میں نے اپنے دل میں بڑی تنگی محسوس کی اور خیال کیا کہ لوگ ضرور میری تکذیب کریں گے۔ لیکن اللہ نے وعید آمیز حکم دیا کہ یا تو پیام پہنچا دو ورنہ میں تم کو عذاب دوں گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی اور اس کے بعد پھر رسول ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے رب میں کیا تدبیر کروں میں تنہا ہوں۔ یہ سب میرے خلاف جمع ہو جائیں گے۔ تو پھر اللہ نے اس آیت کا اگلا حصہ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ نازل فرمایا۔ (ابن کثیر ج ۱ ص ۲۰ ۱ پ ۶ مظہری ج ۳ ص ۷ ۵۴)

☆---------☆---------☆---------☆-----

آیت: "لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَھُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَھُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْآ اِنَّا نَصٰرٰی" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۸۲ پ ۶)

ترجمہ: "تو پائے گا سب لوگوں سے زیادہ دشمن مسلمانوں کا یہودیوں کو اور مشرکوں کو' اور تو پائے گا سب سے (زیادہ) نزدیک محبت میں مسلمانوں کے ان لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں۔"

شان نزول:۔ جب مسلمانان مکہ قریش مکہ کے مظالم سے تنگ آگئے' تو آپ ﷺ نے ان کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا مشورہ دیا اور فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ حبشہ کا بادشاہ نہ خود ظلم کرتا ہے اور نہ کسی کو کسی پر ظلم کرنے دیتا ہے۔ اس لئے مسلمان کچھ عرصہ کیلئے وہاں چلے جائیں۔ اس پر عمل کرتے ہوئے پہلے گیارہ مسلمان جن میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور ان کی زوجہ یعنی حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں۔ حبشہ ہجرت فرمائی۔ اس کے بعد ایک عظیم قافلہ حضرت جعفر بن ابی طالب کی سرکردگی میں جو عورتوں کے علاوہ بیاسی مردوں پر مشتمل تھا حبشہ پہنچ گیا۔ شاہ حبشہ اور وہاں کے باشندوں نے ان حضرات کا شریفانہ استقبال کیا اور یہ وہاں امن و عافیت کے ساتھ رہنے لگے۔

قریش مکہ کو جب یہ معلوم ہوا تو ان کو یہ بھی برداشت نہ ہوا تو انہوں نے شاہ حبشہ کے پاس بمع ہدایا و تحائف کے ایک وفد بھیجا اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کو حبشہ سے نکالنے کی درخواست کی۔ شاہ حبشہ نے تحقیقات کرائیں اور حضرت جعفر ﷺ اور ان کے رفقاء سے اسلام اور پیغمبر اسلام کے حالات معلوم کئے تو تمام حالات اور اسلام کو انجیل اور حضرت عیسیٰ ﷺ کی پیشین گوئی کے عین مطابق پایا۔ شاہ حبشہ نے اس سے متاثر ہو کر قریشی ہدیئے اور تحفے واپس کر دیئے اور ان کو صاف جواب دیدیا کہ میں ایسے لوگوں کو اپنے ملک سے نکالنے کا کبھی حکم نہیں دے سکتا۔

صحابہ کرام ﷺ کے وہاں قیام نے حبشہ کے عوام و حکام کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ اور اسلام کی سچی محبت و عظمت پیدا کر دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب آپ ﷺ نے مدینہ ہجرت فرمائی اور وہاں مطمئن ہوئے تو ان مہاجرین حبشہ نے بھی مدینہ کی ہجرت کا ارادہ کیا تو شاہ حبشہ نے ان حضرات کے ساتھ اپنے مذہب نصرانیت کے بڑے بڑے علماء و مشائخ کا ایک وفد آپ ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا جو کہ ستر آدمیوں پر مشتمل تھا۔ جس میں باسٹھ حبشہ کے اور آٹھ ملک شام کے علماء تھے۔ یہ وفد آپ ﷺ کی خدمت میں درویشانہ اور راہبانہ لباس میں ملبوس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ان کو سورہ یٰسین پڑھ کر سنائی۔ یہ لوگ سنتے جاتے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ سب نے یہ کہا کہ یہ کلام اس کلام کے کتنے مشابہ ہے۔ جو حضرت عیسیٰ ﷺ پر نازل ہوا تھا اور یہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

ان کی واپسی کے بعد شاہ حبشہ نجاشی نے بھی اسلام کا اعلان کر دیا اور ایک خط آپ کی خدمت میں اپنے صاحبزادہ کو ایک دوسرے قافلے کا قائد بنا کر بھیجا مگر سوء اتفاق سے یہ کشتی دریا میں غرق ہو گئی۔ الغرض شاہ حبشہ اور حکام و عوام نے اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ نہ صرف شریفانہ اور عادلانہ سلوک کیا بلکہ خود بھی اسلام قبول کر لیا۔ جمہور مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ آیت مذکورہ اور اس کے بعد

والی آیت انہی حضرات کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔

(معارف ج ۳ ص ۲۱۰ ابن کثیر ج ا ص ۲ ۱ پ ۶ مظہری ج ۲ ص ۵۵۰)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۸۷ پ ۷)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ نے جو چیزیں حلال کی ہیں تمہارے لئے ان میں سے پسندیدہ اشیاء کو حرام نہ بناؤ۔"

شان نزول: — ترمذی وغیرہ نے حضرت ابن عباس ؓ کا بیان نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے خدمت گرامی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جب گوشت کھا لیتا ہوں تو میری مردانہ خواہش میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے اس لئے میں نے گوشت کو حرام کر لیا ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی — (ابن کثیر ج ۲ ص ۸۴ پ، مظہری ج ۳ ص ۱۹)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۸۹ پ ۷)

ترجمہ: "اللہ تم سے مواخذہ نہیں کرتا تمہاری لغو قسموں پر۔"

شان نزول :۔ علامہ بغوی نے حضرت ابن عباس ﷺ کی روایت سے لکھا ہے کہ جب آیت "لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ" نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم ان قسموں کا کیا کریں جو حلال چیزوں کے بارے میں کھا چکے ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی ۔ (مظہری ج ۲ص ۲۲)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : (۱) "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ" (الخ)

(۲) اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۹۰-۹۱ پ ۷)

ترجمہ : اے ایمان والو! شراب' جوا' بت اور قرعہ اندازی کے تیر یہ سب گندگی اور شیطانی کام ہیں۔ سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم کو فلاح ہو۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تم میں عداوت اور بغض پیدا کر دے اور اللہ کی یاد اور نماز سے تم کو باز رکھے۔ سو اب بھی

باز آجاؤ۔"

شانِ نزول:۔ ان آیات کا نزول ایسے واقعات کے بارہ میں ہوا کہ شراب کے نشہ میں ایسی حرکات صادر ہوئیں جو باہمی غیظ و غضب اور پھر جنگ وجدل کا سبب بن گئیں۔ اور یہ کوئی اتفاقی امر نہیں بلکہ شراب کے نشہ میں جب آدمی عقل کھو بیٹھتا ہے تو اس سے ایسی حرکات کا صدور تقریباً لازمی ہوتا ہے۔ اسی طرح جوئے کا معاملہ ہے۔ ہارنے والا اگرچہ اپنی ہار مان کر اس وقت نقصان اٹھالیتا ہے مگر اپنے حریف پر غیظ و غضب اور بغض و عداوت اس کے لازمی اثرات میں سے ہے۔

حضرت قتادہؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بعض عرب کی عادت تھی کہ جوئے میں اپنے اہل وعیال اور مال و سامان سب کو ہرا کر انتہائی رنج و غم کی زندگی گزارتے تھے۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۹۳، معارف ج ۳ ص ۲۲۸)

اور یہ خمر و میسر اور بت پرستی کفر کے قریب قریب اس لئے ہیں کہ نماز جو کہ ایمان و اسلام کے اعظم شعائر میں سے ہے اس کے لئے مانع ہیں۔ اور جب ایمان سے بعد ہوا تو کفر سے قرب لازمی طور پر ہوا۔ (بیان معارف ج ۳ ص ۵۸)

ترمذی نے لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے دعا کی کہ اے اللہ شراب کیلئے ہمارے لئے کوئی تسکین بخش حکم نازل فرما۔ اس پر سورہ البقرۃ کی آیت يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ (الخ) نازل ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے پھر اللہ سے دعا کی کہ شراب کے بارے میں کوئی تسلی بخش حکم نازل فرما۔ تو اللہ نے سورہ النساء کی آیت لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ نازل کی۔ آپؓ نے پھر دعا کی کہ ہمارے لئے کوئی بیان شافی نازل فرما تو اللہ نے سورہ مائدہ کی آیت اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ، مُنْتَهُوْنَ تک نازل فرمائی۔ تو پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ہم باز آئے ہم باز آئے (یعنی شراب و قمار

سے باز آئے)۔۱۲ (حاشیہ مظہری ج ۳ ص ۱۰۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۹۳ پ ۷)

ترجمہ: "جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے تو جو (شراب انہوں نے پی لی اور جو جوئے کا مال) کھائیا اس کا کوئی گناہ ان پر نہیں ہے۔"

شان نزول: جب شراب کی مکمل حرمت کے بارے میں آیت نازل ہوگئی اور صحابہؓ باز آگئے تو بعض صحابہؓ نے کہا کہ کچھ لوگ شراب پیا کرتے تھے اور جوئے کی کمائی کھایا کرتے تھے پھر وہ اللہ کی راہ میں مارے گئے یا اپنے بستر پر مرگئے تو ان کا کیا ہوگا؟ اللہ نے تو شراب اور جوئے کو گندگی اور عمل شیطان قرار دیا ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۰ پ ۷ مظہری ج ۳ ص ۲۰۵)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ" (الخ) (سورۃ المائدۃ آیت ۹۴ پ ۷)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ تمہاری ضرور شکار کے ذریعہ

آزمائش کرے گا۔"

شان نزول :۔ ماہ ذیقعدہ ۶ھ میں حدیبیہ کے سال مسلمان عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھے اور حضور ﷺ کے ہمرکاب مقام حدیبیہ کیطرف جار ہے تھے۔

اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۵۱ پ ۷ ، مظہری ج ۴ ص ۲۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۹۵ ـ ۷)

ترجمہ : "اے ایمان والو! بحالت احرام شکار کو نہ مارو۔"

شان نزول :۔ بغوی نے لکھا ہے کہ مذکورہ آیت سے قبل والی آیت کے نزول کے بعد ایک شخص نے جس کو ابو الیسر کہا جاتا تھا (احرام کی حالت میں ایک جانور پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۵۱ پ ۷ ، مظہری ج ۴ ص ۷۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِیْثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۱۰۰ پ ۷)

ترجمہ: "تو کہدے کہ برابر نہیں ناپاک اور پاک (مال) اگرچہ تجھ کو بھلی لگے ناپاک کی کثرت سو ڈرتے رہو اللہ سے اے عقلمند تاکہ تمہاری نجات ہو۔"

شان نزول :۔ اس آیت کے شان نزول سے متعلق بعض روایات میں ہے کہ جب اسلام میں شراب کو حرام اور اس کی خرید و فروخت کو بھی ممنوع قرار دیدیا گیا تو ایک شخص نے جس کا کاروبار شراب فروشی کا تھا اور اس کے ذریعہ اس نے کچھ مال جمع کر رکھا تھا آپ ﷺ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ یہ مال جو شراب کی تجارت سے میرے پاس جمع ہے اگر میں اس کو کسی نیک کام میں خرچ کروں تو کیا وہ میرے لئے مفید ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اس کو حج یا جہاد وغیرہ میں خرچ کرو تو وہ اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی قیمت نہیں رکھے گا۔ اللہ پاک حلال چیز کے علاوہ کسی چیز کو قبول نہیں کرتے۔

(معارف ج ۳ ص ۲۲۲ ابن کثیر ج ۲ ص ۱۰۴ پ ۷ مظہری ج ۳ ص ۱۰۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۱۰۱-۱۰۲ پ ۷)

ترجمہ: "اے ایمان والو! مت پوچھو ایسی باتیں کہ اگر تم پر کھولی

جائیں تو تم کو بری لگیں ۔"

شان نزول :۔ ان آیات کا شان نزول مسلم کی روایات کے مطابق یہ ہے کہ جب حج کی فرضیت نازل ہوئی تو ایک صحابی حضرت اقرع بن حابس ﷜ نے سوال کیا کہ کیا ہر سال ہمارے ذمہ حج فرض ہے؟ آپ ﷺ نے سکوت اختیار فرمایا۔ انہوں نے پھر یہی سوال کیا۔ آپ ﷺ نے پھر جواب نہ دیا۔ ان صحابی نے آپ ﷺ سے پھر سوال کیا تو آپ ﷺ نے عتاب کے ساتھ تنبیہہ فرمائی کہ اگر میں جواب میں یہ کہہ دیتا کہ ہاں ہر سال حج فرض ہے تو ایسا ہی ہوتا اور پھر تم اس کو پورا نہ کر سکتے۔ پھر فرمایا کہ جن چیزوں کے بارے میں کوئی حکم نہ دوں ان کو اسی طرح رہنے دو۔

ان میں کھود کرید کر کے سوالات نہ کرو۔ تم سے پہلے بعض امتیں اسی کثرت سوال سے ہلاک ہو چکی ہیں۔ (معارف ج ۳ ص ۵۲۲ ابن کثیر ۲ ص ۵۰ پ ۷، مظہری ج ۳ ص ۲۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۱۰۴ پ ۷)

ترجمہ : "اے ایمان والو! تم پر لازم ہے اپنی جان کا فکر تمہارا کچھ نہیں بگاڑتا جو کوئی گمراہ ہوا، جب کہ تم ہوئے راہ پر۔"

شان نزول :۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس آیت کا نزول اس وقت ہوا

تھا جب مسلمان کافروں کی حالت پر افسوس کرتے اور ان کے مسلمان ہو جانے کی تمنا کرتے تھے۔ (طبری ج ۷ ص ۸۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَھَادَۃُ بَیْنِکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ حِیْنَ الْوَصِیَّۃِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ اَوْ اٰخَرَانِ مِنْ غَیْرِکُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْکُمْ مُّصِیْبَۃُ الْمَوْتِ" (الخ)

(سورۃ المائدۃ آیت ۱۰۶ تا ۱۰۸ پ ۷)

ترجمہ: "اے ایمان والو! گواہ تمہارے درمیان جب پہنچے تم میں سے کسی کو موت وصیت کے وقت دو شخص معتبر ہونے چاہئیں تم میں سے، یا دو شاہد اور ہوں تمہارے سوا اگر تم نے سفر کیا ہو ملک میں پھر پہنچے تم کو موت کی مصیبت۔"

شان نزول:۔ آیات مذکورہ کے نزول کا واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص "بدیل) نامی جو مسلمان تھا۔ دو شخصوں تمیم وعدی کے ساتھ جو اس وقت نصرانی تھے بغرض تجارت ملک شام کی طرف گیا۔ شام پہنچ کر بدیل" بیمار ہو گیا۔ اس نے اپنے مال کی فہرست لکھ کر اسباب میں رکھدی اور اپنے دونوں ساتھیوں کو اطلاع نہ کی۔ جب مرض زیادہ بڑھ گیا تو اس نے ان دونوں نصرانی رفقاء کو یہ وصیت کی کہ

کل سامان میرے وارثوں کو پہنچا دینا۔ انہوں نے تمام سامان لاکر اس کے وارثوں کے حوالے کر دیا۔ مگر ان نصرانیوں نے چاندی کا ایک پیالہ جس پر سونے کا ملمع یا نقش و نگار تھے اس میں سے نکال لیا۔

وارثوں کو اسباب میں سے فہرست دستیاب ہوئی۔ انہوں نے وصیوں سے پوچھا کہ میت نے کچھ مال فروخت کیا تھا یا کچھ زیادہ بیمار رہا ہو اور علاج معالجہ وغیرہ میں خرچ ہوا ہو؟ ان دونوں نے اس کا جواب نفی میں دیا۔

آخر معاملہ نبی کریم ﷺ کی عدالت میں پیش ہوا۔ چونکہ وارثوں کے پاس گواہ نہ تھے اس لئے ان دونوں نصرانیوں سے قسم لی گئی کہ ہم نے میت کے مال میں کسی طرح کی خیانت نہیں کی نہ کوئی چیز اس کی چھپائی ہے۔ آخر فیصلہ قسم پر ان نصرانیوں کے حق میں کر دیا گیا۔ کچھ مدت بعد ظاہر ہوا کہ وہ پیالہ ان دونوں نے مکہ میں کسی زرگر کے پاس فروخت کیا ہے۔ تحقیق کے بعد جب سوال کیا گیا تو کہنے لگے کہ ہم نے میت سے خرید لیا تھا۔ چونکہ خریداری کے گواہ نہ تھے۔ اس لئے پہلے ہم نے اس کا ذکر نہیں کیا کہ مبادا ہماری تکذیب کر دی جائے۔

میت کے وارثوں نے پھر آپ ﷺ سے رجوع کیا۔ اب پہلی صورت کے برعکس اوصیاء خریداری کے مدعی اور وارث منکر تھے۔ شہادت موجود نہ ہونے کی وجہ سے وارثوں میں سے دو شخصوں نے جو میت سے قریب تر تھے قسم کھائی کہ پیالہ میت کی ملک میں تھا اور یہ دونوں نصرانی اپنی قسم میں جھوٹے ہیں۔ چنانچہ جس قیمت پر انہوں نے فروخت کیا تھا (ایک ہزار درہم) وہ وارثوں کو دلائی گئی۔

اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

(معارف ج ۳ ص ۲۹۰ ابن کثیر ج ۲ ص ۲ ۳پ ، مظہری ج ۳ ص ۱۸۱)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

سورۃ الانعام

آیت: "وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۷ پ ۷)

ترجمہ: "اور اگر اتاریں ہم تجھ پر لکھا ہوا کاغذ میں پھر چھولیں وہ اس کو اپنے ہاتھوں سے البتہ کہیں گے وہ کافر یہ نہیں ہے مگر صریح جادو۔"

شان نزول: - یہ آیت ایک خاص واقعہ میں نازل ہوئی وہ یہ ہے کہ عبداللہ بن ابی امیہ نے آپ سے ایک معاندانہ مطالبہ پیش کیا اور کہا کہ میں تو آپ ﷺ پر اس وقت تک ایمان نہیں لاسکتا جب تک کہ میں یہ نہ دیکھ لوں کہ آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور وہاں سے ہمارے سامنے ایک کتاب لے کر آئیں جس میں میرا نام لیکر یہ ہو کہ میں آپ کی تصدیق کروں ۔ اور یہ سب کچھ کہہ کر یہ بھی کہدیا کہ اگر آپ یہ سب کچھ کر بھی لیں تو میں جب بھی مسلمان ہوتا نظر نہیں آتا ۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ پھر یہی صاحب مسلمان ہوئے اور ایسے ہوئے کہ اسلام کے غازی بنکر غزوہ طائف میں شہید ہوئے۔

اس آیت میں آپ کو تسلی دینے کے لئے یہ ارشاد فرمایا گیا کہ ان کے یہ مطالبات کسی غرض یا مقصد یا ان پر عمل کرنے کیلئے نہیں۔ انکا حال تو یہ ہے کہ اگر ان

کے یہ مطالبات پورے ہو جائیں اور اس سے زیادہ واضح آپ ﷺ کی سچائی کی صورتیں آجائیں۔ پھر بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور اگر ان کی فرمائش کے مطابق کاغذ بھی آسمان سے اتاریں اور وہ دیکھ لیں اور چھولیں تب بھی وہ یہی کہیں گے کہ یہ تو ایک نظر بندی اور صریح جادو ہے۔ (معارف ج ۳ ص ۲۸۶ مظہری ج ۳ ص ۱۱۱)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۰ پ ۷)

ترجمہ: "اور بیشک آپ سے پہلے پیغمبروں سے بھی استہزا کیا گیا ہے۔"

شان نزول: کافر حضور ﷺ سے استہزا کرتے تھے اور آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے تھے جس سے آپ ﷺ کو دکھ پہنچتا تھا۔

تو اس پر اللہ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۳ ص ۱۱۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۳ پ ۷)

ترجمہ: "اور اسی کا ہے سب کچھ جو رات اور دن میں رہتے

ہیں۔"

شان نزول :- حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ کفار مکہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ ﷺ اس جدید دین کی طرف دعوت اس لئے دے رہے ہیں کہ آپ ﷺ (العیاذ باللہ) ضرورت مند ہیں۔ تو ہم اپنے اموال میں آپ ﷺ کے لئے حصہ مقرر کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے آپ ﷺ کی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ اور آپ ﷺ س دین جدید سے (معاذ اللہ) رجوع کر لیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (واحدی ص ۱۵۹)

☆--------☆--------☆--------☆

آیت : "قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۴ پ ۷)

ترجمہ "آپ کہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے اسلام قبول کروں۔"

شان نزول :- کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کو باپ دادا کا دین اختیار کرنے کی ترغیب دی تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۴ ص ۱۱۷)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت :

"قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۹ پ ۷)

ترجمہ: "آپ پوچھیں کہ سب سے بڑا گواہ کون ہے آپ کہدیں کہ اللہ گواہ ہے میرے اور تمہارے درمیان۔"

شان نزول:۔ اس آیت کا ایک خاص واقعہ نزول عامہ مفسرین نے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ اہل مکہ کا ایک وفد نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ جو رسول ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اس پر آپ کا گواہ کون ہے؟ کیونکہ ہمیں کوئی آدمی ایسا نہیں ملا جو آپ کی تصدیق کرتا ہو۔ حالانکہ ہم نے یہود و نصاریٰ سے اس کی تحقیق میں پوری کوشش کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اللہ کی گواہی سے مراد وہ معجزات اور آیات و بینات ہیں جو اللہ نے آپ ﷺ کے رسول برحق ہونے کے متعلق نازل فرمائیں۔

(معارف ج ۳ ص ۲۹۵ مظہری ج ۴ ص ۱۲۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَمِنْهُمْ مَنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۲۵ پ ۷)

ترجمہ: "اور ان میں سے بعض لوگ آپ ﷺ کی طرف کان لگاتے

ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر اس کے سمجھنے سے حجاب ڈال رکھے ہیں۔"

شانِ نزول:۔ کلبی نے بیان کیا ہے کہ ایک بار ابو سفیان بن حرب، ابو جہل بن ہشام ولید بن مغیرہ، نضر بن حارث، عتبہ بن ربیعہ وغیرہ جمع ہو کر حضور ﷺ سے قرآن سننے لگے۔ ساتھیوں نے نضر سے کہا کہ ابو قتیلہ محمد کیا کر رہا ہے۔ نضر نے کہا مجھے تو معلوم نہیں کیا کر رہا ہے۔ زبان ہلا رہا ہے اور پرانے لوگوں کی داستانیں اسی طرح کہہ رہا ہے جس طرح گزشتہ اقوام کے قصے میں تم سے بیان کرتا ہوں۔ ابو سفیان بولا کہ میرے خیال میں تو بعض باتیں سچ کہتا ہے۔ ابو جہل نے کہا ہرگز نہیں تم ایسا اقرار نہ کرو۔ بعض روایات میں ہے کہ ابو جہل نے کہا کہ اس سے تو ہمارے لئے موت آسان ہے۔

تو اس پر اللہ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ (مظہری ج ۴ ص ۱۲۶)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت: "وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۲۶ پ ۷)

ترجمہ: "اور یہ لوگ قرآن سے دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی دور رہتے ہیں۔"

شانِ نزول:۔ محمد ابن حنفیہ اور قتادہ ان دونوں کے نزدیک اس آیت کا نزول مکہ کے کافروں کے حق میں ہوا تھا جو حضور ﷺ کے اتباع اور قرآن سے خود بھی

دور رہتے اور دوسروں کو بھی روکتے تھے۔ لیکن حضرت ابن عباس ﷺ کے قول کے مطابق اس آیت کا نزول حضرت ابو طالب کے حق میں ہوا ہے جو مشرکین کو تو حضور ﷺ کو تکلیف دینے سے روکتے تھے لیکن خود قرآن و دین کو نہیں ملنتے تھے اور خود اس سے دور رہتے تھے۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۵۲ پ ۷، مظہری ج ۴ ص ۱۲۸)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت: "قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِیْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۳۳ پ ۷)

ترجمہ: "ہم کو معلوم ہے کہ تم کو غم میں ڈالتی ہیں ان کی باتیں سو وہ تجھ کو نہیں جھٹلاتے لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔"

شان نزول:۔ آیت مذکورہ میں جو یہ فرمایا کہ یہ کفار درحقیقت آپ کی تکذیب نہیں کرتے بلکہ یہ اللہ کی آیات کی تکذیب کرتے ہیں۔ اس کا واقعہ تفسیر مظہری میں بروایت سدی یہ نقل کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ کفار قریش کے دو سردار اخنس بن شریف اور ابو جہل کی ملاقات ہوئی تو اخنس نے ابو جہل سے پوچھا کہ اے ابوالحکم (عرب میں ابو جہل ابوالحکم کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اسلام میں اس کے کفر و عناد کے سبب ابو جہل کا لقب دیا گیا) یہ تنہائی کا موقع ہے۔ میرا اور تمہارا کلام

کوئی تیسرا نہیں سن رہا ہے۔ مجھے محمد بن عبداللہ (ﷺ) کے متعلق اپنا صحیح صحیح خیال بتاؤ۔ کہ تم ان کو سچا سمجھتے ہو یا جھوٹا۔ ابوجہل نے قسم کھا کر کہا کہ بلاشبہ محمد سچے ہیں انہوں نے عمر بھر میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ لیکن بات یہ ہے کہ قبیلہ قریش کی ایک شاخ بنو قصی میں ساری خوبیاں اور کمالات جمع ہو جائیں اور باقی قریش خالی رہ جائے اس کو ہم کیسے برداشت کریں۔ جھنڈا بنی قصی کے ہاتھ میں' حرم میں حجاج کو پانی پلانا ان کے ہاتھ میں بیت اللہ کی دربانی اور اس کی کنجی ان کے ہاتھ میں ہے۔ اب اگر نبوت بھی ان میں تسلیم کر لیں تو باقی قریش کے پاس کیا رہ جائے گا۔

ایک دوسری روایت ناجیہ ابن کعب سے منقول ہے کہ ابوجہل نے ایک مرتبہ خود آپ ﷺ سے کہا کہ ہمیں آپ پر جھوٹ کا کوئی گمان نہیں اور نہ ہم آپ کی تکذیب کرتے ہیں۔ ہاں ہم اس کتاب یا دین کی تکذیب کرتے ہیں جس کو آپ لائے ہیں۔ (معارف ج ۳ ص ۲۱۵ ابن کثیر ج ۲ ص ۵۵ پ، مظہری ج ۲ ص ۱۳۲)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت: "وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْسُلَّمًا فِي السَّمَآءِ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۳۵ پ ۷)

ترجمہ: "اور اگر تجھ پر گراں ہے ان کا منہ پھیرنا' پس اگر تجھ سے ہو سکے تو ڈھونڈ لے کوئی سرنگ زمین میں یا کوئی سیڑھی آسمان میں۔"

شان نزول :۔ حضور ﷺ کو قوم کے مسلمان ہونے کی رغبت، حرص کی حد تک ہو چکی تھی۔ ایمان سے روگردانی آپ ﷺ کو بہت کھلتی تھی۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ جب وہ آپ سے کوئی معجزہ طلب کرتے تو آپ تہہ دل سے خواستگار ہوتے کہ اللہ یہ معجزہ آپ کے ہاتھ پر نمودار کر دے تاکہ لوگ ایمان لے آئیں۔

اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۳ ص ۱۲۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۵۰ پ ۷)

ترجمہ : "آپ کہدو کہ میں نہیں کہتا تم سے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں اسی پر چلتا ہوں جو میرے پاس اللہ کا حکم آتا ہے۔"

شان نزول :۔ کفار مکہ نے حضور ﷺ سے مختلف اوقات میں تین مطالبات پیش کئے تھے۔

(۱) اگر آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں تو بذریعہ معجزہ تمام دنیا کے خزانے

ہمارے لئے جمع کر دیں۔

(۲) اگر آپ واقعی سچے رسول ہیں تو ہمارے مستقبل میں پیش آنے والے تمام مفید یا مضر حالات وواقعات بتادیں تاکہ ہم مفید چیزوں کے حاصل کرنے اور مضر صورتوں سے بچنے کے لئے پہلے ہی انتظام کرلیا کریں۔

(۳) یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ ہماری ہی قوم میں سے ایک آدمی جو ہماری طرح ماں باپ سے پیدا ہوا اور تمام بشری صفات سے متصف ہے اور وہ اللہ کا رسول بن جائے۔کوئی فرشتہ ہوتا جس کی تخلیق اور اوصاف ہم سب سے ممتاز ہوتے تو ہم اس کو خدا کا رسول اور اپنا پیشوا مان لیتے۔

ان تینوں سوالات کے جواب میں ارشاد باری آیت مذکورہ میں ہوا۔

(معارف ج ۳ ص ۲۶۳ مظہری ج ۳ ص ۱۴۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۵۲ پ ۷)

ترجمہ: "اور مت دور کر ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح وشام چاہتے ہیں اس کی رضا"

شان نزول :- ابن کثیرؒ نے امام ابن جریرؒ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ کفار قریش کے چند سردار عتبہ، شیبہ ابن ربیعہ، مطعم بن عدی اور حارث بن نوفل

وغیرہ آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کے پاس آئے اور کہا کہ آپ ﷺ کے بھتیجے کی بات سننے اور ماننے سے ہمارے لئے ایک رکاوٹ یہ بھی ہے کہ ان کے گرد گرد وہ لوگ رہتے ہیں جو ہمارے غلام تھے ہم نے ان کو آزاد کیا۔یا وہ لوگ ہیں جو ہمارے رحم و کرم پر زندگی گزارتے تھے۔ہم ان حقیر لوگوں کے ہوتے ہوئے اس مجلس میں شریک نہیں ہوسکتے۔آپ ان سے کہدیں کہ ہمارے آنے کے وقت ان کو وہاں سے ہٹا دیا کریں تو ہم ان کی بات سنیں اور غور کریں۔

ابو طالب نے آپ ﷺ سے ان کی یہ بات نقل کی تو فاروق اعظم ؓ نے یہ رائے دی کہ اس میں کیا حرج ہے۔کچھ دنوں کے لئے آپ یہ بھی کرکے دیکھ لیں۔یہ لوگ تو اپنے بے تکلف محبین ہیں۔ان لوگوں کے آنے کے وقت یہ مجلس سے ہٹ جایا کریں گے۔

اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی جس میں آپ کو ایسا کرنے سے سختی سے منع کر دیا گیا۔نزول آیت کے بعد حضرت فاروق اعظم ؓ نے معذرت کی اور کہا کہ میری رائے غلط تھی۔اور یہ غریب لوگ جن کے بارے میں یہ گفتگو ہوئی اس وقت حضرت بلال حبشی ؓ، صہیب رومی ؓ، عمار بن یاسر ؓ، سالم مولی ابی حذیفہؓ، صبیح مولی اسید، عبداللہ ابن مسعود، مقداد بن عمرو ؓ، مسعود بن القاری، ذوالشمالین رضی اللہ عنہم وغیرہ حضرات صحابہ کرامؓ تھے۔جن کی عزت و شرافت کا پروانہ آسمان سے نازل ہوا۔(معارف ج ۳ ص ۳۴۲ ابن کثیر ج ۲ ص ۱۴ پ ۷، عنصری ج ۲ ص ۱۰۵)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت: "وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۵۴ پ ۷)

ترجمہ "اور جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ ان سے کہیں کہ تم پر سلامتی ہو۔"

شان نزول :۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب کچھ کافر سردار ابو طالب کے پاس گئے تھے اور کہا کہ آپ محمد ﷺ سے کہدیں کہ اپنے پاس سے غلاموں کو نکال دو تو ہم تمہارے پاس آئیں اور ممکن ہے کہ اسلام بھی قبول کرلیں۔ اور پھر اسی پر حضرت عمر بن خطاب ؓ نے بھی مشورہ دیا کہ اے اللہ کے رسول! اس میں کیا حرج ہے۔ تو اس پر آیت مذکورہ سے قبل والی آیت اد '۲ د نازل کی گئی تھی۔ حضرت عمر ؓ نے آپ ﷺ سے سابق مشورہ پر معذرت چاہی تو اللہ نے آیت مذکورہ نازل فرمائی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۴ پ ۷، سنظری ج ۳ ص ۱۵۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّیْ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۵۷ پ ۷)

ترجمہ "آپ کہدیں کہ میرے پاس تو ایک دلیل ہے میرے رب کی طرف سے" (الخ)

شان نزول :۔ امام کلبی نے بیان کیا ہے کہ نضر بن حارث اور سرداران قریش نبی کریم ﷺ سے بطور استہزا کہتے تھے کہ جس عذاب سے تم ہمیں ڈراتے ہو وہ لے آؤ۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (واحدی ص ۱۶۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۶۵ پ ۷)

ترجمہ : "آپ کہدیں کہ اللہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب بھیج دے۔"

شان نزول :۔ حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت ہے کہ جب اس آیت مذکورہ کا پہلا حصہ مِنْ فَوْقِکُمْ تک نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اَعُوْذُ بِوَجْھِكَ الْکَرِیْمِ" اور جب اس سے آگے یُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ (پہلے عذاب سے) آسان اور سہل ہے۔

(بخاری و مظہری ج ۴ ص ۱۶۱)

اور ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم کا بیان نقل کیا ہے کہ جب مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے صحابہ ؓ سے فرمایا کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا اور باہم ایک دوسرے کی گردن نہ مارنا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے جواب میں عرض کیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تو اس پر اللہ نے اس کے بعد والی آیت اُنْظُرْ کَیْفَ نُصَرِّفُ نازل فرمائی۔ ۱۲ (ابن کثیر ج ۲ ص ۲ پ ۷ مظہری ج ۴ ص ۱۶۲)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت : "وَمَا عَلَی الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۶۹ پ ۷)

ترجمہ :۔ "اور جو لوگ احتیاط رکھتے ہیں ان پر ان کی باز پرس کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔"

شان نزول :۔ علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ روایت میں آیا ہے کہ حضرت ابن عباس ﷺ نے فرمایا کہ جب آیت مذکورہ سے قبل والی آیت ۶۸ "وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ" (الخ) نازل ہوئی تو مسلمانوں نے کہا کہ ہم کعبہ میں کس طرح بیٹھیں اور کیونکہ طواف کریں، مشرک تو وہاں ہمیشہ ہی آیات میں عیب جوئی کرتے رہتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ مسلمانوں نے کہا کہ اگر ہم ان کو یوں ہی چھوڑ دیں اور عیب جوئی سے منع نہ کریں تو ہم کو گناہ کا اندیشہ ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری ج ۴ ص ۱۹۳)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۹۱ پ ۷)

ترجمہ :۔ "اور انہوں نے اللہ کا ایسا اندازہ نہیں کیا جیسا کہ کرنا چاہئے تھا جب انہوں نے کہا کہ اللہ نے کچھ نہیں اتارا"

شان نزول :۔ ابن جریر نے بطریق حضرت ابو طلحہ ﷺ حضرت ابن عباس ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ یہودیوں نے کہا کہ اے محمد (ﷺ) کیا اللہ نے آپ پر کوئی کتاب نازل کی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں، بولے اللہ کی قسم اللہ نے آسمان سے کوئی کتاب نہیں اتاری۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

(ابن کثیر ج ۳پ ۷، مظہری ج ۴ ص ۱۸۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوْقَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ" (الخ) (سورۃ الانعام آیت ۹۳پ ۷)

ترجمہ: "اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ تہمت تراشی کرتا ہے یا کہتا ہے کہ میرے پاس وحی آتی ہے۔ (حالانکہ اس کے پاس بالکل وحی نہیں آتی)۔"

شان نزول: علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ بقول قتادہ اس آیت کا نزول (نبوت کا جھوٹا دعویدار) مسلیمہ کذاب کے بارہ میں ہوا۔ یہ شخص کاہن تھا اور کاہنوں کی طرح کچھ مسجع فقرے بولتا تھا اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور کہتا تھا کہ میرے پاس وحی آتی ہے۔

اللہ نے اس کی تکذیب میں یہ آیت نازل کی۔ (مظہری ج ۴ ص ۱۹۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی کَمَا خَلَقْنٰکُمْ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۹۴پ ۷)

ترجمہ: "تم اکیلے ہمارے پاس آگئے جیسے پہلی مرتبہ ہم نے تم کو پیدا کیا تھا۔"

شان نزول: ابن جریر وغیرہ نے عکرمہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ نضر بن

حارث نے کہا تھا کہ لات اور عزیٰ (یہ دونوں کفار کے بڑے بت تھے) اللہ کے سامنے ہماری سفارش کریں گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (طبری ج ۹ ص ۱۸۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۰۱ پ ۷)

ترجمہ: "اور ان لوگوں نے شیاطین کو اللہ کا شریک قرار دے رکھا ہے۔" (الخ)

شان نزول: امام کلبی نے فرمایا کہ زنادقہ (زندیق) کہنے لگے کہ (العیاذ باللہ) اللہ تعالیٰ اور ابلیس باہم بھائی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسانوں اور حیوانوں کا خالق ہے' اور ابلیس' سانپ بچھو اور درندوں کا خالق ہے (کہ خالق ہونے میں دونوں شریک ہیں)

اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید و تکذیب میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

(واحدی ص ۱۶۵)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۰۸ پ ۷)

ترجمہ: "اور تم لوگ برا نہ کہو ان کو جن کی یہ پرستش کرتے ہیں اللہ

کے سوا پس وہ برا کہنے لگیں گے اللہ کو بے ادبی سے بغیر علم کے" (الخ) ۔

شان نزول :۔ اس آیت کا شان نزول ابن جریر کی روایت کے مطابق یہ ہے کہ آپ ﷺ کے چچا ابو طالب جب بیمار ہوئے اور قریب المرگ ہوگئے تو قریش کے بڑے بڑے سردار جو آپ ﷺ کو ہمہ وقت ایذا رسانی میں لگے ہوئے تھے ان کو یہ خیال ہوا کہ اگر یہ ابو طالب کی وفات ہوگئی تو ہمارے لئے وفات ابو طالب کے بعد (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کو قتل کرنے سے ہماری عزت اور شرافت پر حرف آئے گا اور لوگ یہ کہیں گے کہ ابو طالب کے سامنے تو کچھ نہ کرسکے ان کے بعد حضور ﷺ کو اکیلا پا کر قتل کر دیا۔ لہٰذا اس کا فیصلہ ابو طالب کے سامنے ہو جائے۔

چنانچہ قریشی سرداروں نے یہ مشورہ کر کے ابو طالب کے پاس جانے کیلئے ایک وفد مرتب کیا جس میں ابو سفیان 'ابو جہل' عمرو بن العاص وغیرہ قریشی سردار شامل تھے۔ یہ وفد ابو طالب کے پاس ملاقات کیلئے پہنچ گیا۔

وفد نے ابو طالب سے کہا کہ آپ ہمارے بڑے اور سردار ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ یہ آپ کے بھتیجے محمد (ﷺ) نے ہمیں اور ہمارے معبودوں کو سخت تکلیفیں پہنچا رکھی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ان کو سمجھا دیں کہ وہ ہمارے معبودوں کو برا نہ کہیں تو ہم ان سے اس پر صلح کرلیں گے کہ وہ اپنے دین پر جس طرح چاہیں عمل کریں جس کو چاہیں معبود بنائیں۔ ہم ان کو کچھ نہ کہیں گے۔

ابو طالب نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ یہ آپ ﷺ کی برادری کے سردار آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس وفد سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہماری خواہش یہ ہے کہ آپ ہمیں اور ہمارے معبودوں کو چھوڑ دیں اور برا بھلا نہ کہیں اور ہم آپ کے معبود اور آپ کو چھوڑ دیں

گے اس طرح باہمی مخالفت ختم ہو جائے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا اگر میں تمہاری یہ بات مان بھی لوں تو کیا تم ایک ایسا کلمہ کہو گے جس کے کہنے سے تم سارے عرب کے مالک ہو جاؤ اور عجم تمہارے تابع بن جائیں؟

ابو جہل نے کہا ایک نہیں ہم ایسے دس کلمے کہنے کو تیار ہیں آپ بتلائیں وہ کیا ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ہے لا الہ الا اللہ۔ یہ سنتے ہی سب برہم ہو گئے۔ ابو طالب نے کہا اس کے سوا کچھ اور کہو یہ قوم اس کلمہ سے گھبرا گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے سوا کوئی اور کلمہ نہیں کہہ سکتا۔ اگر یہ لوگ آسمان سے سورج اتار کر میرے ہاتھ میں رکھ دیں تب بھی اس کے سوا کوئی کلمہ ہرگز نہ کہوں گا۔

اس پر یہ لوگ ناراض ہو کر کہنے لگے کہ آپ ہمارے معبودوں کو برا کہنے سے باز آجائیں ورنہ ہم آپ کو بھی گالیاں دیں گے اور اس ذات کو بھی جس کا رسول آپ اپنے آپ کو بتاتے ہیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف ج ۳ ص ۴۱۸ ابن کثیر ج ۲ ص ۱۰۲ پ ۷، مظہری ج ۴ ص ۹۸-۱۹۷)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۰۹ پ ۷)

ترجمہ: "اور قسموں پر بڑا زور لگا کر اللہ کی قسمیں کھائیں کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آجائے تو وہ ضرور ہی اس پر ایمان لے آئیں گے۔"

شان نزول: علامہ بغوی ؒ نے کلبی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ قریش کے

کچھ لوگ حضور ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے معجزے طلب کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک لاٹھی تھی انہوں نے اس کو ایک پتھر پر مار کر بارہ چشمے جاری کر دیئے۔ اور اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام نے مردوں کو زندہ کیا تھا اور حضرت صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کے لئے پہاڑ میں سے ایک اونٹنی برآمد کر لی تھی۔ اسی طرح آپ بھی اگر ہمارے لئے کوئی معجزہ لائیں گے تو خدا کی قسم ہم آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں گے۔

آپ نے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ تو انہوں نے کہا آپ صفا پہاڑ کو سونے کا بنا دیں یا ہمارے بعض مردوں کو زندہ کر دیں' یا ملائکہ کو ہمارے سامنے لے آؤ۔ اور پھر مسلمانوں نے بھی حضور ﷺ سے معجزہ کی درخواست کی۔ آپ ﷺ دعا کرنے کیلئے کھڑے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کوہ صفا کو سونے کا بنا دیں۔ لیکن فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور اللہ کا پیغام لائے کہ اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو ہو جائے گا لیکن اس کے بعد بھی وہ لوگ ایمان نہ لائے تو ان پر عذاب نازل ہو گا اور اگر آپ چاہیں تو میں ان کو اسی طرح رہنے دوں تاکہ جو توبہ کرنے والے ہیں وہ توبہ کر لیں۔

تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح رہنے دیں تاکہ ان پر عذاب نہ آئے۔ اور جو توبہ کرنے والے ہیں وہ توبہ کر لیں تو پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۰۴ پ ۷، سفری ج ۲ ص ۱۹۹)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "اَفَغَیْرَ اللّٰہِ اَبْتَغِیْ حَکَمًا وَّھُوَ الَّذِیْٓ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۱۴ پ ۸)

ترجمہ: "کیا اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کرنے والے کو تلاش کروں

حالانکہ اللہ ہی نے تمہارے پاس ایک کامل کتاب بھیجی ہے۔"

شانِ نزول: اہل قریش رسول اللہ ﷺ سے کہتے تھے کہ آپ اور ہمارے اختلاف کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک ثالث مقرر کر دو۔ تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۶۵ پ ۸ مظہری ج ۴ ص ۲۰۳)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت: "فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۱۸ پ ۸)

ترجمہ: "پس جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کو کھاؤ۔"

شانِ نزول: ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے لکھا ہے کہ کچھ لوگ خدمت گرامی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ (کیا وجہ ہے) جس کو ہم خود قتل کریں اس کو کھائیں اور جس کو اللہ (بغیر ہمارے ذبح کئے) مار ڈالے اسکو نہ کھائیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۶۵ پ ۸ مظہری ج ۴ ص ۲۰۵)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت: "وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۲۱ پ ۸)

ترجمہ "اور بیشک شیاطین اپنے دوستوں کو تعلیم دے رہے ہیں
کہ وہ تم سے جدال کریں اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو
بلاشبہ تم مشرک ہو جاؤ گے۔"

شان نزول :۔ طبرانی وغیرہ نے حضرت ابن عباس ؓ کا قول نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت وَلَا تَاْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ (الخ) نازل ہوئی تو اہل فارس نے قریش کے پاس پیغام بھیجا کہ محمد ﷺ سے مناظرہ کرو اور پوچھو کہ جو چھری سے ذبح کیا گیا ہو تو وہ حلال ہے اور جو خود مرا ہو وہ حرام ہے۔ ابو داؤد اور حاکم نے بھی یہ روایت نقل کی ہے مگر اس میں یہ قول اہل فارس کی بجائے کفار کا قرار دیا ہے۔
اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔(ابن کثیر ج ۲ ص ۱۶ پ ۸ طبری ج ۸ ص ۲۰۸)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ" (الخ)
(سورۃ الانعام آیت ۱۲۲ پ ۸)

ترجمہ "ایسا شخص جو کہ پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ
بنا دیا۔"

شان نزول :۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ابو جہل نے سرکار دو عالم ﷺ کو گوبر مارا (یا پتھر) مارا حضرت حمزہ ؓ (اس وقت تک مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے) کو معلوم ہوا۔ آپ ؓ اپنا تیر کمان لیکر ابو جہل کے پاس گئے اور پوچھ کچھ کرنے لگے۔ ابو جہل نے کہا کہ اس شخص نے ہمیں بے وقوف بنا دیا ہے۔ ہمارے معبودوں کو ہمارے آباء واجداد کے دین کو ترک کر دیا ہے۔

حضرت حمزہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے زیادہ بیوقوف کون ہو گا کہ تم حقیقی معبود اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھروں اور بتوں کی عبادت کرتے ہو۔ یہ کہہ کر آپ ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (واحدی ص ۱۶۷-۱۶۸)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۲۴ پ ۸)

ترجمہ: "اور جب ان کو کوئی آیت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم ہرگز یقین نہیں کریں گے جب تک ہم کو بھی ایسی ہی چیز نہ دیجائے۔"

شان نزول: بغوی نے قتادہ کا بیان نقل کیا ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ عبد مناف کی اولاد نے شرف میں ہم سے مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ جب ریس کے دو گھوڑوں کی طرح دوڑنے لگے تو انہوں نے کہا ہم میں ایک نبی ہے جس کے پاس وحی آتی ہے۔ خدا کی قسم ہم تو اس کو نہیں مانیں گے۔ اور نہ کبھی اس کے تابع بن کر رہیں گے۔ ہاں اگر ہمارے پاس بھی اسی طرح وحی آجائے جس طرح اس کے پاس آتی ہے تو مان لیں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ لبید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر نبوت واقعی کوئی ضروری چیز ہے تو میں تم سے زیادہ نبوت کا حقدار ہوں۔ عمر میں بھی زیادہ ہوں اور مال میں بھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۴ ص ۲۱۱)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۳۶ پ ۸)

ترجمہ: "اور اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور چوپایوں میں انہوں نے کچھ حصہ اللہ کا مقرر کیا اور کچھ حصہ اپنے معبودوں کا۔"

شان نزول:۔ بغوی نے لکھا ہے کہ مشرکین کا دستور تھا کہ اپنی کھیتوں، باغوں کے پھلوں اور مویشیوں کے بچوں اور تمام مالوں میں سے ایک حصہ اللہ کا اور ایک حصہ بتوں کا مقرر کرتے تھے۔ خدا کا حصہ تو مہمانوں اور مسکینوں میں صرف کرتے تھے اور بتوں کا حصہ نوکروں اور خدمت گاروں میں خرچ کرتے تھے۔

اور اگر خدا کے حصے میں سے کچھ بتوں کے حصے میں شامل ہو جاتا تو اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا محتاج نہیں ہے۔ اس کو اس کی ضرورت نہیں۔ اور اگر بتوں کے حصہ میں سے کچھ خدا کے حصے میں شامل ہو جاتا تو اس کو فوراً خدا کے حصے میں سے نکال کر بتوں کے حصہ میں شامل کر دیتے اور کہتے کہ یہ تو حاجت مند ہیں۔

اسی طرح اگر خدا کا حصہ تلف یا کم ہوتا تو پرواہ نہ کرتے اور اگر بتوں کا حصہ تلف یا کم ہوتا تو فوراً اس کو پورا کر دیتے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱۸ پ ۸ مظہری ج ۳ ص ۳۲۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْا اَوْلَادَھُمْ سَفَھًا بِغَیْرِ عِلْمٍ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۴۰ پ ۸)

ترجمہ : "بے شک گھاٹے میں رہے وہ لوگ جنھوں نے اپنی اولاد کو جہالت کی وجہ سے بغیر علم کے قتل کر دیا۔"

شان نزول :- علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ اس آیت کا نزول قبائل ربیعہ اور مضر اور بعض دوسرے عربوں کے حق میں ہوا جو مفلسی کے ڈر سے لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے۔

ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۴ ص ۲۲۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "کُلُوْا مِنْ ثَمَرِہٖ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّہٗ یَوْمَ حَصَادِہٖ" (الخ)

(سورۃ الانعام آیت ۱۴۱ پ ۸)

ترجمہ : "ان سب کی پیداوار کھاؤ جب نکل آئے اور اس میں جو حق واجب ہے کاٹنے کے دن مسکینوں کو دیا کرو۔ اور اسراف نہ کرو۔"

شانِ نزول: — بروایت کلبی حضرت ابن عباس ؓ کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس نے پانچ سو درختوں کی کھجوریں توڑ کر ایک دن میں (غریبوں میں) تقسیم کر دیں اور گھر والوں کیلئے کچھ نہ چھوڑا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

بغوی نے سدی کا قول نقل کیا ہے کہ لَاتُسْرِفُوْا سے مراد یہ ہے کہ اپنا تمام مال نہ دیدو ورنہ فقیر ہو کر بیٹھے رہو گے۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۱ پ ۸ مظہری ج ۴ ص ۲۲۵)

☆———☆———☆———☆———☆

سورۃ الاعراف

آیت: "الٓمّٓصٓ، كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ" (الخ)

(سورۃ الاعراف آیت ۲ پ ۸)

ترجمہ: "یہ کتاب اتری ہے تجھ پر سو چاہئے کہ تیرا جی تنگ نہ ہو اس کے پہنچانے سے تاکہ تو ڈرائے اس سے اور نصیحت ہو ایمان والوں کو۔"

شانِ نزول: — آنحضرت ﷺ جب مکہ مکرمہ میں تشریف فرماتے تو کفار کا ست

زور تھا اور مسلمان تھوڑے اور کمزور تھے۔ احکام الٰہی کا نزول زور و شور سے ہو رہا تھا۔ توحید و رسالت اور قیامت کے مسائل کو دلائل قاہرہ سے بیان کیا جاتا تھا جس سے مشرکین کی دشمنی اور عداوت دن بدن بڑھتی جا رہی تھی اور اس سے آپ ﷺ کو طبعی طور پر گرانی پیش آتی تھی تو اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

(معارف القرآن علامہ کاندھلوی ؒ ج ۵ ص ۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَا اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا، قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ" (الخ)

(سورۃ الاعراف آیت ۸ پ ۸)

ترجمہ: "اور جب کرتے ہیں کوئی برا کام تو کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا اسی طرح کرتے اپنے باپ داداؤں کو اور اللہ نے بھی ہم کو یہ حکم دیا ہے۔ تو کہہ دے کہ اللہ حکم نہیں کرتا برے کام کا۔"

شان نزول: — آیت مذکورہ اس بیہودہ رسم کو مٹانے اور اس کی خرابی دور کرنے اور جتلانے کے لئے نازل ہوئی۔ اس آیت میں جتلایا گیا کہ جب یہ لوگ کوئی فحش کام کرتے تھے تو جو لوگ ان کو اس غلط کام سے منع کرتے تو ان کا جواب یہ ہوتا کہ ہمارے باپ دادا اور بوڑھے یونہی کرتے آئے ہیں۔ ان کے طریقے کو چھوڑنا

شرم اور عار کی بات ہے اور یہ بھی کہتے کہ ہمیں اللہ نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ پھر ان لوگوں نے اس بیہودہ رسم کیلئے دو دلیلیں بطور جواز پیش کیں۔

(۱) تقلید آباء واجداد۔ اس کا جواب تو بالکل واضح ہے کہ جاہل باپ دادا کا اتباع کوئی معقول چیز نہیں۔ ان کا جہالت پر مبنی کام کس طرح قابل تقلید اور قابل اتباع ہو سکتا ہے؟

(۲) اللہ کا حکم۔ مراد یہ ہے کہ ہم جو یہ بیت اللہ کا ننگے ہو کر طواف کرتے ہیں یہ ہم از خود نہیں کرتے بلکہ ہمیں اس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔ معاذ اللہ! یہ سراسر اللہ پر بہتان ہے۔ اللہ کے حکم کے خلاف اس کی طرف ایک غلط حکم کو منسوب کرنا ہے۔ اس کا جواب اللہ نے مذکورہ آیت میں ارشاد فرمادیا ہے۔

(معارف ج ۳ ص ۹ ۵ ابن کثیر ج ۲ ص ۵۲ پ ۸ مظہری ج ۴ ص ۲۸۶)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ" (الخ)

(سورۃ الاعراف آیت ۳۱ پ ۸)

ترجمہ: "اے اولاد آدم تم مسجدوں کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔"

شان نزول:۔ مسلم نے حضرت ابن عباس ؓ کا قول نقل کیا ہے کہ اسلام سے پہلے عورتیں برہنہ ہو کر طواف کرتی تھیں اور دوران طواف ایک چیتھڑ شرمگاہ پر

رکھتیں اور کہتیں کہ آج یہ سب کھل جائے یا کچھ حصہ کھل جائے میں اس کو کسی کے تصرف میں نہیں دے سکتی ۔اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

اور اس شان نزول کے تحت یہ آیت بھی قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ نازل ہوئی ۔(ابن کثیر ج ۲ ص ۲۰۵ پ ۸ مظہری ج ۳ ص ۲۸۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : ”وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِىْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ، وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰهُ“ (الخ)

(سورۃ الاعراف آیت ۱۷۵-۱۷۶ پ ۹)

ترجمہ : ”اور سنا دے حال اس شخص کا جس کو ہم نے دی تھی اپنی آیتیں پھر وہ ان کو چھوڑ نکلا پھر اس کے پیچھے لگا شیطان تو وہ ہو گیا گمراہوں میں' اور ہم چاہتے تو بلند کرتے اس کا رتبہ ان آیتوں کی بدولت لیکن وہ ہو گیا زمین کا اور پیچھے ہو لیا اپنی خواہش کے۔“

شان نزول :۔مذکورہ آیات میں بنی اسرائیل کا ایک عبرتناک واقعہ (قصہ) مذکور ہے ۔ان آیات میں آپ ﷺ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ اپنی قوم کے سامنے یہ واقعہ پڑھ کر سنائیں ۔جس میں بنی اسرائیل کے ایک بہت بڑے عالم اور

مشہور مقتدا کا علم و معرفت کے اعلیٰ معیار پر ہونے کے بعد دفعۃً گمراہ اور مردود ہو جانے کا واقعہ مع اس کے اسباب بیان کیا گیا ہے اور اس میں بہت سی عبرتیں ہیں۔

جب فرعون غرق ہو گیا اور مصر فتح ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو قوم جبارین سے جہاد کرنے کا حکم ملا۔ اور جبارین نے جب دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام تمام بنی اسرائیل کے لشکر کو لے کر پہنچ گئے ہیں اور انہیں فرعون کا غرق ہونا پہلے سے معلوم تھا تو ان کو فکر ہوئی اور جمع ہو کر بلعم بن باعورا کے پاس آئے (یہ شخص ملک شام میں بیت المقدس کے قریب کنعان کا رہنے والا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل میں سے تھا۔ اللہ کی بعض کتابوں کا علم اس کو حاصل تھا۔)

انہوں نے اس سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام سخت آدمی ہیں اور ان کے ساتھ بہت بڑا لشکر ہے اور وہ اس لئے آرہے ہیں کہ ہم کو ہمارے ملک سے نکال دیں آپ اللہ سے یہ دعا کریں کہ ان کو ہمارے مقابلہ سے واپس کر دیں۔

وجہ یہ تھی کہ بلعم بن باعورا کو وہ اسم اعظم معلوم تھا وہ اسکے ذریعہ جو دعا کرتا وہ قبول ہوتی۔ بلعم بن باعورا نے کہا وہ تو اللہ کے نبی ہیں میں کیسے ان کے لئے بد دعا کر سکتا ہوں۔ ان کا جو مقام اللہ کے ہاں ہے وہ مجھے معلوم ہے۔ اگر میں نے ایسا کیا تو میرا دین اور دنیا دونوں تباہ ہو جائیں گے۔ اس کے انکار کے باوجود لوگوں نے بے حد اصرار کیا تو اس پر بلعم نے کہا کہ اچھا میں اپنے رب سے اس معاملہ میں معلوم کروں گا کہ ایسی دعا کرنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ اس نے معمول کے مطابق استخارہ یا کوئی اور عمل کیا خواب میں اس کو یہ بد عا کرنے سے منع کر دیا گیا۔ اس نے قوم سے کہا کہ مجھے منع کر دیا گیا ہے۔

اس پر قوم جبارین نے اسکو بہت بڑا ہدیہ پیش کیا جو درحقیقت رشوت تھی۔اس نے یہ ہدیہ قبول کر لیا تو لوگ اس کے پیچھے پڑ گئے اور بہت اصرار کیا کہ آپ یہ کام کر دیں۔بعض روایات میں ہے کہ اس کی بیوی نے کہا کہ یہ ہدیہ قبول کر لو اور کام کر دو۔اس وقت بیوی کی رضاجوئی اور مال کی محبت نے اسکو اندھا کر دیا۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کیلئے بد دعا کرنا شروع کی۔

اس وقت قدرت الٰہیہ کا یہ عجیب کرشمہ ظاہر ہوا کہ جو بد دعا کے کلمات وہ اس نبی اور اس کی قوم کیلئے کر رہا تھا وہ اپنی قوم کیلئے زبان سے نکلنے لگے۔قوم چلا اٹھی کہ تم ہمارے لئے بد دعا کر رہے ہو۔اس پر بلعم نے جواب دیا کہ یہ میرے اختیار سے باہر ہے اس کے خلاف پر میری زبان قادر نہیں۔نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی قوم پر بھی تباہی نازل ہوئی اور بلعم کو یہ سزا ملی کہ اسکی زبان اس کے سینے پر لٹک گئی۔اب بلعم نے کہا کہ میرا دین اور دنیا دونوں تباہ ہو گئے اور نہ اب میری دعا قبول ہوگی۔البتہ ایک چال ہے کہ جس سے تم موسیٰ علیہ السلام پر غالب آسکتے ہو۔اور وہ یہ کہ تم اپنی قوم کی حسین لڑکیوں کو مزین کر کے لشکر میں بھیج دو اور لڑکیوں کو یہ تاکید کر دو کہ تمہارے ساتھ جو کچھ بھی ہو اس سے منع نہ کرنا۔یہ لوگ مسافر ہیں اور کافی مدت سے اپنے گھروں سے نکلے ہوئے ہیں ممکن ہے اس تدبیر سے لوگ حرام کاری میں مبتلا ہو جائیں۔اور یہ امر اللہ کے ہاں انتہائی مبغوض ہے اور جس قوم میں یہ فعل ہوتا ہے اس پر ضرور اللہ کا قہر اور عذاب نازل ہوتا ہے اور وہ فاتح و کامران نہیں ہو سکتی۔

بالآخر اس تدبیر پر عمل کیا گیا۔بنی اسرائیل کا ایک بڑا آدمی اس چال کا شکار ہو گیا۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اس حرکت سے روکا مگر وہ باز نہ آیا اور اس حرامکاری میں مبتلا ہو گیا۔جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی اسرائیل میں سخت قسم کا طاعون

پھیلا جس سے ایک دن میں ستر ہزار اسرائیلی مر گئے یہاں تک کہ جس شخص نے برا کام کیا تھا اس جوڑے کو بنی اسرائیل نے قتل کر کے منظر عام پر لٹکا دیا تاکہ سب لوگوں کو عبرت حاصل ہو اور توبہ کی پھر یہ طاعون رفع ہوا۔

(معارف ج ۴ ص ۱۱۹ ابن کثیر ج ۲ ص ۴ پ ۹ مظہری ج ۴ ص ۴۲۰)

☆-------☆-------☆-------☆-------☆

آیت: "وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا" (الخ)

(سورۃ الاعراف آیت ۱۸۰ پ ۹)

ترجمہ: "اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں پس ان ہی ناموں سے اللہ کو پکارا کرو۔"

شان نزول: مقاتل کی روایت ہے کہ ایک شخص نے لفظ اللہ اکبر کہہ کر بھی نماز میں دعا کی اور رحمٰن کا لفظ کہہ کر بھی دعا کی۔

اس پر کافر کہنے لگے کہ ان مسلمانوں کا تو یہ دعویٰ ہے کہ ہم ایک ہی رب کی عبادت کرتے ہیں پھر اس شخص کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ دو کو پکار رہا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۴ ص ۴۲۰)

☆-------☆-------☆-------☆-------☆

آیت: "اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ

(سورۃ الاعراف آیت ۱۸۴ پ ۹)

ترجمہ "کیا انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی کو ذرا بھی جنون نہیں ہے۔"

شانِ نزول:۔ ابن جریر ابن ابی حاتم اور ابوالشیخ نے حضرت قتادہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے کوہ صفا پر چڑھ کر قریش کے ایک ایک کنبے اور شاخ کو نام بنام یا بنی فلاں یا بنی فلاں کہہ کر پکارا۔ اور اللہ کے عذاب اور حوادث الٰہیہ سے برابر ڈراتے رہے۔ ایک شخص بولا کہ تمہارا یہ ساتھی یقیناً دیوانہ ہے رات بھر صبح تک چیختا رہا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ج ۹ ص ۹۲ ابن کثیر ج ۲ ص ۱۷ پ ۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا" (الخ)

(سورۃ الاعراف آیت ۱۸۷ پ ۹)

ترجمہ "یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔"

شانِ نزول:۔ ابن جریر وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے

کہ حمل بن ابی قشیر اور سمول بن زید نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر آپ نبی ہیں جس کا آپ کو دعویٰ ہے تو بتایئے کہ قیامت کب آئے گی۔ ہم بھی تو جان لیں کہ قیامت کیا ہے؟

اس پر اللہ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۲۵ پ ۹ طبری ج ۹ ص ۲۲)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا" (الخ)

(سورۃ الاعراف آیت ۱۸۸ پ ۹)

ترجمہ "آپ کہیں کہ میں خود اپنی ذات خاص کیلئے نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔" (الخ)

شان نزول :۔ امام کلبی ؒ نے بیان کیا ہے کہ اہل مکہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اے محمد ﷺ! کیا آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو اشیاء کی قیمتوں کی گرانی نہیں بتاتا ہے تاکہ آپ ﷺ مہنگائی سے پہلے چیزیں جمع کرلیں اور زمین میں قحط سالی کی خبر بھی نہیں دیتا ہے کہ آپ ﷺ سرسبز و شاداب زمین کی طرف منتقل ہو جائیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (واحدی ص ۱۷۱)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ

بِاللّٰہِ" (الخ) (سورۃ الاعراف آیت ۲۰۰ پ ۹)

ترجمہ "اور اگر شیطان کی طرف سے وسوسہ آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں۔"

شان نزول :- عبدالرحمن بن زید کا بیان ہے کہ جب یہ آیت "خُذِ الْعَفْوَ" نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا کہ اے میرے رب! سخت غصہ کی حالت ہو تو عفو کی کیا صورت ہوگی۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۴ ص ۲۲۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت :" وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا" (الخ)

(سورۃ الاعراف آیت ۲۰۴ پ ۹)

ترجمہ "اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگا کر سنو اور خاموش رہو۔"

شان نزول :- ابو عیاض کے طریق سے حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت ہے کہ لوگ نماز میں باتیں کر لیتے تھے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور حضرت ابو ہریرہ ؓ کی دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز کی حالت میں آواز اونچی کرنے کے متعلق اس آیت کا نزول ہوا۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۲۶۴ پ ۹ مظہری ج ۴ ص ۲۵۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

سورۃ الانفال

آیت: "يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ، فَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ" (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۱پ ۹)

ترجمہ: "آپ (ﷺ) سے پوچھتے ہیں حکم مال غنیمت کا' آپ کہدیں کہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا ہے سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں۔"

شان نزول:۔(۱) غزوہ بدر کے شریک حضرت عبادہ ؓ کی زبانی مسند احمد' ترمذی ابن ماجہ 'مستدرک اور حاکم وغیرہ سے اس طرح منقول ہے کہ حضرت عبادہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے جس کا واقعہ یہ تھا کہ مال غنیمت کی تقسیم میں ہمارے درمیان کچھ اختلاف ہوا۔ اور اس کا اثر ہمارے آپس کے اخلاق پر پڑا جو کہ برا اثر تھا۔ تو اللہ نے اس آیت کے ذریعہ مال غنیمت کے بارے میں حکم نازل فرمایا۔

صورت یہ پیش آئی کہ دونوں فریق کی زبردست جنگ ہوئی اور اللہ نے دشمن کو شکست دی۔ تو پھر ہمارے لشکر میں تین فریق بن گئے۔ ایک وہ جس نے دشمن کا تعاقب کیا تاکہ وہ واپس نہ آئے۔ دوسرا وہ جو مال غنیمت جمع کرتا رہا۔ تیسرا

وہ جو رسول اللہ ﷺ کی حفاظت میں مشغول رہا۔

جب تمام لوگ اپنے اپنے کاموں سے فارغ ہو کر رات کو اپنے ٹھکانے پر پہنچے تو ہر فریق یہ ثابت کرنے اور دعویٰ کرنے لگا کہ صرف وہی مال غنیمت کا حقدار ہے اور کوئی نہیں۔ صحابہ کرام کی یہ بحث جب حضور ﷺ تک پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت نازل فرما کر اموال غنیمت تمام فریقوں کے ہاتھوں سے لیکر رسول اللہ ﷺ کے سپرد کر دیا۔

(۲) مسند احمد ہی میں اس آیت کے شان نزول کا ایک دوسرا واقعہ حضرت سعد ابن ابی وقاص کا بھی منقول ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ غزوہ بدر میں میرے بھائی شہید ہو گئے۔ میں نے ان کے بدلے مشرکین میں سے سعید بن العاص کو قتل کر دیا اور اس کی تلوار لیکر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چاہا کہ یہ تلوار مجھے مل جائے۔ مگر حضور ﷺ نے اسے مال غنیمت میں جمع کرنے کا حکم دیدیا۔ مجھے صدمہ ہوا ایک اس وجہ سے کہ میرا بھائی شہید ہوا اور دوسرا اس وجہ سے کہ میں نے اس کے بدلے دشمن کو قتل کر دیا اور تلوار بھی حاصل کی۔

مگر تعمیل ارشاد میں جب تلوار جمع کروانے آگے بڑھا تو ابھی دور نہیں گیا تھا کہ آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور آپ ﷺ نے مجھے بلا کر تلوار عنایت کر دی۔

(معارف ج ۴ ص ۲۰۷، ابن کثیر ج ۲ ص ۲۸۶، پ ۹ مظہری ج ۵ ص ۱۷)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ" (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۹ پ ۹)

ترجمہ "اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اللہ نے تمہاری سن لی۔"

شان نزول :۔ ابن ابی شیبہ، احمد، مسلم ابو داؤد اور ترمذی وغیرہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ نے مشرکوں کو دیکھا کہ وہ ایک ہزار تھے اور اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ تین سو انیس تھے۔ (ایک روایت کے مطابق) آپ ﷺ نے کعبہ کی طرف رخ کر کے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور اپنے رب کو پکارنے لگے۔ اے اللہ! تو نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ پورا فرما! اے اللہ اپنے وعدے کے مطابق عطا کر۔ اے اللہ اگر یہ مسلمانوں کا گروہ ہلاک ہو گیا تو زمین پر تیری پرستش نہ ہو سکے گی۔ مسلسل یونہی قبلہ کی طرف ہاتھ پھیلائے پکار رہے تھے۔ یہاں تک کہ دوش مبارک سے چادر بھی گر گئی۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے چادر مبارک اٹھا کر دوش مبارک پر ڈالی۔ اور حضور ﷺ سے چمٹ گئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول بس کیجئے اللہ کو پکارنے کی حد ہو گئی اللہ ضرور اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۲۷۶، پ ۹ مظہری ج ۵ ص ۲۶)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت : "فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ" (الخ)
(سورۃ الانفال آیت ۱۷ پ ۹)

ترجمہ "پھر تم نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا۔"

شان نزول :۔ بدر کے قصہ میں علامہ بغوی نے مجاہد کا بیان نقل کیا ہے کہ

جب مسلمان لڑائی سے فارغ ہو کر لوٹے تو بعض کہنے لگے کہ میں نے فلاں کافر کو قتل کیا۔ دوسرا بولا میں نے فلاں کو مارا ہے۔ اس پر آیت مذکورہ کا یہ حصہ نازل ہوا۔ اور اسی آیت کے اگلے حصے کے نزول کا سبب مندرجہ ذیل واقعہ ہوا۔

ابن جریر ؒ نے عبدالرحمٰن بن جبیر کی روایت سے بیان کیا ہے کہ خیبر کے دن حضور ﷺ نے کمان منگوا کر قلعہ پر تیر مارا جو ٹکرا کر نیچے آ گرا۔ نیچے ابن ابی الحقیق بستر پر لیٹا ہوا تھا تیر اس کے لگ گیا اور وہ مر گیا۔ اس پر اللہ نے آیت مذکورہ کا دوسرا حصہ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ (الخ)۔ نازل فرمایا۔

(ابن کثیر ج۲ ص ۲۸۴ پ۹ مظہری ج۵ ص ۶۱-۲)

☆---------☆--------☆---------☆---------☆

آیت: "اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَ كُمُ الْفَتْحُ" (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۱۹ پ ۹)

ترجمہ: "(اور) اگر تم فیصلہ چاہتے ہو تو وہ فیصلہ تو تمہارے پاس آ پہنچا۔"

شان نزول:۔ محمد بن اسحاق اور امام احمد نے حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر عذری کی روایت سے اور ابن الجریر اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس ؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ (بدر کے دن) جب باہم مقابلہ پر صف آرائی ہوئی اور ایک فریق دوسرے کے قریب پہنچ گیا تو ابوجہل نے کہا اے اللہ! ہم میں سے جو بھی

رشتہ قرابت کو قطع کرنے والا اور بری باتیں کرنے والا ہو کل صبح تو اسے ہلاک کر دے گویا ابو جہل نے خود اپنے خلاف فتح کی دعا کی۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۸۵ پ ۹ طبری ج ۵ ص ۶۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَخُوْنُوْا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ" (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۲۷ پ ۹)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی خیانت نہ کرو۔"

شانِ نزول: - ابن جریر نے سدی کی روایت سے لکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتے تو اس کو آپس میں پھیلاتے۔ آخر مشرکوں تک بھی وہ بات جا پہنچتی (اور راز فاش ہو جاتا) اس سلسلہ میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۵ ص ۸۲)

ابن کثیر نے لکھا ہے کہ حضرت ابولبابہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے جب ان کو بنو قریظہ کے یہودیوں کے پاس قلعہ خالی کرنے کے لئے بھیجا اور وہ وہاں گئے تو انہوں نے یہودیوں کو اشارے سے گردن پر ہاتھ پھیر کر بتا دیا کہ اگر تم نے قلعہ خالی نہ کیا تو قتل کر دیئے جاؤ گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ملخص ابن کثیر ج ۲ ص ۸۹ پ ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَاعْلَمُوْا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ" (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۲۸ پ ۹)

ترجمہ : "اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہارے امتحان کی چیزیں ہیں۔"

شان نزول :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ ایک بچہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضور ﷺ نے اس کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ سنو (یہ بچے) کنجوس ہو جانے اور بزدل بنانے کا سبب ہیں۔ اور یہ اللہ کی رحمت بھی ہیں اور حضرت ابو سعید کی روایت کے مطابق غم کا سبب بھی ہیں۔

اور بعض روایات میں ہے کہ اس آیت کا نزول حضرت لبابہ ؓ کے متعلق ہوا تھا کیونکہ ان کے مال اور بچے بنی قریظہ کی بستی میں تھے اور آپ کو ان کے متعلق خطرہ اور اندیشہ تھا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۹۸ پ ۹ مظہری ج ۵ ص ۲-۸۲)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ" (الخ) (سورۃ الانفال آیت ۳۱ پ ۹)

ترجمہ "اور جب ان کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اگر ہم چاہیں تو ایسا (کلام) کہہ سکتے ہیں۔"

شانِ نزول :۔ ابن جریر نے سعید بن جبیر کی روایت سے لکھا ہے کہ بدر کے دن عقبہ بن ابی معیط، طعیمہ بن عدی اور نضر بن حارث گرفتار ہونے کے بعد مارے گئے۔ نضر بن حارث کو حضرت مقداد نے گرفتار کیا تھا جب نضر کو قتل کرنے کا حکم حضور ﷺ نے دیا تو حضرت مقداد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ تو میرا قیدی ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ کی کتاب کے متعلق ایسی باتیں کہتا ہے۔ (یعنی پارینہ داستان اور اساطیر الاولین۔ لہٰذا اس کا قتل ضروری ہے) اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۳۰۴ و طبری ج ۵ ص ۸۹)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت : "وَاِذْ قَالُوا اللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ" (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۳۲ پ ۹)

ترجمہ "اور جب ان لوگوں نے کہا کہ اے اللہ! اگر یہ (قرآن) واقعی آپ کی طرف سے ہے۔" (الخ)

شانِ نزول :۔ بعض مفسرین کے نزدیک نضر بن حارث اور حضرت انس بن

مالک ﷺ کے قول کے مطابق ابوجہل کہتا تھا کہ جو کچھ محمد ﷺ کہتے ہیں اگر یہ حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش فرما۔

اس پر "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ" نازل ہوئی۔(واحدی ص ۱۷۶)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَمَا كَانَ صَلٰوتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ" (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۳۵ پ ۹)

ترجمہ : "اور ان کی نماز خانہ کعبہ کے پاس صرف یہ تھی۔" (الخ)

شان نزول : ۔حضرت ابن عمر ﷺ نے فرمایا کہ اہل مکہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے تالیاں بجاتے تھے اور اپنے رخساروں پیشانیوں کو زمین پر رکھتے تھے۔۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ایمان لائے بغیر ان اعمال کا کوئی فائدہ نہیں ۔(واحدی ص ۱۷۶)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ" (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۳۶ پ ۹)

ترجمہ : "جن لوگوں نے کفر کیا وہ یقیناً اپنا مال راہ خدا سے لوگوں کو روکنے کیلئے خرچ کرتے ہیں۔"

شان نزول:۔ ابن جریر نے ابزی اور سعید بن جبیر کی روایت سے لکھا ہے کہ یہ آیت ابوسفیان کے بارے میں نازل ہوئی جس نے دو ہزار حابیش (مختلف قبائل کے کچھ لوگ مراد ہیں) کو اجرت دے کر جنگ احد کیلئے تیار کیا تھا۔ اور ابن ابی حاتم نے حکم بن عتبہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت ابوسفیان کے متعلق اس وقت نازل ہوئی جب اس نے چالیس اوقیہ سونا مشرکوں پر خرچ کیا تھا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۵ ص ۹۶)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ" (الخ)
(سورۃ الانفال آیت ۴۱ پ ۱۰)

ترجمہ "اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کو غنیمت ملے کسی چیز سے۔"

شان نزول:۔ بغوی نے لکھا ہے کہ آیت قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کی رو سے بدر کا کل مال غنیمت حضور ﷺ کا تھا جس کو چاہیں دیں۔ حضور ﷺ نے اس میں سے ان لوگوں کو بھی دیا جو بدر میں شریک نہ تھے۔ پھر بدر کے بعد آیت غنیمت وَاعْلَمُوْٓا نازل ہوئی اور حضور ﷺ نے مقتول سے چھینا ہوا مال قاتل کیلئے مقرر کر دیا اور اور کی حکم ہو گیا۔ (مظہری ج ۵ ص ۹۰)

بعض علماء کا خیال ہے کہ آیت کا نزول غزوہ بنی قینقاع میں ہوا۔ ہجرت کے بیسویں مہینے غزوہ بدر سے ایک ماہ بعد ۱۵ شوال کو یہ غزوہ ہوا تھا اسی غزوہ میں یہ حکم نازل ہوا۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۳ پ ۱۰، مظہری ج ۵ ص ۱۱۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: ”اَلَّذِیْنَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ“ (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۵۶ پ ۱۰)

ترجمہ: ”جن سے آپ نے عہد لیا مگر وہ اپنے معاہدے کو ہر بار توڑتے رہے۔“

شان نزول: ابوالشیخ نے سعید بن جبیر کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ اس آیت کا نزول یہودیوں کے چھ قبائل کے متعلق ہوا تھا ان ہی میں سے ابن التابوت بھی تھا۔ یہاں پر وہی لوگ مراد ہیں جو عہد شکن ہیں اور ان کو ہی آیت مذکورہ سے قبل والی آیت اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ میں بیان فرمایا ہے۔ یہی یہودیوں کے چھ قبائل بد ترین جانور ہیں جنہوں نے بار بار نقض عہد کیا۔ (مظہری ج ۵ ص ۱۵۱)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: ”وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَةً فَانْبِذْ اِلَیْهِمْ“ (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۵۸ پ ۱۰)

ترجمہ: ”اور اگر آپ کو کسی قوم سے غداری کا اندیشہ ہو تو آپ انکا معاہدہ ان کو واپس کر دیں۔“

شان نزول :۔ ابوالشیخ نے زہری کی روایت سے لکھا ہے کہ حضرت جبرئیل ؑ نے آپ ﷺ سے آکر کہا کہ آپ ﷺ نے تو ہتھیار کھول دیئے اور ہم اب تک قوم کے عتاب میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ نکل کر چلئے اللہ نے بنی قرنطہ سے جہاد و قتال کی اجازت دے دی ہے۔اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

اور بعض کا خیال ہے کہ یہ آیت غزوہ احزاب کے بعد اس وقت نازل ہوئی جب ایک عورت بنی قینقاع کے بازار میں گئی (جو یہودیوں) کا تھا' وہاں ایک سنار کے پاس گئی۔یہودیوں نے اس کی آبروریزی کرنا چاہی۔اس نے حیل وحجت کی مگر یہودیوں نے اس کو کسی طرح گرا دیا۔اس پر وہ عورت چیخ پڑی تو اس کے جواب میں ایک مسلمان نے اس یہودی دکاندار کو مارا۔ادھر سے یہودیوں نے اس مسلمان کو مارا اور حملہ کر دیا۔اس طرح مسلمانوں اور بنو قینقاع میں جھگڑا ہو گیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(خلاصہ)(مظہری ج۵ص ۱۵۲)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا" (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۵۹ پ ۱۰)

ترجمہ "اور یہ کافر لوگ اپنے کو یہ خیال نہ کریں کہ وہ بچ گئے۔"

شان نزول :۔ علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ بدر کے دن جو مشرک شکست کھا کر بھاگے تھے ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ج۵ص ۱۵۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ" (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۶۴ پ ۱۰)

ترجمہ : "اے نبی آپ کیلئے اللہ اور وہ مومن جنہوں نے آپ کا اتباع کیا ہے کافی ہیں۔"

شانِ نزول : طبرانی وغیرہ نے بروایت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے کہ ۳۹ مرد و عورت ایمان لا چکے تھے۔ اسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے اس طرح ۴۰ مسلمان ہوگئے (اس موقع پر مشرکوں نے کہا کہ آج ہماری طاقت آدھی ہوگئی) اس وقت اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۲۰ پ ۱۰ الطبری ج ۵ ص ۱۶۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ" (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۶۷ پ ۱۰)

ترجمہ : "نبی کیلئے زیبا نہیں کہ اس کے قیدی باقی رہیں جب تک وہ اچھی طرح زمین میں خونریزی نہ کرلیں۔"

شان نزول :۔(خلاصہ) بدر کے قیدیوں کے متعلق آپ نے اپنے صحابہ ﷺ سے مشورہ کیا مختلف صحابہؓ نے مختلف مشورے دیئے۔ حضرت عمرؓ کا مشورہ تھا کہ قتل کر دیا جائے اور حضرت ابوبکرؓ کا مشورہ تھا کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے فدیہ لے کر قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ دوسرے دن حضرت عمرؓ حضور ﷺ کی خدمت میں گئے تو دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ اور آپ ﷺ دونوں رو رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے رونے کی وجہ دریافت کی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابن خطاب ؓ کی رائے کے خلاف کرنے سے ہمارے اوپر عذاب آنے والا تھا اور اس عذاب سے ابن خطابؓ کے علاوہ کوئی نہ بچتا۔ اور وہ عذاب بہت قریب تھا مگر اللہ نے اس کو ٹال دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۲۱۔۔۲۰ پ ۱۰ مظہری ج ۵ ص ۱۶۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "لَوْلَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ" (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۶۸ پ ۱۰)

ترجمہ "اگر خدا کا ایک نوشتہ مقدر نہ ہو چکا ہوتا تو جو چیز تم نے اختیار کی ہے اس کے متعلق تم پر کوئی بڑی سزا واقع ہو جاتی۔"

شان نزول :۔ امام احمد نے حضرت انسؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق لوگوں سے مشورہ کیا اور فرمایا کہ اللہ نے ان

پر تم کو قابو عطا فرمادیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ان کی گردنیں ماردی جائیں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ مناسب یہ ہے کہ آپ ﷺ ان سے درگذر فرمائیں اور فدیہ لیکر معاف کر دیں۔ پھر حضور ﷺ نے ان سے فدیہ لے کر ان کو چھوڑ دیا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۲۲-۲۱ پ ۱۰ اسطری ج ۵ ص ۱۶۸)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت : "فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا" (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۶۹ پ ۱۰)

ترجمہ : "پس جو کچھ تم نے لے لیا ہے اس کو حلال پاک سمجھ کر کھاؤ۔"

شان نزول :- علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ آیت سابقہ کے نزول کے بعد فدیہ کا مال لینے سے صحابہ کرامؓ نے ہاتھ روک لئے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۲۲-۲۱ پ ۱۰ اسطری ج ۵ ص ۱۷۰)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت : "يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰى" (الخ)

(سورۃ الانفال آیت ۷۰ پ ۱۰)

ترجمہ : "اے نبی تم لوگوں کے قبضہ میں جو قیدی ہیں ان سے کہدو

کہ اگر اللہ کو تمہارے اندر بہتری معلوم ہوئی تو تم سے جو لیا ہے اللہ اس سے بہتر تم کو دے گا۔"

شان نزول :۔ ابن الجریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، بیہقی، ابونعیم، اسحاق بن راہویہ، طبرانی اور ابوالشیخ نے حضرت ابن عباس ؓ کی روایت سے اور ابن اسحاق و ابونعیم نے حضرت جابر بن عبداللہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے بدر کے دن ستر قیدی گرفتار کئے ان میں حضرت عباس اور عقیل بھی تھے اور ان پر چالیس اوقیہ سونا زر فدیہ مقرر کیا۔ اس پر حضرت عباس ؓ نے فرمایا کہ آپ نے مجھے عمر بھر کیلئے قریش میں سب سے زیادہ محتاج کر کے چھوڑ دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۳۲۴ پ ۱۰ طبری ج ۵ ص ۱۶۲)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

سورۃ التوبۃ

آیت : "بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ا پ ۱۰)

ترجمہ "صاف جواب ہے اللہ کی طرف سے اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کو جن سے تمہارا عہد ہوا تھا۔"

شان نزول :۔ یہ سورۃ غزوہ تبوک کے بعد نازل ہوئی۔ جب آپ ﷺ

غزوہ تبوک کیلئے روانہ ہوئے تو منافقین نے جھوٹی خبریں اور افواہیں پھیلانا شروع کیں تاکہ مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو۔ اور مشرکین نے ان عہدوں کو بھی توڑنا شروع کر دیا جو آپ ﷺ سے ہوئے تھے۔

تو اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی اور اس سورت میں اللہ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ مشرکین سے براہ راست بیزاری کا اعلان کر دیں اور ان عہدوں کو واپس کر دیں تاکہ مسلمانوں کی طرف نقض عہد کی نسبت نہ ہو۔

(ملخص معارف علامہ کاندھلوی ج ۵ ص ۸۰ ۲ ابن کثیر ج ۲ ص ۸ ۲ پ ۱۰ طبری ج ۵ ص ۱۸۰)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت : "وَإِنْ نَّكَثُوٓا أَيْمَانَهُم مِّنۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوٓا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۱۲ پ ۱۰)

ترجمہ : "اور اگر وہ لوگ عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں اور تمہارے دین پر طعن کریں تو تم لوگ اس قصد سے کہ یہ باز آجائیں ان کے پیشواؤں سے خوب لڑو۔" (الخ)

شان نزول : حضرت ابن عباس ﷺ نے فرمایا کہ یہ آیت سفیان بن حرب، حارث بن ہشام، سہیل بن عمرو، عکرمہ بن ابی جہل اور دیگر سرداران قریش کے بارے میں نازل ہوئی۔ جنہوں نے نقض عہد کیا تھا۔ (واحدی ص ۱۸۱)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسَاجِدَ اللّٰہِ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۱۷ پ ۱۰)

ترجمہ "مشرکوں میں اتنی طاقت ہی نہیں کہ وہ اللہ کی مساجد کو آباد کریں۔"

شان نزول :۔ حضرت ابن عباس ﷛ راوی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب جنگ بدر میں حضرت عباس گرفتار ہو کر آئے تو مسلمانوں نے ان کو کفر اختیار کرنے اور قرابت منقطع کرنے کی عار شرم دلائی اور حضرت علی نے کلام میں سختی کی تو حضرت عباس نے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ تم ہماری برائیاں تو ذکر کر رہے ہو اور ہماری خوبیوں کا کوئی تذکرہ نہیں کرتے۔ حضرت علی ﷛ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں کچھ خوبیاں بھی ہیں؟ حضرت عباس ﷛ نے فرمایا کہ جی ہاں! ہم مسجد حرام کی تعمیر کرتے ہیں ہم کعبہ کی دربانی کرتے ہیں، ہم حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں تو اس پر حضرت عباس ﷛ کے کلام کے رد میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۵ ص ۱۹۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اَجَعَلْتُمْ سِقَایَۃَ الْحَآجِّ وَعِمَارَۃَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ

الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۱۹ تا ۲۲ پ ۱۰)

ترجمہ "کیا تم نے کر دیا حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کا بسانا برابر اس کے جو یقین لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر، اور لڑا اللہ کے رستہ میں، یہ برابر نہیں ہیں اللہ کے نزدیک اور اللہ رستہ نہیں دیتا ظالم لوگوں کو" (الخ)

شان نزول:۔ شروع کی چار آیات ۱۹ تا ۲۲ ایک خاص واقعہ سے متعلق ہیں۔

وہ یہ ہے کہ بہت سے مشرکین مکہ مسلمانوں کے مقابلہ میں اس پر فخر کیا کرتے تھے کہ ہم مسجد حرام کی آبادی اور حجاج کو پانی پلانے کا انتظام کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر کسی کا عمل نہیں ہو سکتا۔

حضرت ابن عباس ﷺ غزوہ بدر میں اسلام لانے سے قبل جب گرفتار ہو کر مسلمانوں کی قید میں آئے تو ان کے مسلم عزیزوں نے ان پر ملامت کی۔ تو اس کے جواب میں انہوں نے بھی یہی کہا کہ آپ تو ایمان اور ہجرت کو اپنا سرمایہ فضیلت سمجھتے ہیں اور ہم تو مسجد حرام کی عمارت اور حجاج کو پانی پلانے کی اہم خدمات کے متولی ہیں۔ جن کے برابر کسی کا عمل نہیں۔

اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (من معارف القرآن ج ۴ ص ص ۲۲۲ عن ابن کثیر بروایت علی ابن ابی طلحہ عن ابن عباس ﷺ) (ابن کثیر ج ۲ ص ۹ ۳ پ ۱۰ مظہری ج ۵ ص ۲۰۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت :"قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآءُ کُمْ وَاَبْنَآءُ کُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَ اَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۲۴ پ ۱۰)

ترجمہ "آپ کہیں کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور برادری" (الخ)

شان نزول :- سورہ توبہ کی یہ آیت دراصل ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے مکہ سے ہجرت فرض ہونے کے وقت نہیں کی۔ ماں' باپ' بھائی' بہن' اولاد بیوی اور مال وجائیداد کی محبت نے ان کو فریضہ ہجرت ادا کرنے سے روک دیا۔ (جو کہ آیت مذکورہ میں بیان فرمایا گیا ہے۔)

(معارف ج ۴ ص ۳۲۹ ابن کثیر ج ۲ ص ۳۴۰ پ ۱۰ مظہری ج ۵ ص ۲۰۵)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت :"وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۲۸ پ ۱۰)

ترجمہ "اور اگر تم کو فقر و فاقہ کا اندیشہ ہے تو اگر اللہ نے چاہا تو وہ

اپنے فضل سے تم کو ضرور غنی بنا دے گا۔"

شان نزول :- ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس کا قول اور ابن جریرؒ نے سعید بن جبیر اور عکرمہ وغیرہ کا قول نقل کیا ہے کہ جب (اطراف ممالک) سے مشرک کعبہ کو آتے تو اپنے ساتھ غلہ اور پھل وغیرہ بھی لاتے تھے۔ اور جب ان کو حج کی ممانعت کر دی گئی اور آیت مذکورہ کا حصہ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (الخ) نازل ہوا تو مسلمان بڑے پریشان ہوئے کہ اب غلہ اور سامان ہم کو کون لاکر دے گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۵ ص ۲۲۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۲۹ پ ۱۰)

ترجمہ : "قتال کرو ان سے جو نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ روز آخرت پر۔"

شان نزول :- حضرت مجاہد کا قول ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو رومیوں سے جہاد کرنے کا حکم دیدیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک پر تشریف لے گئے۔ (مظہری ج ۵ ص ۲۲۵)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۳۰ پ ۱۰)

ترجمہ "اور یہودیوں نے کہا کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں۔"

شان نزول :- ابن حاتم نے سعید بن جبیر اور عکرمہ کی روایت سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ کی خدمت میں سلام بن مشکم اور نعمان بن اوفی ابوانس وغیرہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے ہمارا قبلہ چھوڑ دیا اور عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا نہیں کہتے۔ پھر ہم آپ کے پیروکار کیسے ہوسکتے ہیں؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری [illegible])

آیت : "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت جز و ۳۴ پ ۱۰)

ترجمہ "اے ایمان والو! اکثر احبار اور راہبان لوگوں کے مال نامشروع طریقہ سے کھاتے ہیں۔" (الخ)

شان نزول :- علماء اہل کتاب اور ان کے اپنے متبعین اور عوام سے

رشوت لیتے تھے اور معمولی (دنیوی) اشیاء لیکر دین میں تحریف کرتے تھے اور نبی برحق کی مخالفت کرتے تھے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(واحدی ص ۱۸۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَالَکُمْ اِذَا قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۸ ← پ ۱۰)

ترجمہ : "اے ایمان والو! تم لوگوں کو کیا ہوا کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں نکلو۔"

شان نزول : ۔(خلاصہ) علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ جب حضور ﷺ طائف سے واپس آئے تو آپ ﷺ نے رومیوں سے جہاد کرنے کے لئے تیاری کا حکم دیا۔ اس وقت زمانہ بڑی تنگ دستی کا تھا گرمی بھی شدید تھی' ملک بھی خشک تھا فصلیں بھی تیار تھیں' اور یہ سفر تبوک کا تھا۔ اکثر مرتبہ آپ ﷺ خطرہ کے پیش نظر توریہ کرتے اور جہاں جانے کا ارادہ ہوتا اس کا اظہار نہ کرتے۔

لیکن سفر تبوک کی مسافت بھی لمبی تھی اور دشمن کی تعداد بھی زیادہ تھی۔ اس لئے آپ ﷺ نے اس سفر میں توریہ نہیں فرمایا تاکہ تیاری پوری کر لی جائے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ مدینہ کے گردونواح کے قبائل عرب کو بھی شرکت کی دعوت دی' اور مکہ بھی پیغام بھیج دیا۔ چنانچہ آپ کے ساتھ بکثرت لوگ

ہو گئے لیکن منافق اور مومنوں میں سے بھی کچھ سست کار لوگ ساتھ نہیں گئے۔

ان لوگوں کے متعلق اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(قص طبری ج ۵ ص ۲۰۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "اِنفِرُوا خِفَافًا وَّثِقَالًا" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۴۱ پ ۱۰)

ترجمہ: "نکل پڑو تھوڑے سامان سے اور زیادہ سامان سے۔" (الخ)

شان نزول: یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو جہاد (غزوہ تبوک) میں شریک ہونے سے بچنے کیلئے مختلف بہانے (مال کا نقصان پھلوں کا پکنا' مصروفیات' ذہنی انتشار وغیرہ) بنا کر بہانے کرنے لگے۔

اللہ تعالٰی نے ان کے اعذار کو قبول نہیں کیا۔ اور ہر حال میں جہاد میں شرکت لازمی قرار دی۔(واحدی ص ۱۸۴)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۴۲ پ ۱۰)

ترجمہ: "اگر دنیوی سامان با آسانی حاصل ہونے والا مال غنیمت

ہوتا اور سفر معمولی ہوتا تو وہ آپ کے ساتھ ہو جاتے ۔“

شان نزول :- محمد بن عمرؓ کا بیان ہے کہ کچھ منافق بغیر کسی وجہ کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس غرض سے حاضر ہوئے کہ سفر تبوک پر نہ جانے کی اجازت حاصل کر لیں ۔ حضور ﷺ نے ان کو اجازت دیدی ۔ ان کی تعداد اسی سے کچھ زائد تھی ۔

انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۔ (طبری ج ۵ ص ۲۹۲ ابن کثیر ج ۲ ص ۶۲ پ ۱۰)

☆---------☆---------☆---------☆--------☆

آیت : ”لَوْ خَرَجُوْا فِیْکُمْ مَّازَادُوْکُمْ اِلَّا خَبَالًا“ (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۷ پ ۱۰)

ترجمہ : ”اگر یہ لوگ تمہارے ساتھ شامل ہو جاتے تو سوائے اس کے کہ وہ دوگنا فساد کرتے اور کیا ہوتا ۔“

شان نزول :- (خلاصہ) غزوہ تبوک کے موقع پر عبداللہ بن ابی حضور ﷺ کے ساتھ روانہ تو ہوا مگر راستہ میں الگ رہتا اور پڑاؤ بھی الگ رکھتا ۔ اور جب حضور ﷺ نے اپنے سفر کا رخ تبوک کی جانب کیا تو عبداللہ بن ابی نے آپ ﷺ کا ساتھ چھوڑ دیا اور اپنے ساتھی منافقوں کو واپس مدینہ لے آیا ۔ اور کہا کہ ایسی بدحالی اور گرمی میں اتنی لمبی مسافت پر بنی الاصفر سے لڑنے جارہے ہیں ۔ کیا ان سے لڑائی کوئی کھیل ہے ؟

اور پھر کہنے لگا کہ مجھے تو یہ نظر آرہا ہے کہ محمد (ﷺ) کے ساتھی رسیوں میں بندھے ہوئے ہیں گویا قید ہو کر آئیں گے۔ ابن ابی نے اس قسم کی خبریں حضور ﷺ اور مسلمانوں کے متعلق فتنہ پیدا کرنے کے لئے مشہور کی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے ابن ابی اور اس کے ساتھیوں کے متعلق یہ آیات نازل فرمائیں۔ (ملخص مظہری ج ۵ ص ۲۹۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۴۹ پ ۱۰)

ترجمہ : "اور ان میں بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمیں اجازت دیدیں اور مصیبت میں نہ ڈالیں۔"

شان نزول :۔ طبرانی نے ایک سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جہاد کرو اور مال غنیمت میں رومی عورتیں حاصل کرو۔ بعض منافق کہنے لگے یہ تم کو عورتوں کی لالچ میں پھنسانا چاہتے ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری ج ۵ ص ۳۰۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۵۸ پ ۱۰)

ترجمہ "اگر ان کو صدقات میں سے دیدیا جاتا ہے تو راضی ہوتے ہیں اور اگر ان کو نہیں دیا جاتا تو یکدم ناراض ہوتے ہیں۔"

شان نزول:۔ اس آیت کا نزول غزوہ تبوک میں ہوا' حنین کے بعد اور بعض علماء کے نزدیک اس کا نزول اس موقع پر ہوا۔ جب تبوک کے لئے تیاری ہو رہی تھی اور صحابہ اموال صدقات لا رہے تھے اور حضور ﷺ ان کو تقسیم کر رہے تھے۔

کلبی کا قول ہے کہ اس آیت کا نزول ایک منافق کے بارے میں ہوا جس کا نام ابوالخواص تھا۔ اس نے کہا تھا کہ تقسیم عدل کے ساتھ نہیں ہو رہی ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی

(ابن کثیر ج ۲ ص ۶۹ پ ۱۰ مظہری ج ۵ ص ۲۰۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۶۰ پ ۱۰)

ترجمہ "بیشک زکوٰۃ حق ہے مفلسوں کا اور محتاجوں کا اور زکوٰۃ کے کام پر جانے والوں کا اور ان کا جن کی دلجوئی کرنا مقصود ہو۔"

شانِ نزول :۔ اس آیت میں حق تعالیٰ نے مصارف صدقات کو متعین فرما کر منافقین کی اس غلط فہمی کو دور کیا کہ جوانہوں نے آنحضرت ﷺ پر الزام لگایا تھا کہ (معاذ اللہ) آپ ﷺ صدقات کی تقسیم میں انصاف نہیں کرتے، جس کو چاہتے ہیں اور جو چاہتے ہیں دیدیتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ بات متعین فرمادی کہ صدقات کے کون لوگ مستحق ہیں اور آپ ﷺ تقسیم صدقات میں اسی ارشاد ربانی کی تعمیل فرماتے ہیں اپنی رائے سے کچھ نہیں کرتے ۔ (ملخص معارف ج ۴ ص ۳۹۲)

منافقین حرص و طمع کی بناء پر یہ چاہتے تھے کہ ہم جس وقت آپ سے جتنا مال مانگیں اتنا ہی مال آپ ہم کو دیدیں ۔ اس لئے وہ آپ ﷺ کی عادلانہ تقسیم پر طعن کرتے تھے ۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ اور مصارف صدقات بیان فرمادیئے ۔ اور یہ بھی بتادیا کہ یہ تقسیم حکم خداوندی کے مطابق ہے ۔ اس میں ذرہ برابر بھی خیانت کا احتمال نہیں ہے ۔

(معارف القرآن علامہ کاندھلوی ج ۵ ص ۵۶ ۳ ابن کثیر ج ۲ ص ۷۰ پ ۱۰ ۔ مظہری ج ۵ ص ۲۰۸)

☆―――――☆―――――☆―――――☆―――――☆

آیت : "یَحْلِفُونَ بِاللّٰہِ لَکُمْ لِیُرْضُوْکُمْ" (الخ)
(سورۃ التوبہ آیت ۶۲ پ ۱۰)

ترجمہ : "وہ تم کو راضی کرنے کے لئے تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں ۔"

شانِ نزول :۔ مقاتل اور کلبی کا بیان ہے کہ اس آیت کا نزول منافقوں کی ایک جماعت کے متعلق ہوا جو غزوہ تبوک کو نہیں گئے تھے ۔ اور جب حضور ﷺ غزوہ

سے واپس تشریف لائے تو وہ حاضر ہو کر طرح طرح کے عذر پیش کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے۔

ان کے بارے میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۵ ص ۲۴۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "یَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَیْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۶۴ پ ۱۰)

ترجمہ: "منافق لوگ اندیشہ کرتے ہیں کہ مسلمانوں پر کوئی سورہ یا آیت نازل نہ ہو جائے جو ان کے مافی الضمیر کی اطلاع دیدے۔" (الخ)

شان نزول: امام سدی نے فرمایا کہ منافقین کہا کرتے تھے کہ ہمیں سو کوڑے لگائے جائیں وہ اس سے بہتر ہے کہ ہمارے بارے میں کوئی آیت نازل ہو جس سے ہماری رسوائی ہوتی ہے۔ امام مجاہد نے فرمایا کہ منافقین باہم اسلام اور مسلمانوں کے متعلق گفتگو کرتے اور پھر کہتے کہ کاش اللہ تعالیٰ ہمارے راز مسلمانوں پر منکشف نہ کرے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (واحدی ص ۱۸۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ" (الخ) (سورۃ التوبہ آیت ۶۵ پ ۱۰)

ترجمہ: "اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہدیں گے کہ ہم تو محض مشغلہ اور خوش طبعی کر رہے ہیں۔"

شان نزول :۔ ابن جریر نے قتادہ کا بیان نقل کیا ہے کہ کچھ منافقوں نے غزوہ تبوک میں کہا کہ یہ شخص امید لگائے ہوئے ہے کہ شام کے محلات اور قلعے فتح کر لے گا۔ ایسا ہونا بہت بعید ہے۔ اللہ نے اس قول کی اطلاع اپنے نبی کو دیدی۔ حضورﷺ ان منافقین کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تم نے ایسا ایسا کہا تھا؟ وہ کہنے لگے اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۳۷۰ پ ۱۰ مظہری ج ۵ ص ۲۵۱)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَةَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ وَھَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۷۴ پ ۱۰)

ترجمہ: "قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی کہ ہم نے نہیں کہا اور بیشک کہا ہے انہوں نے کفر کا لفظ اور منکر ہو گئے مسلمان ہو کر' اور قصد کیا تھا اس چیز کا جو ان کو نہ ملی۔"

شان نزول :۔ اس آیت کے نزول میں علامہ بغوی نے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ایک خطبہ دیا۔ جس میں منافقین کی

بدحالی اور انجام بد کا ذکر فرمایا۔حاضرین میں ایک منافق جلاس بھی تھا۔اس نے اپنی مجلس میں جاکر کہا کہ جو کچھ محمد ﷺ کہتے ہیں اگر وہ سچ ہے تو ہم گدھوں سے بھی زیادہ بدتر ہیں۔یہ کلمہ ایک صحابی عامر بن قیس نے سن لیا اور کہا کہ بیشک جو کچھ آپ ﷺ نے فرمایا وہ سچ ہے اور واقعی تم لوگ گدھوں سے بھی زیادہ بدتر ہو۔

جب حضور ﷺ سفر تبوک سے واپس مدینہ تشریف لائے تو ان صحابی نے یہ سارا قصہ بتایا جبکہ منافق جلاس نے اپنے کہنے سے انکار کر دیا اور ان صحابی پر تہمت لگائی کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔آپ ﷺ نے دونوں کو حکم دیا کہ منبر نبوی کے پاس کھڑے ہو کر قسم کھائیں جلاس نے بے دھڑک جھوٹی قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا تھا۔عامر بن قیس جھوٹ بولتے ہیں۔

پھر حضرت عامر بن قیس کا نمبر آیا تو انہوں نے بھی قسم کھالی اور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے کہ یا اللہ آپ اپنے رسول ﷺ پر بذریعہ وحی اس معاملہ کی حقیقت روشن فرمادیں ان کی دعا پر حضور ﷺ اور تمام صحابہؓ نے آمین کہی۔ابھی یہ لوگ اس جگہ سے ہٹے بھی نہ تھے کہ حضرت جبرئیل امین وحی لے کر حاضر ہوگئے جس میں یہ آیت مذکور تھی۔جب جلاس نے یہ آیت سنی تو وہ فوراً کھڑا ہو گیا اور کہا کہ یا رسول اللہ اب میں اقرار کرتا ہوں کہ مجھ سے غلطی ہوئی اور عامر بن قیس نے جو کچھ کہا وہ سچ ہے اور اللہ نے مجھے توبہ کا بھی اس میں حق دیا ہے۔میں اب اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔آپ ﷺ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور بعد میں وہ اپنی توبہ پر قائم رہے۔پھر ان کے حالات درست ہوگئے۔

(معارف ج ۴ ص ۴۲۵ ابن کثیر ج ۲ ص ۸۰ پ ۱۰ مظہری ج ۵ ص ۲۶۲)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَمَانَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

مِنْ فَضْلِهٖ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۷۴ جزو ۲، پ ۱۰)

ترجمہ: "اور یہ انہوں نے صرف اس بات کا بدلہ دیا کہ ان کو اللہ نے اور اس کے رسول نے اللہ کے فضل سے مالدار کر دیا۔"

شان نزول: ابن جریر اور ابوالشیخ نے عکرمہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ابن عدی بن کعب کے غلام نے کسی انصاری کو قتل کر دیا تھا۔ حضور ﷺ نے اس کی دیت میں بارہ ہزار درہم ادا کرنے کا فیصلہ کیا۔ بغوی نے لکھا ہے کہ جلاس کا غلام مارا گیا تھا اس کی دیت جلاس کو دلوائی گئی جس سے جلاس مالدار ہو گیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

کلبی نے کہا کہ حضور ﷺ کے مدینہ آنے سے قبل اہل مدینہ بہت تنگ حال تھے۔ حضور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد اموال غنیمت کی وجہ سے خوشحال ہو گئے۔

(مظہری ج ۵ ص ۲۶۴)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت: "وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۷۵ پ ۱۰)

ترجمہ: "اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں کہ جنہوں نے اللہ سے

وعدہ کیا تھا کہ اگر اللہ ہمیں اپنے فضل سے عطا کرے گا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے۔"

شانِ نزول :۔ حضرت ابن عباس ﷺ سعید بن جبیرؒ اور قتادہ کا بیان ہے کہ ثعلبہ انصاری ایک جماعت میں آیا اور ان کو گواہ کر کے کہا کہ اللہ مجھے اپنے فضل سے نوازے گا تو میں اس میں سے ہر حقدار کا حق ادا کروں گا خیرات دوں گا۔ پھر اچانک اس کے چچا کے بیٹے کا انتقال ہو گیا اور ثعلبہ اس کے مال کا وارث ہو گیا مگر اس نے اپنا قول پورا نہیں کیا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۳۸۲ پ ۱۰ ، طبری ج ۵ ص ۲۶۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقَاتِ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۷۹، پ ۱۰)

ترجمہ: "وہ لوگ جو طعن کرتے ہیں ان مسلمانوں پر جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں۔"

شانِ نزول :۔ اس آیت میں نفلی صدقات دینے والے مسلمانوں پر منافقین کی طعن و تشنیع کا ذکر ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت ابو مسعود ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی طرف سے ہمیں صدقہ کا حکم دیا گیا اور ہمارا حال یہ تھا کہ ہم محنت مزدوری کرتے تھے (کوئی مال ہمارے پاس نہ تھا) اس مزدوری میں سے جو کچھ ہمیں ملتا تھا اسی میں سے صدقہ بھی نکالتے تھے۔ چنانچہ ابو عقیل نے آدھا صاع (تقریباً پونے

دوسیر) صدقہ پیش کیا۔ دوسرا آدمی آیا اس نے اس سے کچھ زیادہ صدقہ دیا۔ منافقین ابوعقیل پر طعن و تشنیع کرنے لگے کہ کیا حقیر اور ذرا سی چیز صدقہ میں لائے اللہ کو ایسی چیز کی ضرورت نہیں اور جس نے کچھ زیادہ صدقہ دیا اس پر یہ الزام لگایا کہ اس نے ریاء یہ صدقہ کیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(معارف ج ۴ ص ۴۲۰ ابن کثیر ج ۲ ص ۸۵ پ ۱۰ مظہری ج ۵ ص ۲۶۹-۲۶۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ" (الخ)
(سورۃ التوبہ آیت ۸۰ پ ۱۰)

ترجمہ: "ان کیلئے آپ دعائے مغفرت کریں یا نہ کریں دونوں برابر ہیں۔"

شان نزول: ــ بیضاوی نے لکھا ہے کہ عبداللہ بن ابی منافق تھا لیکن اس کا بیٹا عبداللہ پکا مومن تھا۔ جب ابن ابی مرض موت میں مبتلا تھا تو مومن بیٹے نے اپنے باپ کیلئے دعائے مغفرت کی درخواست حضور ﷺ سے کی۔ آپ ﷺ نے دعا کر دی۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۸۷ پ ۱۰ مظہری ج ۵ ص ۲۷۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا" (الخ)
(سورۃ التوبہ آیت ۸۱ پ ۱۰)

ترجمہ: "آپ کہدیں کہ جہنم کی آگ بہت گرم ہے۔"

شان نزول :۔ ابن جریر نے محمد بن کعب قرظی کی روایت سے لکھا ہے کہ آپ ﷺ سخت گرمی میں تبوک کی طرف (بغرض جہاد) تشریف لے گئے اس پر بنی سلمہ کے ایک شخص نے کہا کہ گرمی میں جہاد کو نہ جاؤ۔ (اسی طرح اور بعض دیگر منافقوں نے کہا کہ گرمی میں جہاد کو نہ جاؤ) تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۳۸۷ پ ۱۰ طبری ج ۵ ص ۲۷۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ، اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۸۴ پ ۱۰)

ترجمہ : "اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر' وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے اور وہ مر گئے نافرمان۔"

شان نزول :۔ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے آیت مذکورہ کے نزول کی یہ تفصیل بیان کی گئی ہے کہ جب عبداللہ بن ابی ابن سلول مر گیا تو اس کے صاحبزادے عبداللہ جو مخلص مسلمان اور صحابی تھے وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ آپ اپنی قمیص عطا فرمائیں تاکہ میں اپنے باپ کو اس میں کفن پہناؤں۔ آپ ﷺ نے اپنی قمیص مبارک عطا فرما دی۔ پھر حضرت عبداللہ نے یہ بھی درخواست کی کہ آپ اس کے جنازے کی نماز پڑھائیں۔ آپ ﷺ

نے قبول فرمالیا اور نماز جنازہ کیلئے کھڑے ہوگئے تو حضرت عمر بن خطاب ؓ نے آپ ﷺ کا کپڑا پکڑ کر عرض کیا کہ آپ ﷺ اس منافق کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کو ان کی نماز جنازہ سے منع فرمادیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے اختیار دیدیا ہے کہ میں دعاء مغفرت کروں یا نہ کروں اور (گذشتہ) آیت میں ستر مرتبہ استغفار پر بھی مغفرت نہ ہونے کا ذکر ہے تو میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کر سکتا ہوں۔ (آیت یہ ہے) اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (الخ)

رسول اللہ ﷺ نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی، نماز کے بعد ہی یہ آیت مذکورہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓي اَحَدٍ (الخ) نازل ہوئی۔ چنانچہ اس کے بعد آپ ﷺ نے کبھی کسی منافق کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھی۔

(معارف القرآن ج ۴ ص ۴۴۳ ابن کثیر ج ۲ ص ۸۹ پ ۱۰ مظہری ج ۵ ص ۲۷۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۹۰ پ ۱۰)

ترجمہ: "اور دیہاتوں میں کچھ بہانہ باز لوگ آئے تاکہ ان کو گھر رہنے کی اجازت مل جائے۔"

شان نزول:۔ (۱) امام ضحاک نے فرمایا کہ عامر بن طفیل کے کچھ لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ جب ہم جہاد پر جاتے ہیں تو قبائل طے کے جنگلی لوگ ہماری بیویوں اور بچوں کو لوٹ لیتے ہیں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری

خبریں مجھے پہلے ہی بتادی گئی ہیں۔ آئندہ اللہ ہم کو تمہاری ضرورت سے بے نیاز کر دے گا۔

(۲) ابن مردویہ نے حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب آپ ﷺ نے جد بن قیس کو جہاد میں نہ چلنے کی اجازت دیدی تو کچھ اور منافق آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ ہم کو بھی اجازت دیدیں۔ ہم اتنی گرمی میں جہاد کیلئے نہیں جاسکتے۔ آپ ﷺ نے اجازت دیدی اور منہ پھیرلیا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

بعض نے کہا کہ اس سے قبل کی آیت ۸۸-۸۷ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۵ ص ۲۸۰-۱)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۹۲ پ ۱۰)

ترجمہ: "اور نہ ان لوگوں پر (کوئی گناہ ہے) کہ جس وقت وہ آپ کے پاس اس غرض سے آئے کہ ان کو سواری دیدیں۔"

شان نزول: ابن ابی حاتم عوفی کے طریق سے حضرت ابن عباس ؓ کا بیان نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ نے لوگوں کو جہاد کیلئے اٹھ کھڑے ہونے کا حکم دیا تو صحابہؓ کا ایک گروہ جس میں عبداللہ بن مغفل مزنی ؓ بھی تھے آکر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ہم کو سواری دیدیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم! میرے پاس کوئی

(زائد) سواری نہیں ہے۔جو آپ لوگوں کو دے سکوں۔یہ لوگ روتے ہوئے واپس لوٹ گئے۔ان پر جہاد سے رکنا اور خرچ وسواری میسر نہ آنا بہت شاق گذرا۔ پھر اللہ نے ان کو معذور قرار دیا اور انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۹۴ پ ۱۰ مظہری ج ۵ ص ۲۸۴)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "یَعْتَذِرُوْنَ اِلَیْکُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَیْهِمْ قُلْ لَّاتَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَکُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِکُمْ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۹۴/۹۶ پ ۱۱)

ترجمہ: "بہانے لائیں گے تمہارے پاس جب تم واپس جاؤ گے ان کی طرف 'تو کہہ کہ بہانے مت بناؤ ہم ہرگز نہ مانیں گے تمہاری بات ہمیں بتاچکا ہے اللہ تمہارے احوال۔" (الخ)

شان نزول:۔اس مذکورہ آیت سے قبل (وَجَاءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِیُؤْذَنَ لَهُمْ) میں ان منافقین کا ذکر تھا جنہوں نے غزوہ تبوک میں نکلنے سے پہلے جھوٹے حیلے بہانے کرکے جہاد میں جانے سے عذر کر دیا تھا اور اس آیت میں ان کا ذکر ہے جنہوں نے جہاد سے واپسی کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی جہاد سے غیر حاضری کے جھوٹے بہانے پیش کئے۔یہ آیات مدینہ

واپس آنے سے پہلے نازل ہو چکی تھیں جن میں آئندہ پیش آنے والے واقعہ کی خبر دی گئی تھی۔

جب آپ ﷺ مدینہ واپس تشریف لائے تو منافقین عذر کرنے کے لئے آپ کے پاس آئے اور اسی طرح واقعات پیش آئے جیسا کہ آپ کو خبر دی گئی تھی۔ آیات مذکورہ میں آپ ﷺ کو تین حکم دیئے گئے۔

(۱) پہلی آیت میں یہ حکم دیا گیا کہ جب یہ عذر پیش کرنے کیلئے آئیں تو آپ ان سے کہدیں کہ فضول جھوٹے عذر نہ کرو ہم تمہاری بات کی تصدیق نہ کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بذریعہ وحی تمہارے سب حالات و خیالات تمہاری شرارت اور دل میں چھپے ہوئے خفیہ ارادے سب بتا دیئے ہیں۔جس سے تمہارا جھوٹا ہونا ہم پر واضح ہو گیا۔اس لئے عذر بیان کرنا فضول ہے۔

(۲) دوسری آیت میں یہ حکم دیا گیا کہ یہ لوگ آپ ﷺ کی واپسی کے بعد جھوٹی قسمیں کھا کر آپ ﷺ کو مطمئن کرنا چاہیں گے۔اور مقصد یہ ہو گا کہ آپ ان کی جہاد سے غیر حاضری کو نظر انداز کر دیں اور اس پر ملامت نہ کریں اس پر ارشاد ربانی ہوا کہ ان کی یہ خواہش آپ پوری کر دیں۔اور آپ ان سے اعراض کریں۔نہ تو ان پر ملامت و سرزنش کریں اور نہ شگفتہ تعلقات ان سے رکھیں۔

(۳) تیسری آیت میں یہ حکم دیا گیا کہ یہ لوگ قسمیں کھا کر آپ کو اور دیگر مسلمانوں کو راضی کرنا چاہیں گے۔اس کے متعلق یہ فرمادیا کہ ان کی یہ خواہش پوری نہ کی جائے۔آپ ان سے راضی نہ ہوں اور اللہ بھی ان سے راضی نہیں ہے۔کیونکہ یہ اپنے کفر اور منافقت پر قائم ہیں۔

(ملخص معارف ج ۴ ص ۴۴۴ ملخص عثمانی ج ۵ ص ۸۹ ۳)

آیت: "وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا، عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۱۰۲ پ ۱۱)

ترجمہ: "اور بعض لوگ ہیں کہ اقرار کیا انہوں نے اپنے گناہوں کا، ملایا انہوں نے ایک کام نیک اور دو سرا بد، قریب ہے کہ اللہ معاف کرے ان کو، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

شان نزول:۔ غزوہ تبوک کیلئے آپ ﷺ کی طرف سے اعلان عام ہوا کہ تمام مسلمانوں کو چلنے کا حکم ہوا۔ اس وقت زمانہ سخت گرمی کا تھا۔ مسافت دور دراز کی تھی۔ اور ایک بڑی حکومت کی تربیت یافتہ فوج سے مقابلہ تھا جو اسلام کی تاریخ میں پہلا ہی واقعہ تھا۔ یہ اسباب تھے جس کی وجہ اس حکم کے متعلق لوگوں کے حالات مختلف ہو گئے اور ان کی جماعتوں کی کئی قسمیں ہو گئیں۔

(۱) وہ حضرات مخلصین جو حکم سنتے ہی بلا تردد تیار ہو گئے۔

(۲) وہ لوگ تھے جو ابتداء کچھ تردد میں رہے پھر ساتھ شریک ہو گئے۔

(۳) وہ حضرات جو واقعی معذور تھے اس لئے نہ جا سکے۔

(۴) وہ مومنین اور مخلصین ہیں جو عذر نہ ہونے کے باوجود سستی اور کاہلی کے سبب جہاد میں شریک نہ ہوئے۔ یہ آیت مذکورہ ان ہی سے متعلق ہے۔

(۵) وہ منافقین جو نفاق کے سبب جہاد میں شریک نہ ہوئے۔ آیت مذکورہ سے متعلق شان نزول یہ ہے کہ:

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے فرمایا کہ دس حضرات ایسے تھے جو بلا کسی معقول عذر کے غزوہ تبوک میں نہیں گئے۔ پھر ان کو اپنے فعل پر ندامت ہوئی۔ ان میں سے سات آدمیوں نے اپنے آپ کو مسجد نبوی کے ستونوں سے باندھ لیا اور یہ عہد کیا کہ جب تک ہماری توبہ قبول کر کے حضور ﷺ ہمیں نہ کھولیں گے اس وقت تک ہم اسی طرح بندھے ہوئے قیدی رہیں گے جب آپ ﷺ نے انکو بندھا ہوا دیکھا اور آپ ﷺ کو یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے یہ عہد کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اس وقت تک نہ کھولوں گا جب تک اللہ مجھے ان کے کھولنے کا حکم نہ دیدے کیونکہ یہ جرم بڑا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور آپ ﷺ نے ان کو کھولنے کا حکم دیدیا۔

(قرطبی، مخص معارف ج ۴ ص ۴۵۴ ابن کثیر ج ۲ ص ۷ پ ۱۱ مظہری ج ۵ ص ۴۰۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ، اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۱۰۳ پ ۱۱)

ترجمہ "لے ان کے مال میں سے زکوٰۃ کہ پاک کرے تو ان کو اور
بابرکت کرے تو ان کو اس کی وجہ سے اور دعا دے ان کو'
بیشک تیری دعا ان کیلئے باعث تسکین ہے۔ اور اللہ سب کچھ
سنتا اور جانتا ہے۔"

شان نزول :۔ واقعہ اس آیت کا یہ ہے کہ جن حضرات کا اوپر ذکر ہوا کہ بلاعذر غزوہ تبوک سے رہ گئے تھے اور پھر نادم ہوکر اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں سے باندھ دیا۔ پھر آیت سابقہ میں ان کی توبہ کی قبولیت نازل ہوئی۔ اور قید سے کھولے گئے۔ تو ان حضرات نے بطور شکرانہ کے اپنا سارا مال صدقہ کرنے کیلئے پیش کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے قبول کرنے سے انکار فرمایا کہ مجھے مال لینے کا حکم نہیں ہے۔ اس پر آیت مذکورہ "خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ" نازل ہوئی۔ تو پھر آپ نے پورے مال کی بجائے ایک تہائی مال کا صدقہ کرنا قبول فرمالیا۔ کیونکہ آیت میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ پورا مال نہ لیا جائے بلکہ اسی کا کوئی حصہ لیا جائے۔ اور حرف "من" اس پر شاہد ہے۔

یہ آیت اگرچہ ایک خاص جماعت سے متعلق ہے۔ لیکن اس کا مفہوم عام ہے۔

(معارف ج ۴ ص ۵۵ ۴ ابن کثیر ج ۲ ص ۹ پ ۱۱ سنگری ج ۵ ص ۲۰۱)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ

عِبَادِہٖ" (الخ) (سورۃ التوبہ آیت ۱۰۴ پ ۱۱)

ترجمہ "کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔"

شانِ نزول :۔ علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ جب ان حضرات کی توبہ قبول ہو گئی (جو شرعی عذر کی وجہ سے نہ جا سکے تھے) تو وہ منافق جو تبوک نہیں گئے تھے انہوں نے کہا کہ کل تک تو یہ لوگ ہمارے ساتھ تھے۔ کوئی ان سے میل جول بھی نہیں رکھتا تھا نہ کوئی ان سے بات کرتا تھا۔ اب یہ نئی بات ہو گئی۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۵ ص ۳۰۶)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰہِ" (الخ)
(سورۃ التوبہ آیت ۱۰۶ پ ۱۱)

ترجمہ "اور کچھ لوگ جن کا معاملہ خدا کا حکم آنے تک ملتوی ہے۔" (الخ)

شانِ نزول :۔ کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ تینوں غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے۔ پھر ان کی توبہ قبول ہوئی۔ (واحدی ص ۱۹۵)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ
كُفْرًا وَّتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَاِرْصَادًا
لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ مِنْ
قَبْلُ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۱۰۷ پ ۱۱)

ترجمہ : "اور جنھوں نے بنائی ہے ایک مسجد ضد پر اور کفر پر اور
پھوٹ ڈالنے کو مسلمانوں میں اور گھات لگانے کو اس شخص
کی جو لڑ رہا ہے اللہ اور اس کے رسول سے پہلے سے اور وہ
قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو بھلائی ہی چاہی تھی اور اللہ
گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔"

شان نزول :- ان آیات میں مسلمانوں کے خلاف ایک سازش کا ذکر ہے۔
جس کا واقعہ یہ ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایک شخص ابو عامر نامی زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گیا تھا۔ اور ابو عامر راہب کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ وہی شخص ہے جس کے بیٹے حضرت حنظلہ ؓ ایک مشہور صحابی جن کی لاش کو فرشتوں نے غسل دیا تھا۔ جس کی بنا پر غسیل ملائکہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ مگر باپ اپنی گمراہی اور نصرانیت پر قائم رہا۔

منافقین مدینہ کی ایک سازش کے دوران ابو عامر راہب نے منافقین کو یہ

مشورہ دیا کہ تم ایک مکان مدینہ میں بناؤ اور یہ ظاہر کرو کہ ہم مسجد بنا رہے ہیں تاکہ مسلمانوں کو شبہ نہ ہو پھر تم اس مکان میں اپنے لوگوں کو جمع کرو اور جس قدر ہو سکے اسلحہ اور سامان جمع کرتے رہو اور یہاں مسلمانوں کے خلاف آپس کے مشورے سے معاملات طے کیا کرو۔

یہ سازش غزوہ حنین کے بعد تیار ہوئی۔ چنانچہ اس پروگرام کے تحت ان منافقین نے مدینہ کے محلہ قبا میں (جہاں اول ہجرت میں آپ نے قیام فرمایا تھا اور ایک مسجد قبا کے نام سے بنائی تھی) مسجد کے نام سے ایک مکان کی بنیاد رکھی اور مسلمانوں کو فریب دینے کیلئے یہ ارادہ کیا کہ اس میں حضور ﷺ سے نماز بھی پڑھوائیں گے تاکہ تمام مسلمان مطمئن ہو جائیں گے کہ یہ بھی ایک مسجد ہے۔

پھر ان کا ایک وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ مسجد قبا بہت سے لوگوں سے دور ہے۔ ضعیف اور بیماروں کا وہاں پہنچنا مشکل ہے اور مسجد قبا زیادہ وسیع بھی نہیں ہے کہ تمام لوگ آجائیں۔ لہٰذا ہم نے ایک دوسری مسجد بنائی ہے تاکہ یہ پریشانی دور ہو جائے ایک نماز آپ بھی اس میں ادا فرمائیں تاکہ برکت ہو۔ آپ اس وقت غزوہ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے وعدہ کر لیا کہ اس وقت ہمیں ایک سفر درپیش ہے۔ واپسی کے بعد ہم اس میں نماز پڑھ لیں گے۔

غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت جب آپ مدینہ کے قریب ایک مقام پر فروکش ہوئے تو یہ آیات مذکورہ آپ پر نازل ہوئیں اور ان آیات میں ان تمام منافقین کی سازش کھول دی گئی۔ نزول آیات کے بعد آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ فوراً جاؤ اور اس کو ڈھاؤ اور آگ لگا دو۔ چنانچہ صحابہ گئے بتعمیل حکم کرتے

ہوئے اس کو ڈھادیا اور زمین برابر کر دی۔

(تفسیر قرطبی، مظہری کی روایات سے اخذ کیا گیا ہے۔)

(معارف ج ۴ ص ۴۶۱ ابن کثیر ج ۲ ص ۱۰ پ ۱۱ مظہری ج ۵ ص ۲۰۸)

☆------------☆------------☆------------☆------------☆

آیت: "فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۱۰۸ پ ۱۱)

ترجمہ: "اس میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں۔"

شان نزول: علامہ بغوی نے اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہ کا بیان نقل کیا ہے کہ یہ آیت اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ لوگ پانی سے استنجا کرتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے گروہ انصار! اللہ نے تمہاری تعریف فرمائی ہے۔ تم وضو اور رفع حاجت کے وقت کیا کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ہم رفع حاجت کے بعد تین پتھروں کا استعمال کرتے ہیں اور پتھروں کے بعد پانی کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کے اس عمل پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۵ ص ۴-۲۱۲)

☆------------☆------------☆------------☆------------☆

آیت:

"اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۱۱۱ پ ۱۱)

ترجمہ: "اللہ نے خرید لی مسلمانوں سے ان کی جان اور مال اس قیمت پر کہ ان کیلئے جنت ہے 'لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں پھر مارتے ہیں اور مرتے ہیں۔"

شان نزول: حسب تصریح اکثر مفسرین کے نزدیک یہ آیت بیعت عقبہ کے شرکاء کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ جو ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں انصار مدینہ سے لی گئی تھی۔ اس لئے پوری سورت کے مدنی ہونے کے باوجود ان آیات کو مکی کہا گیا ہے۔

عقبہ پہاڑ کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو جمرہ کے قریب ہے۔ یہ بیعت عقبہ تین مرتبہ ہوئی۔

(۱) بعثت کے گیارہویں سال چھ انصار مدینہ تھے۔

(۲) بارہویں سال بارہ حضرات سے بیعت لی گئی۔

(۳) اور تیرہویں سال ستر ۷۰ اصحاب سے بیعت لی گئی جو کہ آخری تھی۔ اور عام طور پر بیعت عقبہ سے یہی آخری بیعت مراد ہوتی ہے۔

(معارف ج ۴ ص ۴۶۶ ابن کثیر ج ۲ ص ۵ پ ۱۱ مظہری ج ۵ ص ۳۱۸)

آیت: "مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْۤا اُولِیْ قُرْبٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۱۱۳ پ ۱۱)

ترجمہ: "لائق نہیں نبی کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش چاہیں مشرکوں کی اگرچہ وہ ہوں قرابت والے جبکہ ظاہر ہو چکا ان پر کہ وہ ہیں دوزخ والے۔"

شانِ نزول: — واقعہ نزول اس آیت کا صحیح بخاری و مسلم کی روایت کے مطابق یہ ہے کہ آپ ﷺ کے چچا ابو طالب اگرچہ مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ مگر عمر بھر آپ ﷺ پر شفقت و عنایت اور آپ ﷺ کی حمایت و حفاظت کرتے رہے۔ اس کے پیش نظر آپ ﷺ کو اس کی بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح یہ کلمہ اسلام پڑھ لیں اور ایمان لے آئیں تو شفاعت کا موقع مل جائے گا۔ اور یہ جہنم کے عذاب سے بچ جائیں گے۔

جب ابو طالب کا آخری وقت ہوا تو آپ ﷺ کو بڑی فکر ہوئی کہ اگر اب بھی یہ کلمہ پڑھ لیں تو کام ہو جائے گا۔ چنانچہ اسی حالت میں آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ مگر ابو جہل اور عبداللہ بن امیہ پہلے سے وہاں موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے چچا! کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لیں تو میں آپ کی بخشش کیلئے

کوشش کروں گا۔ مگر ابو جہل بول اٹھا کہ کیا آپ عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ دیں گے۔

آپ ﷺ نے پھر کئی مرتبہ اپنا کلام دہرایا مگر ابو جہل ہر مرتبہ یہی بات کہہ دیتا۔ یہاں تک کہ ابو طالب نے آخری کلام میں یہی کہا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں اور اسی حالت میں وفات ہوگئی۔ تو اس پر آپ ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا کہ میں آپ کے لئے برابر استغفار کرتا رہوں گا۔ جب تک مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے۔ اس پر یہ آیت ممانعت نازل ہوئی جس میں آپ کو اور تمام مسلمانوں کو کفار و مشرکین کیلئے دعاء مغفرت کرنے سے منع کر دیا گیا۔ اگرچہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔

اس پر بعض مسلمانوں کو یہ شبہ ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی تو اپنے کافر باپ کیلئے دعا کی تھی۔ اس کے جواب میں دوسری آیت مَا کَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِیْمَ نازل ہوئی۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ جو اپنے باپ کیلئے دعا کی تھی تو ان کو اس وقت یہ معلوم نہ تھا کہ ان کا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا کفر پر اور دوزخی ہونا یقینی نہیں تھا۔ لیکن جب ان کا خاتمہ کفر پر ہوگیا اور جہنمی ہونا یقینی ہوگیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کیلئے استغفار کرنا چھوڑ دیا اور بے تعلقی اختیار کرلی۔

(معارف ج ۴ ص ۱۷ ۴، ابن کثیر ج ۲ ص ۷ ۳۹، الطبری ج ۵ ص ۲۲ ۴)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت :۔ "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا ۢبَعْدَ اِذْ هَدٰهُمْ" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۱۱۵ پ ۱۱)

ترجمہ :۔ "اور ہدایت یافتہ کرنے کے بعد اللہ کسی قوم کو اس وقت تک گمراہ قرار نہیں دیتا جب تک وہ چیزیں ان کو نہ بتادے جن سے ان کو پرہیز کرنا چاہئے۔"

شان نزول :۔ مقاتل اور کلبی کا بیان ہے کہ کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ اس وقت تک نہ تو شراب حرام ہوئی تھی۔ اور نہ ہی قبلہ کا رخ بیت المقدس سے ہٹ کر کعبہ کی طرف ہوا تھا۔ یہ لوگ مسلمان ہو کر اسی حالت میں اپنے گھروں کو چلے گئے۔ ان حضرات صحابہ کے جانے کے بعد حرمت شراب اور تحویل قبلہ کا حکم نازل ہو گیا مگر ان کو اس کی اطلاع نہ ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد وہ پھر مدینہ آئے تو دیکھا کہ حرمت شراب اور تحویل قبلہ کا حکم نازل ہو چکا ہے تو انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ! اس درمیانی مدت میں ہم نے تو شراب بھی پی ہے اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز بھی پڑھی ہے۔ ہمارا کیا ہو گا؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (مظہری ج ۵ ص ۳۲۹)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت :"وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً" (الخ)

(سورۃ التوبہ آیت ۱۲۲ پ ۱۱)

ترجمہ :"اور مسلمانوں کو یہ بھی نہ کرنا چاہئے کہ سب کے سب ہی جہاد کیلئے نکل کھڑے ہوں۔"

شان نزول :۔کلبی نے ذکر کیا ہے کہ قبائل بنی اسد بن خزیمہ قحط سالی میں مبتلا ہو کر بچوں کو لیکر مدینہ آگئے۔ان کی وجہ سے مدینہ کے راستے گندے ہوگئے اور چیزوں کے نرخ گراں ہوگئے۔اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ج ۵ ص ۳۴۴)

ابن کثیر نے اس کا یہ شان نزول بیان کیا ہے کہ کچھ صحابہ جہاد میں نہ گئے تو ان پر کچھ لوگ طعن کرنے لگے کہ تم یہاں آرام سے ہو اور وہ وہاں میدان جہاد میں گئے ہیں تو یہ بات ان صحابہ کے دل میں جم گئی۔تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔

(ابن کثیر ج ۲ ص ۹۲ پ ۱۱)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ یونس

آیت : "اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ" (الخ)

(سورۃ یونس آیت ۲پ ۱۱)

ترجمہ : "کیا لوگوں کے لئے عجیب ہے یہ بات کہ ہم نے وحی بھیجی ان میں سے ایک شخص کے پاس"

شان نزول :۔ ابن جریر نے بطریق ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ نے جب محمد ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا تو اہل عرب نے ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اللہ کسی انسان کو پیغمبر بنا کر بھیجے 'اس کی شان اس سے بہت بڑی ہے (وہ انسانوں کا محتاج نہیں) اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(طبری ص ۵۷ج ۵' ابن کثیر ص ۴۰۶ ج ۲پ ۱۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ" (الخ)

(سورۃ یونس آیت ۱۱پ ۱۱)

ترجمہ : "اور اگر اللہ فوراً برا نتیجہ دیتا جیسا کہ فوری عجلت طلب پر اچھا نتیجہ دیتا ہے۔"

شانِ نزول :۔ روایت میں آیا ہے کہ نضر بن حارث نے اپنے لئے بد دعاء کی تھی اور کہا تھا کہ اے اللہ! اگر یہی حق ہے جو تیری طرف سے آیا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش کر۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔(مظہری ص ۱۲ ج ۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَاِذَا تُتْلٰی عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا" (الخ)

(سورۃ یونس آیت ۱۵ پ ۱۱)

ترجمہ : "اور جب پڑھی جاتی ہیں ان کے سامنے ہماری واضح آیات تو کہتے ہیں وہ لوگ جن کو امید نہیں ہم سے ملاقات کی کہ لے آ کوئی قرآن اس کے سوا یا اس کو بدل دے ۔"

شانِ نزول :۔ حضرت امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ آیت مشرکین مکہ کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ ایسا قرآن کریم لائیے جس میں لات و عزیٰ کی عبادت کی ممانعت نہ ہو۔

ان کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی ۔(واحدی ص ۲۰۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَاَوْحَيْنَآ اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ" (الخ)

(سورۃ یونس آیت ۸۷ پ ۱۱)

ترجمہ :"اور حکم بھیجا ہم نے موسیٰ کو اور اس کے بھائی کو کہ مقرر کرو اپنی قوم کے واسطے مصر میں گھر، اور بناؤ اپنے گھر قبلہ رو، اور قائم کرو نماز اور خوشخبری دو ایمان والوں کو۔"

شانِ نزول :- اس آیت میں ایک خاص واقعہ سے متعلق حکم ہے اور وہ یہ کہ بنی اسرائیل جو دین موسوی پر عامل تھے یہ سب عام عادت کے مطابق نمازیں صرف اپنے صوموں (عبادت گاہوں) میں ادا کرتے تھے اور پچھلی امتوں کے لئے حکم بھی یہی تھا کہ ان کی نماز اپنے گھروں میں ادا نہیں ہوتی تھی۔ یہ خصوصی سہولت صرف امت محمدیہ کو عطا ہوئی کہ ہر جگہ جہاں چاہیں نماز ادا کر لیں۔ بنی اسرائیل اپنے مذہب کے مطابق اس کے پابند تھے کہ نماز صرف اپنے عبادت خانوں میں ادا کریں۔

فرعون جو ان کو طرح طرح کی ایذائیں دیتا اور ان پر ظلم ڈھاتا تھا اس نے یہ دیکھ کر ان کے تمام عبادت خانوں کو مسمار کر دیا تاکہ یہ اپنے مذہب کے مطابق نماز نہ پڑھ سکیں۔

اس پر اللہ نے بنی اسرائیل کے دونوں پیغمبروں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو اس آیت مذکورہ میں حکم دیا کہ بنی اسرئیل کے لئے مصر میں مکان بنائیں اور ان کا رخ قبلہ کی طرف ہو تاکہ وہ اپنے سکونتی مکان میں نماز ادا کر سکیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ نے فرمایا کہ قبلہ سے مراد کعبہ ہے۔ اور کعبہ ہی حضرت موسیٰ ﷺ اور ان کے اصحاب کا قبلہ تھا۔ (قرطبی و روح)

بلکہ بعض علماء نے فرمایا کہ تمام انبیاء سابقین کا قبلہ اصل میں کعبہ ہی تھا۔

(ملخص معارف القرآن ج ۴ ص ۶۱-۶۰)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

سورۃ ھود

آیت: "اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ" (الخ)

(سورۃ ھود آیت ۵ پ ۱۲)

ترجمہ: "یاد رکھو وہ لوگ دوہرا کر دیتے ہیں اپنے سینہ کو تاکہ اپنی باتیں خدا سے چھپائیں۔"

شان نزول:۔(۱) ابن ابی شیبہ' ابن جریر اور ابن المنذر نے باسناد ابن ابی ملیکہ لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مذکورہ پڑھ کر فرمایا کہ لوگ کپڑوں میں لپٹ کر رفع ضرورت اور عورتوں سے قربت کرتے تھے۔ کھلی فضا میں برہنہ ہونا ان کو پسند نہ تھا۔(مظہری ص ۷۱ ج ۵' ابن کثیر ص ۳۶ ج ۲ پ ۱۲)

(۲) بغوی نے عبد اللہ بن شداد کی روایت سے لکھا ہے کہ اس آیت کا نزول بعض منافقوں کے بارے میں ہوا تھا۔ جب ان کا گذر حضور ﷺ کی طرف سے ہوتا تھا تو وہ سینہ اور پشت کو حضور ﷺ کی طرف سے موڑ کر' سر جھکا کر اور منہ چھپا کر نکل جاتے تھے تاکہ آپ ﷺ کی نظر ان پر نہ پڑ جائے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۷۱ ج ۶)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ" (الخ)

(سورۃ ھود آیت ۸ پ ۱۲)

ترجمہ: "اور اگر کچھ مدت ہم ان سے عذاب کو ملتوی رکھتے ہیں تو

وہ کہتے ہیں کہ عذاب کو کونسی چیز روک رہی ہے۔"

شانِ نزول :۔ ابن ابی حاتم نے قتادہ کا قول نقل کیا ہے کہ جب آیت "اقترب للناس حسابھم" نازل ہوئی تو کچھ لوگوں نے کہا کہ قیامت تو قریب آگئی ہے۔ لہٰذا انہوں نے برے کام چھوڑ دیئے۔ اور پھر کچھ مدت کے بعد بدکاری میں مبتلا ہو گئے۔ اس پر آیت اَتٰی اَمرُ اللہِ فَلا تَستَعجِلُوہُ نازل ہوئی۔ یہ سن کر کچھ لوگ کہنے لگے کہ حکم خدا آہی پہنچا۔ یہ خیال کر کے گناہ ترک کر دیئے۔ مگر کچھ مدت بعد پھر بد اعمالی کی طرف لوٹ گئے۔ تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۵ ص ۰۰)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ اللَّیلِ" (الخ)

(سورۃ ہود آیت ۱۱۴ پ ۱۲)

ترجمہ : "آپ نماز کی پابندی رکھئے دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے کچھ حصہ میں"

شانِ نزول :۔ حضرت ابن مسعودؓ راوی ہیں کہ کسی شخص نے کسی (اجنبی) عورت کا بوسہ لے لیا۔ پھر حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور بعض نے کہا کہ ایک عورت ایک انصاری (عمرو بن عریہ) کے پاس کچھ خریداری کے لئے گئی۔ اس نے اس عورت سے بوس و کنار کیا اور آکر حضورﷺ سے ذکر کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(طبری ص ۱۲۲-۱۲۷ ج ۵ ابن کثیر ص ۶۲ ج ۲ پ ۱۲)

☆——☆——☆——☆——☆

سورۃ یوسف

آیت: "الٓرٰ، تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ" (الخ)

(سورۃ یوسف آیت اپ ۱۲)

ترجمہ: "الرٰ۔ یہ آیات ہیں ایک واضح کتاب کی۔"

شان نزول: بیضاوی نے لکھا ہے کہ روایت میں آیا ہے کہ علمائے یہود نے مشرکوں سے کہا تھا کہ محمد ﷺ سے دریافت کرو کہ اولاد یعقوب علیہ السلام ملک شام چھوڑ کر مصر کیوں آگئی اور یوسف علیہ السلام کا کیا واقعہ ہوا تھا؟ اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

(مظہری ج ۵ ص ۱۳۲)

صاحب معارف القرآن نے اس طرح لکھا ہے کہ یہ واقعہ یہودیوں نے اس لئے منتخب کیا تھا کہ نہ تو اس کی کوئی شہرت تھی' اور نہ مکہ میں اس واقعہ سے کوئی واقف تھا۔ اور اس وقت مکہ میں اہل کتاب میں سے بھی کوئی نہ تھا جس سے بحوالہ توراۃ و انجیل اس قصہ کا کوئی جز معلوم ہو سکتا۔ ان کے اس سوال پر ہی پوری سورۃ یوسف نازل ہوئی۔ (معارف القرآن ج ۵ ص ۱۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ" (الخ)

(سورۃ یوسف آیت ۳ پ ۱۲)

ترجمہ: "ہم تم سے بہترین قصہ بیان کرتے ہیں"

شان نزول: ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے

اور ابن مردویہ نے حضرت ابن مسعودؓ کی روایت سے بھی اسی طرح نقل کیا ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کوئی قصہ بیان فرمائیں۔
تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری ص ۵ ۱۲ ج ۵ ابن کثیر ص ۷ ۶ ج ۲ پ ۱۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَمَا اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ" (الخ)

(سورۃ یوسف آیت ۱۰۳ پ ۱۳)

ترجمہ: "اور اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے گو آپ کی کتنی ہی خواہش ہو۔"

شان نزول: بغوی نے لکھا ہے کہ روایت میں آتا ہے کہ یہود و قریش دونوں نے آپ ﷺ سے حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ دریافت کیا جب آپ ﷺ نے توریت کے موافق ذکر کر دیا تب بھی وہ اسلام نہیں لائے۔ اس پر آپ ﷺ کو سخت رنج ہوا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۰ ۰ ۲ ج ۵ معارف القرآن ج ۵ ص ۱۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

سورۃ الرعد

آیت: "سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ"

(سورۃ الرعد آیت ۱۰ پ ۱۳)

ترجمہ: "جو شخص تم سے کوئی بات چپکے سے کہے اور جو پکار کر کہے اور جو رات میں چھپ جائے اور دن میں چلے یہ سب برابر ہیں۔"

شان نزول: ۔حضرت عبد الرحمٰن بن زید نے کہا کہ اس آیت کا نزول عامر بن طفیل اور اربد بن ربیعہ کے سلسلہ میں ہوا ہے۔ کلبی نے بروایت ابو صالح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ یہ دونوں آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور دونوں کا ارادہ تھا کہ کسی بہانہ سے (نعوذ باللہ) حضور ﷺ کو ختم کر دیں۔ یہ دونوں مسجد میں آئے اور عامر بن طفیل آپ کے پاس گیا اور کچھ بات کی۔ پھر حضور ﷺ کو ایک طرف بلایا اور گفتگو کا ارادہ ظاہر کیا اور آپ ﷺ کو ایک طرف لے گیا۔ دوسری طرف اربد بن ربیعہ کھڑا تھا۔ جب عامر حضور ﷺ کو اس طرف لے گیا تو اربد نے نیام میں سے تلوار سونتنے کی کوشش کی لیکن اللہ نے اس کے ہاتھ کو روک دیا۔ اتنے میں آپ ﷺ نے اربد کو دیکھ لیا۔ اور دعا کی کہ یا اللہ تو جس طرح چاہے میری طرف سے ان کا کام تمام کر دے۔

پھر یہ دونوں وہاں سے بھاگے۔ اربد پر بجلی گری اور وہ مر گیا' اور عامر کو باذن اللہ ایک فرشتہ کے پر کی جھپٹ لگی اور وہ کچھ وقت میدان میں سرگرداں رہا۔ پھر اس کے زانو پر ایک گلٹی نکل آئی۔ پھر ایک مرتبہ سلولیہ نامی عورت کے ہاں گھوڑے پر سوار جا رہا تھا کہ راستہ میں ہی گھوڑے کی پشت پر مر گیا۔ بعض نے کہا کہ عامر طاعون سے مرا تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۱۲۱ ج ۵ خلاصہ ذکر کیا گیا ہے)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَّشَاءُ" (الخ)

(سورۃ الرعد آیت ۱۳ پ ۱۳)

ترجمہ :"اور وہ بجلیاں بھیجتا ہے اور جس پر چاہتا ہے گراتا ہے۔"

شان نزول :۔نسائی اور بزاز نے حضرت انس ﷛ کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی ﷛ کو دور جاہلیت کے کسی بڑے آدمی کے پاس دعوت ایمان دینے کے لئے بھیجا۔اس شخص نے کہا جس رب کی طرف تو مجھے بلا رہا ہے وہ کس چیز کا ہے۔لوہے کا ہے 'یا تانبے کا ہے' چاندی کا ہے 'سونے کا ہے' صحابی ﷛ نے واپس آکر آپ ﷺ کو جواب سنا دیا۔آپ ﷺ نے دوسری بار اور تیسری بار بھی بھیجا 'لیکن اس نے وہی جواب دیا۔اس کے بعد اللہ نے اس پر آسمانی بجلی گرادی جس سے وہ سوختہ ہو گیا۔اور پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مظہری ص ۲۲۴ ج ۵ 'ابن کثیر ص ۵ ج ۳ پ ۱۳)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت :"قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ"(الخ)

(سورۃ الرعد آیت ۳۰ پ ۱۳)

ترجمہ :"آپ کہدیں وہی میرا رب ہے سوائے اس کے کوئی مستحق عبادت نہیں اسی پر میرا بھروسہ ہے۔"

شان نزول :۔ضحاک نے حضرت ابن عباس ﷛ کا قول نقل کیا ہے کہ یہ آیت کفار قریش کے بارے میں نازل ہوئی۔جب آپ ﷺ نے ان سے کہا تھا کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو کافروں نے کہا رحمٰن کیا چیز ہے؟

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۲۲۹ ج ۵)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ" (الخ)

(سورۃ الرعد آیت جزو ۳۱ پ ۱۳)

ترجمہ : "اور اگر قرآن کے ذریعہ سے پہاڑوں کو چلا دیا جائے۔"

شان نزول :۔ طبرانی وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ قریش نے رسول اللہ سے عرض کیا تھا کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو اگر وہ صحیح ہے تو ہمارے مردہ اسلاف کو ہم سے ملا دو تاکہ ہم ان کو دیکھیں اور باتیں کریں' اور مکہ کے پہاڑوں کو پھیلا دو' اور زمین کو کشادہ کر دو تاکہ ہم اس میں کھیتی باڑی کریں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری ج ۵ ص ۲۲۹' ابن کثیر ج ۲ ص ۵۱۵ پ ۱۳' معارف القرآن ج ۵ ص ۱۹۱)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ" (الخ)

(سورۃ الرعد آیت جز ۳۱ پ ۱۳)

ترجمہ : "کیا اہل ایمان بھی نا امید ہو گئے' اگر اللہ چاہتا تو تمام آدمیوں کو ہدایت کر دیتا۔"

شان نزول :۔ علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ (مذکورہ آیت کے شروع میں جن معجزات کی قریش نے درخواست کی تھی) جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ درخواست سنی تو ان کی بھی خواہش ہوئی کہ اگر اللہ یہ فرمائش پوری کر دے تو بہتر ہے یہ کافر اسی طرح ایمان لے آئیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۵ ص ۲۲۰، معارف القرآن ج ۵ ص ۱۹۳)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ" (الخ)

(سورۃ الرعد آیت ۳۶ پ ۱۳)

ترجمہ: "اور ان گروہ میں وہ لوگ ہیں جو قرآن کے کچھ حصہ کا انکار کرتے ہیں۔"

شان نزول: بغوی نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن سلام اور آپ کے ساتھی مسلمان ہوئے (اس وقت تک قرآن کریم میں لفظ "الرحمٰن" کم تعداد میں استعمال ہوا تھا) اور انہوں نے لفظ "الرحمٰن" کو قرآن کریم میں کم تعداد میں پایا تو یہ چیز ان کو اچھی معلوم نہیں ہوئی کیونکہ توریت میں تو یہ لفظ بکثرت موجود تھا۔

پھر جب یہی لفظ قرآن کریم میں بار بار آیا تو ان کو خوشی ہوئی اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۵ ص ۲۲۲)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً" (الخ)

(سورۃ الرعد آیت ۳۸ پ ۱۳)

ترجمہ: "اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے بہت پیغمبر بھیجے اور ہم نے ان کے لئے بیویاں اور اولادیں مقرر کیں۔"

شان نزول: روایت میں آتا ہے کہ یہودیوں نے کہا تھا کہ اس شخص کا

مطمع نظر تو صرف عورتیں ہیں (یعنی یہ شخص نفس پرست اور عورتوں کا شیفتہ و فریفتہ ہے نعوذ باللہ)

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (منثری ج ۵ ص ۲۲۲)

☆———☆———☆———☆———☆

سورۃ الحجر

آیت: "وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ"

(سورۃ الحجر آیت ۲۴ پ ۱۴)

ترجمہ: "اور ہم تمہارے اگلوں کو بھی جانتے ہیں اور پچھلوں سے بھی واقف ہیں۔"

شان نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک خوبصورت عورت آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہی تھی۔ کچھ لوگ اگلی صف میں بڑھ گئے تاکہ نماز میں عورت پر نظر نہ پڑے اور کچھ لوگ اتنے پیچھے ہوگئے کہ آخری صف میں پہنچ گئے۔ ان میں سے بعض لوگ رکوع میں گئے تو اپنی بغلوں کے نیچے سے عورت کو دیکھنے لگے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (منثری ج ۵ ص ۹۸ ابن کثیر ج ۲ ص ۹ ۵ پ ۱۴)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ" (الخ)

(سورۃ الحجر آیت ۴۵ پ ۱۴)

ترجمہ: "بے شک پرہیزگار لوگ جنتوں اور چشموں میں ہوں گے۔"

شان نزول: ثعلبی کی روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی نے جب یہ

آیت وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ سنی تو بدحواس ہو کر بھاگے اور اسی حالت میں تین دن تک غائب رہے۔ آخر ان کو پکڑ کر آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ جب یہ آیت وَاِنَّ جَهَنَّمَ (الخ) نازل ہوئی تو قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچ کا حامل بنا کر بھیجا ہے میرا دل اس سے پارہ پارہ ہو گیا۔

اس کے بعد اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ج۵ ص۲۰۵)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت : "وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم" (الخ)

(سورۃ الحجر آیت ۷ پ ۱۴)

ترجمہ :"اور نکال ڈالی جو ان کے دلوں میں ناراضگی تھی۔"

شان نزول :۔ حضرت علی بن ہشام کا بیان ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق ﷺ' حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔ کہ بنو تیم بنو عدی اور بنو ہاشم کے درمیان زمانہ جاہلیت میں جو ناراضگی اور رنجش تھی اس کے ازالہ کا ذکر ہے (کہ اہل جنت جب جنت میں داخل ہوں گے تو ان کی باہمی رنجش پہلے دور کر دی جائے گی اور ان میں باہمی الفت و محبت پیدا ہو جائے گی۔)

اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔(واحدی ص ۲۰۷)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت : "نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ"

(سورۃ الحجر آیت ۹ پ ۱۴)

ترجمہ :"میرے بندوں کو اطلاع دیدو کہ بے شک میں ہی بہت بڑا بخشنے والا مہربان ہوں۔"

شان نزول: طبرانی نے حضرت عبداللہ بن زبیر کی روایت سے بیان کیا ہے کہ چند صحابہ باہم ہنس رہے تھے۔ آپ ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا۔ صحابہ کو ہنستے دیکھ کر فرمایا کہ دوزخ تم لوگوں کے سامنے ہے پھر بھی ہنس رہے ہو۔ فوراً حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا محمد ﷺ آپ کا رب فرماتا ہے کہ تم کیوں میرے بندوں کو میری رحمت سے ناامید کرتے ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مظہری ج ۵ ص ۲۰۶' ابن کثیر ج ۲ ص ۵۵۵ پ ۱۴)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ" (الخ)

(سورۃ الحجر آیت ۸۷ پ ۱۴)

ترجمہ: "اور ہم نے دی ہیں تجھ کو سات آیات وظیفہ اور قرآن بڑے درجہ کا ہے۔"

شان نزول: ایک مرتبہ یہودی قریظہ اور بنو نضیر کے سات قافلے ایک دن میں پہنچے جس میں کپڑے' خوشبو اور جواہرات اور سمندری سامان تھا' (اس پر) مسلمانوں نے کہا کہ اگر یہ مال ہمیں ملے تو ہم اس سے قوت حاصل کریں اور اللہ کے راستے میں خرچ کریں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرماکر واضح کر دیا کہ وہ سات آیات جو مکہ میں نازل ہوئیں (اشارہ ہے سورہ فاتحہ کی طرف) یہ بہتر ہیں ان سات قافلوں سے اور تم ان کی طرف آنکھ اٹھاکر بھی مت دیکھو۔

(والبغوا عنہ ابن جریر تفسیر قرطبی ج ۱۰ ص ۵۶' واحدی ص ۲۰۸)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ"

(سورۃ الحجر آیت ۹۵ پ ۱۴)

ترجمہ :"یہ لوگ استہزاء کرتے ہیں ان سے نمٹنے کے لئے ہم کافی ہیں۔"

شانِ نزول :۔بزاز اور طبرانی نے حضرت انس بن مالک ﷺ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ کچھ لوگوں کی طرف سے گذرے ان لوگوں نے آپ کی پشت کی طرف طعن آمیز اشارہ کر کے کہا کہ یہی وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے اس وقت حضرت جبرئیل حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔جبرئیل نے ان کی طرف اشارہ کیا جس کی وجہ سے ناخن کے نشان کی طرح ان کے جسموں پر نشان ہو گیا پھر وہ نشان پھوڑا بنا اور سڑ گیا۔اور ایسا سڑا کہ ان کے پاس کوئی نہیں جاتا تھا۔انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔(تفسیر مظہری ج ۵ ص ۲۲۰ لباب النقول ص ۱۵۵ پ ۱۴)

☆——☆——☆——☆——☆

سورۃ النحل

آیت : "اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ" (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۱ پ ۱۴)

ترجمہ :"اللہ کا حکم آپہنچا' اس کے جلد آجانے کی مانگ نہ کرو۔"

شانِ نزول :۔ابن اسحاق و ابن جریر نے عطا بن یسار کا قول نقل کیا ہے کہ اس سورت کی صرف آخری تین آیات تو مدینہ میں جنگ احد کے بعد نازل ہوئی تھیں اور باقی تمام سورہ مکہ میں نازل ہوئی۔

بغوی نے حضرت ابن عباس ﷺ کا بیان نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ نازل ہوئی تو کافر خوف زدہ ہو گئے۔اور کچھ مدت انتظار کیا۔لیکن طویل انتظار کے بعد جب کچھ نہ ہوا تو کہنے لگے کہ محمد ﷺ ہم کو ڈراتے ہو

اور ہوا کچھ نہیں۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(سورہ نحل کو سورہ نعم بھی کہتے ہیں مستدرک ج ۵ ص ۲۲۴)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ" (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۴ پ ۱۴)

ترجمہ: "بنایا آدمی کو ایک بوند سے پھر جب ہی ہو گیا جھگڑا کرنے والا بولنے والا۔"

شان نزول: ابی بن خلف جمحی ایک بوسیدہ ہڈی لے کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں آکر کہنے لگا کہ کیا اللہ تعالیٰ اس بوسیدہ اور گلی سڑی ہڈی کو زندہ کرے گا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

نیز سورہ یاسین کی آیات اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ (الخ) بھی اس سلسلہ میں نازل ہوئیں۔ (واحدی ص ۲۰۹)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا" (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۷۵ پ ۱۴)

ترجمہ: "اللہ نے بتلائی ایک مثال ایک بندے کی کہ پرایا مال قدرت نہیں رکھتا کسی چیز پر، اور ایک جس کو ہم نے روزی

دی اپنی طرف سے خاصی روزی سو وہ خرچ کرتا ہے اس
میں سے چھپا کر اور سب کے روبرو۔“

شانِ نزول :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مذکورہ آیت ہشام بن عمرو اور ان کے غلام کے متعلق نازل ہوئی کہ ہشام صاحب حیثیت تھے۔ سرًا اور علانیہ ہر طرح فی سبیل اللہ مال خرچ کرتے تھے جبکہ ان کا غلام ابوالجوزا انہیں منع کرتا تھا۔

اور ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا رَّجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا اَبْکَمُ (الخ) اس آیت میں اَلْاَبْکَمُ (گونگا) سے مراد اسد بن ابوالعیص ہے اور مَنْ یَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ (الخ) سے حضرت عثمان بن عفان ﷺ مراد ہیں۔

(واحدی ص ۲۱۰، حاشیہ اسباب النزول للسیوطی علی مفردات القرآن ص ۲۸۸)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : ”وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ لَا یَبْعَثُ اللّٰہُ مَنْ یَّمُوْتُ“ (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۳۸ پ ۱۴)

ترجمہ : ”اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی سخت قسمیں کہ نہ اٹھائے گا اللہ جو کوئی مر جائے۔“

شانِ نزول :۔ حضرت ابوالعالیہ ﷺ سے مروی ہے کہ ایک مسلمان کا کسی مشرک کے ذمہ قرض تھا جب مسلمان نے اس کا تقاضا کیا تو دوران گفتگو مسلم نے کہا میں تو مرنے کے بعد وصول کر سکتا ہوں۔ مشرک کہنے لگا کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوں گے؟ اور پھر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہنے لگا۔ دوبارہ زندگی کا کوئی تصور نہیں ہے۔

اس کی تردید کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔(واحدی ص ۱۰۹-۲۰۹)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا" (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۴۱ پ ۱۴)

ترجمہ : "اور جنہوں نے ہجرت کی اللہ کے لئے بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیے گئے ۔"

شان نزول : ۔یہ آیت مکہ میں حضور ﷺ کے صحابہ کے بارے میں نازل ہوئی ۔

حضرت بلال ‘ حضرت صہیب ‘ حضرت خباب ‘ حضرت عامر اور حضرت جندل بن صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مشرکین مکہ نے پکڑ کر مکہ میں سزائیں دیں اور تکالیف پہنچائیں ۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ کو مدینہ میں ٹھکانہ عطا فرمادیا ۔

صحابہ کی تکالیف پر یہ آیت نازل ہوئی ۔(واحدی ص ۲۱۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ" (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۴۳ پ ۱۴)

ترجمہ : "اور آپ سے پہلے بھی ہم نے مرد پیغمبر بنا کر بھیجے ہم ان کے پاس وحی بھیجتے ہیں ۔"

شان نزول: جب کافروں نے حضورﷺ کی نبوت کا انکار کیا اور کہنے لگے کہ کوئی آدمی اللہ کا پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ اللہ نے ہماری ہدایت کے لئے کسی فرشتے کو کیوں نہیں بھیجا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۵ ص ۳۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ" (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۶۷ پ ۱۴)

ترجمہ: "اور انگوروں اور کھجوروں کے پھلوں سے تم لوگ نشہ کی چیز اور عمدہ چیز کھانے کی بناتے ہو۔"

شان نزول: ایک مقام پر بغوی نے لکھا ہے کہ جس کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ آیت شراب کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس آیت کا نزول مکہ میں ہوا۔ اور اس آیت کے بعد بھی مسلمان شراب پیتے رہے اور شراب حلال رہی' اور پھر مدینہ میں یہ آیت یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ نازل ہوئی اور پھر لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى نازل ہوئی اور سب سے آخر میں سورہ مائدہ والی آیت اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ نازل ہوئی۔ جس میں شراب کی قطعی و ابدی حرمت نازل ہو گئی۔

(مظہری ج ۵ ص ۳۵۲' ملخص از معارف القرآن ج ۵ ص ۳۴۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ" (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۹۰ پ ۱۴)

ترجمہ:- "اللہ تعالیٰ حکم کرتے ہیں انصاف کا اور بھلائی کرنے کا اور قرابت والوں کو دینے کا' اور منع کرتا ہے بے حیائی' نامعقول کام سے اور سرکشی سے۔"

شان نزول:- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سرکار دوعالم ﷺ مکہ مکرمہ میں اپنے گھر کے صحن میں تشریف فرما تھے کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے پاس نہیں بیٹھو گے' وہ آکر بیٹھ گئے۔ دوران گفتگو آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی' تھوڑی دیر بعد اپنی نگاہیں زمین کی طرف جھالیں۔ پھر نگاہ اٹھائی اور اس کے بعد نگاہ ہٹا کر حسب معمول حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے عرض کیا کہ یہ نگاہ کا اٹھانا آسمان کی طرف اور پھر جھکانا' یہ کیا بات تھی؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس خدا کے پیغام رساں حضرت جبرئیل امین علیہ السلام تشریف لائے تھے اور یہ پیغام دیا کہ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی (الخ)

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی وقت سے میرے دل میں ایمان مستقر ہو گیا اور نبی کریم ﷺ کی محبت میرے دل میں موجزن ہو گئی۔

(واحدی ص ۲۱۱)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ" (الخ)
(سورۃ النحل آیت ۹۱ پ ۱۴)

ترجمہ:- "اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم اس عہد کو اپنے

ذمہ لے لو۔“

شانِ نزول :۔ حضرت ابن جریر نے حضرت بریدہ کی روایت سے لکھا ہے کہ یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے بیعت لینے اور حضور ﷺ سے بیعت کرنے کے متعلق نازل ہوئی۔ مجاہد کا قول ہے کہ آیت کا نزول حلف جاہلیت کے متعلق ہوا۔ یعنی اسلام کے دور سے پہلے جو لوگ باہم قسمیں کھایا کرتے تھے اس کے سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ج ۵ ص ۲۶۵)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : ”وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ“ (الخ)
(سورۃ النحل آیت ۱۰۱ پ ۱۴)

ترجمہ :۔ ”اور جب ہم بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہ دوسری آیت“

شانِ نزول :۔ مشرکین کہنے لگے کہ (العیاذ باللہ) نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو مسخر کر رکھا ہے کہ ایک دن انہیں کسی امر کا حکم دیتے ہیں اور پھر اگلے دن منع کر دیتے ہیں ’یا اس پہلے والے حکم سے آسان حکم دیدیتے ہیں۔

اس کی تردید میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (الواحدی ص ۲۱۱)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : ”وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ“ (الخ)
(سورۃ النحل آیت ۱۰۳ پ ۱۴)

ترجمہ :۔ ”اور ہم کو معلوم ہے کہ یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کو یہ کلام آدمی سکھاتا ہے۔“

شانِ نزول :۔ حضرت عبد اللہ مسلم حضرمی کا بیان ہے کہ ہمارے دو غلام تھے ۔ جو یمنی تھے اور مکہ میں تلواریں بنایا کرتے تھے دونوں عیسائی تھے ۔ ایک کا نام یسار اور دوسرے کا جبر تھا ۔ جب حضور ﷺ انکی طرف سے گذرتے تو وہ توریت اور انجیل پڑھ رہے ہوتے تو آپ ﷺ ان کے پاس بیٹھ جاتے اور سنتے تھے ۔ ضحاک کا بیان ہے کہ جب حضور ﷺ کو کفار دکھ پہنچاتے تو آپ ﷺ ان دونوں غلاموں کے پاس جاکر بیٹھ جاتے اور ان کے کلام سے کچھ سکھ محسوس کرتے تھے ۔ مشرک کہنے لگے کہ محمد ﷺ انہی دو غلاموں سے سیکھ لیتے ہیں ۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (مظہری ج ۵ ص ۳۷۰، ابن کثیر ج ۲ ص ۵۸۵ پ ۱۴)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ" (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۱۰۶ پ ۱۴)

ترجمہ : "جو کوئی منکر ہو اللہ سے یقین لانے کے بعد مگر وہ نہیں جس پر زبردستی کی گئی ' اور اس کا دل برقرار ہے ایمان پر ۔"

شانِ نزول :۔ علامہ بغوی نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کہ اس آیت کا نزول حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے حق میں ہوا ۔

مشرکوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ ' یاسر رضی اللہ عنہ اور ان کی ماں سمیہ اور صہیب رضی اللہ عنہ ' خبیب رضی اللہ عنہ اور سالم کو پکڑ کر سخت ترین سزائیں دیں ۔ حضرت سمیہ کو دو اونٹوں کے درمیان باندھ کر شرمگاہ میں نیزہ ڈال کر چیر دیا ۔ اور حضرت یاسر کو بھی قتل کر دیا ۔ (اسلام میں سب سے اول یہی دونوں شہید ہوئے) اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بھی سخت سزائیں دیں ۔ اور کفریہ کلمات کہلوائے ۔

پھر انہوں نے آپ ﷺ سے ذکر کیا اور رو رہے تھے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت تمہارے دل کی حالت کیا تھی۔ انہوں نے کہا کہ دل تو ایمان پر مطمئن تھا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (خلاصہ ذکر کیا گیا ہے)

(مظہری ج ۵ ص ۲۶۷، ابن کثیر ج ۲ ص ۵۸۷ پ ۱۴ معارف القرآن ج ۵ ص ۳۹۴)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا" (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۱۱۰ پ ۱۴)

ترجمہ: "پھر بیشک آپ کا رب ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے مبتلائے کفر ہونے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور قائم رہے صبر کیا۔"

شان نزول: اس آیت کا نزول حضرت عامر حضرمی رضی اللہ عنہ اور ان کے غلام جبر رضی اللہ عنہ کے متعلق ہوا۔ (غلام) جبر (عامر) سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے۔ عامر ان کو طرح طرح کی تکالیف اور دکھ دیتا تھا۔ یہاں تک کہ جبر (بظاہر) مرتد ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد عامر خود پختہ مسلمان ہو گئے۔ اور جبر جن کو زبردستی مرتد بنایا تھا ان کو اپنے ساتھ لیکر ہجرت کر کے مدینہ آ گئے اور آپ ﷺ کے ہمرکاب رہ کر کفار سے جہاد کیا اور مصائب پر صبر کیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۵ ص ۳۸۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ" (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۱۲۵ پ ۱۴)

ترجمہ: "بلا اپنے رب کی راہ پر پکی باتیں سمجھا کر اور نصیحت سنا کر بھلی طرح سے۔"

شان نزول: غزوہ احد سے فارغ ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ شہداء احد کا معائنہ فرما رہے تھے۔ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا جنہیں کفار نے شہید کرنے کے بعد مثلہ کر دیا تھا اور ان کے کلیجہ کو چبایا گیا تھا تو آپ ﷺ بہت رنجیدہ خاطر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر عورتیں غمزدہ نہ ہوتیں تو میں آپ رضی اللہ عنہ کو اسی حالت میں چھوڑتا تاکہ قیامت کے روز آپ رضی اللہ عنہ مختلف حیوانات کے بطون سے برآمد ہوتے۔

اس موقع پر آپ ﷺ اور دیگر صحابہ کرام نے بھی فرمایا کہ اگر ہم ان کفار و مشرکین پر غالب آگئے تو ہم بھی ان کے افراد کو خطرناک طریقے سے مثلہ کریں گے۔

اس پر آیت وَإِنْ عَاقَبْتُمْ ---- لِلصَّابِرِينَ نازل ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا بل نصبر یا رب اور پھر آپ ﷺ نے مخالفین کو مثلہ کرنے سے منع فرما دیا۔

اس موقع پر مذکورہ آیت نازل ہوئی۔ (الواحدی ص ۲۱۲-۲۱۳)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ" (الخ)

(سورۃ النحل آیت ۱۲۶ پ ۱۴)

ترجمہ: "اگر بدلہ لو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنا تمہارے ساتھ برتاؤ کیا گیا۔"

شان نزول: جنگ احد میں جب حضرت حمزہ ؓ شہید ہوئے اور کافروں نے انکا مثلہ بھی کیا۔ اس وقت شدت غضب میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر ہم ان پر غالب آئے تو ہم بھی ان کو ایسا مثلہ کریں گے کہ کسی عرب نے کسی عرب کو نہیں کیا ہوگا۔ اور بعض نے کہا کہ فتح مکہ کے موقع پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری ج ۵ ص ۳۷۰ ابن کثیر ج ۲ ص ۵۹۲ پ ۱۴ معارف القرآن ج ۵ ص ۴۲۱ تا ۴۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

سورۃ بنی اسرائیل

آیت: "وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی" (الخ)
(سورۃ بنی اسرائیل آیۃ ۱۵ پ ۱۵)

ترجمہ: "کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بار نہیں اٹھائے گا۔"

شان نزول: ابن عبد البر نے ایک کمزور سند کے ساتھ حضرت عائشہ ؓ کی روایت سے لکھا ہے کہ ایک بار حضرت خدیجہ نے آپ ﷺ سے مشرکوں کے بچوں کا حکم دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ باپوں سے ہیں۔ کچھ مدت بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پھر یہی سوال کیا۔ تو فرمایا کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے۔

اس کے بعد جب اسلام مستحکم ہو گیا اور پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہی سوال کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۶ ص ۲۱ ابن کثیر ج ۳ ص ۲۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ" (الخ)
(سورۃ بنی اسرائیل آیۃ ۲۸ پ ۱۵)

ترجمہ: "اور اپنے رب کی طرف سے جس رزق کے آنے کی تمہیں امید ہو اس کے انتظار میں تم کو ان کی طرف سے رخ پھیرنا پڑے تو ان سے نرمی کے ساتھ بات کہدو۔"

شان نزول :۔ حضرت سعید بن منصور نے عطا خراسانی کی روایت سے بیان کیا ہے کہ قبیلہ مزینہ کے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت گرامی میں حاضر ہو کر (جہاد کے لئے) کچھ سواریوں کے طلبگار ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس تو کوئی سواری نہیں کہ آپ کو دے سکوں۔ تو وہ رنج کی وجہ سے روتے ہوئے لوٹ گئے۔ اور ان کو خیال ہوا کہ آپ ناراض ہیں اس لئے سواریاں نہیں دیں۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۵ ص ۲۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً اِلٰى عُنُقِكَ" (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۲۹ پ ۱۵)

ترجمہ: "اور نہ تم اپنا ہاتھ گردن سے باندھ لو اور نہ بالکل کھول دو، ورنہ الزام خوردہ تہی دست ہو کر بیٹھ جاؤ گے۔"

شان نزول :۔ سعید بن منصور نے حضرت یسار بن ابی الحکم کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ کپڑا پیش کیا گیا۔ حضور ﷺ بڑے سخی اور بخشش کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نے وہ کپڑا فوراً لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ تقسیم کے بعد کچھ اور لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو ان کو کچھ نہ ملا۔ حضور ﷺ تقسیم سے فارغ ہو چکے تھے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور بعض نے فرمایا کہ آپ ﷺ سے کسی نے آپ ﷺ کی قمیص مانگی تھی آپ ﷺ نے اتار کر دے دی اور آپ ﷺ کے پاس کوئی اور کپڑا نہ تھا۔ آپ ﷺ گھر برہنہ ہو کر بیٹھ گئے۔ نماز کا وقت آیا اور حضرت بلال ﷺ نے اذان دی۔ اذان کے بعد بھی آپ ﷺ باہر تشریف نہ لائے تو صحابہ کو بے چینی ہوئی۔ آپ ﷺ کو دیکھا گیا تو آپ ﷺ گھر میں برہنہ بیٹھے تھے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری ج ۵ ص ۴۲۲ معارف القرآن ج ۵ ص ۴۵۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ" (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۴۵ پ ۱۵)

ترجمہ: "اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان ایسا پردہ حائل کر دیتے ہیں جو آڑ بن جاتا ہے۔"

شان نزول: ابن المنذر نے ابن شہاب (زہری) کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب قریش کے مشرکوں کو قرآن مجید پڑھ کر سنایا اور اللہ کی طرف آنے کی دعوت دی تو انہوں نے مذاق بناتے ہوئے کہا 'قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ' (حم سجدہ ۵)

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۵ ص ۴۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ" (الخ) (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۵۳ پ ۱۵)

ترجمہ: "اور کہدے میرے بندوں کو بات وہی کہیں جو بہتر ہو۔"

شان نزول: ۔بعض روایات کے مطابق یہ آیت حضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ انہیں کسی شخص نے گالی دی تھی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں عفوودرگذر کا حکم دیا۔

اور امام کلبی کے قول کے مطابق مشرکین ' سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام ؓ کو ہر طرح سے تکلیف اور ایذاء پہنچاتے تھے 'تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرماکر مسلمانوں کو عفوودرگذر کی تعلیم دی۔(الواحدی ص ۲۱۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهٖ" (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۵۶ پ ۱۵)

ترجمہ: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہدیں کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہارا دکھ دور کرنے یا منتقل کرنے پر قابو نہیں رکھتے۔"

شان نزول: ۔بخاری وغیرہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ کچھ آدمی کچھ جنات کی پوجا (پرستش) کرتے تھے۔جب وہ مسلمان ہوگئے تب بھی وہ انہی جنات سے چپٹے رہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ج ۵ ص ۲۲۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَمَا مَنَعَنَا أَنْ نُرْسِلَ بِالْآيٰتِ إِلَّا أَنْ كَذَّبَ

بِهَا الْاَوَّلُوْنَ" (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۵۹ پ ۱۵)

ترجمہ: "اور ہم کو نشانیاں بھیجنے سے صرف یہ امر مانع ہے کہ پہلے لوگوں نے ان آیات کی تکذیب کی۔"

شان نزول: طبرانی اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایک حدیث میں نقل کیا ہے کہ جب اہل مکہ نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ کوہ صفا کو سونا بنا دیں اور دیگر پہاڑوں کو یہاں سے ہٹا دیں تاکہ ہم صاف زمین میں کھیتی باڑی کریں۔ اس پر اللہ نے یہ فرمایا کہ میں ان کی یہ درخواست پوری کر دوں گا اور اگر اس کے پورا ہونے کے بعد بھی ایمان نہ لائے تو عذاب دوں گا۔ اور اگر آپ کہیں تو ان کی یہ خواہش ٹال دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ٹال دیں۔ اس لئے کہ ممکن ہے کہ یہ ایمان نہ لائیں۔ اور پھر عذاب آجائے گا تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (تفسیر طبری ج ۱۵ ص ۱۱۰، ابن کثیر ج ۳ ص ۴۷، پ ۱۵)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِىْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ" (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت جزو ۶۰ پ ۱۵)

ترجمہ: "اور جو تماشا ہم نے آپ کو دکھایا تھا اس کو بس ہم نے لوگوں کے لئے موجب گمراہی کر دیا۔"

شان نزول: ابو یعلی نے حضرت ام ہانی کی روایت سے اور ابن المنذر نے حضرت حسن کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ کو جس رات معراج ہوئی اس کی صبح قریش کے چند آدمیوں کے سامنے آپ ﷺ نے معراج کا واقعہ بیان کیا تو

قریش نے آپ کا مذاق اڑایا۔ اور حضور ﷺ سے سفر معراج کی کوئی نشانی دریافت کی۔ آپ ﷺ نے بیت المقدس کی حالت اور نقشہ بیان کر دیا اور قافلہ کی کیفیت بھی ظاہر کر دی۔ اس پر ولید بن مغیرہ بولا کہ یہ شخص جادوگر ہے (نعوذ باللہ) اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۵ ص ۴۰۲)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ" (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۶۰ پ ۱۵)

ترجمہ: "اور وہ درخت جس پر پھٹکار ہے قرآن میں۔"

شان نزول: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حق تعالیٰ جل شانہ نے شجر (زقوم) کا ذکر فرما کر قریش کو ڈرایا تو ابو جہل نے استہزاء کفار سے سوالیہ انداز میں کہا تم جانتے ہو کہ یہ زقوم کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں تو ابو جہل کہنے لگا کہ یہ ثرید ہے جسے ہم کھائیں گے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر واضح کر دیا کہ جس درخت سے ہم ڈرا رہے ہیں یہ عند اللہ مذموم اور ملعون ہے۔ (الواحدی ص ۲۱۸)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ" (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۳ پ ۱۵)

ترجمہ: "یہ لوگ آپ کو اس چیز سے بچلانے ہی لگے تھے جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ بھیجی ہے۔"

شان نزول :۔ ابن مردویہ اور ابن حاتم نے حضرت ابن عباس ﷺ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ امیہ بن خلف اور ابو جہل بن ہشام نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اگر آپ ﷺ (تعظیما) ہمارے معبودوں کو ہاتھ لگا دیں تو ہم سب آپ ﷺ کے مذہب میں داخل ہو جائیں گے۔

اس پر حضور ﷺ کا دل نرم ہونے ہی لگا تھا کہ اس موقع پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ (مظہری ج ۵ ص ۲۶۱)

صاحب معارف القرآن نے بیان کیا ہے کہ :

ابن ابی حاتم نے بروایت جبیر بن نفیر ﷺ نقل کیا ہے کہ قریش مکہ کے چند سردار آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ اگر آپ واقعی ہماری طرف بھیجے گئے ہیں تو پھر اپنی مجلس سے ان غریب اور شکستہ حال لوگوں کو ہٹا دیں جن کے ساتھ بیٹھنا ہماری توہین ہے تو پھر ہم بھی آپ کے اصحاب اور دوست بن جائیں گے۔ اس پر حضور ﷺ کو بھی خیال ہوا کہ ان کی بات پوری کر دیں شاید یہ مسلمان ہو جائیں تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (معارف القرآن ج ۵ ص ۴۹۸)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ" (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۶ پ ۱۵)

ترجمہ :" اور وہ لوگ اس سرزمین سے آپ کے قدم ہی اکھاڑنے لگے تھے۔"

شان نزول :۔ بیہقی نے عبد الرحمٰن بن غنم کلیان نقل کیا ہے کہ یہودیوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ اگر آپ نبی ہیں تو ملک شام جائیں۔ وہ انبیاء کی

سرزمین اور مقام محشر بھی ہے۔ آپ ﷺ نے یہودیوں کے قول کی تصدیق فرمائی اور غزوہ تبوک کے وقت (سرحد شام) تشریف لے گئے۔ تبوک جانے سے آپ ﷺ کا مقصد ملک شام کو اپنا مستقر بنانا تھا۔ جب آپ ﷺ تبوک پہنچے تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری ج۵ ص ۲۳' ابن کثیر ج۳ ص ۵۳ پ۱۵' خلاصہ معارف القرآن ج۵ ص ۴۹۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ صِدْقٍ" (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۰- پ۱۵)

ترجمہ : "اور آپ کہیں کہ اے میرے رب داخل کر مجھ کو سچا داخل کرنا"

شان نزول :- ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تھے۔ پھر آپ ﷺ کو ہجرت کا حکم دے دیا گیا۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری ج۵ ص ۱۸۹' ابن کثیر ج۳ ص ۵۹ پ۱۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ" (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۵- پ۱۵)

ترجمہ : "اور آپ سے پوچھتے ہیں روح کے بارے میں"

شان نزول :- بخاری نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے سے بیان

کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ کھیتوں میں جا رہے تھے اور میں بھی ساتھ تھا۔ یہودیوں کی ایک جماعت کی طرف سے گذر ہوا۔ حضور ﷺ کو دیکھ کر وہ باہم بولے کہ ان سے روح کے بارے میں معلوم کرو۔ ان میں سے ایک نے منع کیا' دوسرا بولا کہ ضرور پوچھیں گے چنانچہ ایک نے آپ ﷺ سے روح کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے۔ میں سمجھ گیا کہ وحی نازل ہونے والی ہے۔ اور جب وحی کی حالت دور ہو گئی تو آپ ﷺ نے مندرجہ بالا آیت تلاوت فرمائی۔

(مظہری ج ۵ ص ۴۸۰' ابن کثیر ج ۳ ص ۶۰' معارف القرآن ج ۵ ص ۵۱۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ" (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۸ پ ۱۵)

ترجمہ: "آپ کہدیں اگر جمع ہوں آدمی اور جن اس پر کہ لائیں ایسا قرآن تو ہرگز نہ لا سکیں گے ایسا قرآن۔"

شان نزول: ابن جریر اور ابن اسحٰق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے کہ سلام بن مشکم یہودیوں کی ایک جماعت کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا کہ ہم آپ ﷺ کا اتباع کس طرح کر سکتے ہیں کہ آپ نے ہمارا قبلہ چھوڑ دیا ہے۔ اور جو کچھ آپ لائے ہیں اس میں ہمیں توراۃ کی طرح کوئی ربط نظر نہیں آتا' آپ کوئی ایسی کتاب لائیں جس کو ہم پہچان لیں اور پڑھیں ورنہ اس طرح کی کتاب تو ہم بھی لا سکتے ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۵ ص ۴۸۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : ” وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا “ (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۹۰ پ ۱۵)

ترجمہ : ” اور وہ (کفار) بولے کہ ہم نہ مانیں گے تیرا کہا جب تک تو نہ جاری کر دے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ۔“

شانِ نزول :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عتبہ' شیبہ' ابوسفیان 'نضر بن حارث' ابوالبختری ولید بن مغیرہ' ابوجہل' عبداللہ بن ابو امیہ 'امیہ بن خلف اور دیگر سرداران قریش نے باہم مشورے سے سرکار دو عالم ﷺ سے مذاکرات کرنے کہنے لگے!

اے محمد ﷺ ہم اہل عرب میں سے کسی ایسے شخص کو نہیں جانتے ہیں کہ جس نے اپنے آباء و اجداد کو سب و شتم کا نشانہ بنایا ہو' اپنے آبائی دین کو ترک کیا ہو' عقل مندوں کو بیوقوف بنایا ہو' معبودوں کے سب و شتم کا ذریعہ بنا ہو' اور جماعت کو متفرق کر دیا ہو۔ (العیاذ باللہ) آپ نے اپنے درمیان اور ہمارے درمیان ہر قبیح فعل انجام دیا ہے' اب آپ بتلایئے کہ اس سے آپ کا کیا مقصد ہے؟

۱۔ اگر آپ اس تبدیلی کے ذریعہ مال کے خواہش مند ہیں تو آپ جتنا چاہیں ہم آپ کو مال دیدیتے ہیں۔

۲۔ اور اگر آپ سرداری چاہتے ہیں تو ہم آپ کو اپنا سردار بنا دیتے ہیں۔

۳۔ اور اگر آپ کچھ اور خواہش رکھتے ہیں تو وہ بتا دیجئے۔

آپ ﷺ نے ان کی باتیں سن کر تسلی سے جواب دیا کہ یہ سب کچھ آپ لوگوں کی ذاتِ خیال ہے مجھے قطعاً کسی بھی شے کی نہ خواہش ہے اور نہ ضرورت۔

حقیقت یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر تم میں مبعوث فرمایا مجھ پر کتاب نازل فرمائی اور مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں احکام الٰہیہ پر عمل کرنے کی صورت میں نعمتوں اور جنت کی خوشخبری سناؤں اور حکم عدولی پر عذاب الٰہی سے ڈراؤں' اب اگر آپ میری بات مانتے ہو تو تمہارے لئے دنیا بھی مفید ہے اور آخرت بھی اور اگر انکار کرتے ہو تو میں صبر کرتا رہوں گا' یہاں تک کہ حق تعالیٰ جل شانہ میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ فرما دے۔

اس پر کفار کہنے لگے کہ جو کچھ ہم نے آپ ﷺ سے کہا اگر وہ آپ ﷺ قبول نہیں فرماتے تو ہمارے مندرجہ ذیل مطالبات ہیں۔

۱۔ ہمارا شہر بہت چھوٹا ہے' آپ ﷺ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ان پہاڑوں کو یہاں سے دور کر دے تاکہ ہماری زمین کشادہ ہو جائے۔

۲۔ پھر ان میں شام و عراق کی نہروں کی طرح نہریں جاری فرما دے۔

۳۔ اور یہ کہ ہمارے آباء و اجداد جو مر چکے ہیں انہیں زندہ کر دے خاص طور پر قصی بن کلاب کو جو ہمارے سچے شیخ تھے کہ ہم ان سے آپ ﷺ کے بارے میں تصدیق کر سکیں۔

۴۔ یہ کہ آپ ﷺ کے واسطے اللہ تعالیٰ کھجوروں اور انگوروں کا ایسا باغ بنا دے جس کے درمیان نہریں چل رہی ہوں۔

۵۔ یہ کہ آپ ﷺ کا رب آپ کے واسطے سنہرا گھر بنا دے جس میں تمام آرائشیں موجود ہوں۔

۶۔ یہ کہ آپ جس عذاب سے ہمیں ڈرا رہے ہیں تو آپ آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر عذاب نازل کر دیں۔

۷۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے روبرو آ کر آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دیں۔

۸۔ یہ کہ آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور وہاں سے کتاب لائیں جسے

پڑھیں۔

آپ ﷺ نے جب اسلام سے ان کی دوری دیکھی تو غمگین ہوگئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے کفار کے مطالبات کی تردید اور آپ ﷺ کو تسلی دینے کے لئے آیت نمبر ۹۰ '۹۱ '۹۲ نازل فرمائیں کہ رسول کا کام صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ بے ضرورت فرمائشیں پوری کرنا کسی نبی کا کام نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(اسباب النزول للواحدی ص ۲۲۱-۲۲۲ 'اسباب النزول للسیوطی طبع دار الرشید بیروت ص ۲۱۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ" (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۱۰ پ ۱۵)

ترجمہ: "آپ کہہ دیں کہ "اللہ" کہہ کر پکارو یا "رحمٰن" کہہ کر پکارو۔"

شان نزول: ابن مردویہ وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ اور دعا کی "یا اللہ یا رحمٰن" مشرک یہ الفاظ سن کر بولے کہ (نعوذ باللہ) اس بے دین کو دیکھو کہ ہمیں دو معبودوں کو پکارنے سے منع کرتا ہے اور خود دو معبودوں کو پکارتا ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری ج ۵ ص ۱۰۱ 'ابن کثیر ج ۳ ص ۶۸ پ ۱۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا" (الخ)

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۱۰ پ ۱۵)

ترجمہ :"اور پکار کر نہ پڑھو اپنی نماز اور نہ چپکے سے پڑھو۔"

شان نزول :۔ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرۃ ﷺ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ کے پاس نماز پڑھتے تو وعابلند آواز سے کرتے تھے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مقصود میانہ روی اختیار کرنا ہے۔)

(مظہری ج۵ ص ۵۰۲)

☆——☆——☆——☆——☆

سورۃ الکھف

آیت :"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ"(الخ)

(سورۃ الکھف آیت ۱ پ ۱۵)

ترجمہ :"تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اتاری اپنے بندے پر کتاب' اور نہ رکھی اس میں کچھ کجی۔"

شان نزول :۔ابن جریر نے حضرت ابن عباس ﷺ کا بیان نقل کیا ہے کہ قریش نے نضر بن حارث اور عقبہ بن ابی معیط کو مدینہ روانہ کیا اور کہا کہ محمد ﷺ کے جو حالات ہیں وہ علمائے یہود سے بیان کرو اور وہ جو فیصلہ محمد ﷺ کے بارے میں کریں وہ ہمیں آکر بتاؤ۔

چنانچہ وہ گئے اور آپ ﷺ کے حالات بیان کیے۔علمائے یہود نے کہا کہ اگر یہ حالات ہیں تو محمد ﷺ سے تین سوال کرو۔اگر جواب صحیح بتادیں تو سچے اور اگر نہ بتائیں یا غلط بتائیں تو جھوٹے ہیں۔سوال یہ تھے :

۱۔ وہ چند نوجوان کون تھے جو گذر گئے اور وہ انوکھے تھے وہ واقعات کیا تھے؟

۲۔ وہ آدمی کون تھا جو تمام زمین میں گھوما تھا اس کے حالات کیا تھے؟

۳۔ روح کی حقیقت کیا ہے۔؟

انہوں نے مکہ آکر آپ سے مذکورہ سوالات کئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان سوالوں کے جوابات کل دوں گا۔ آپ ﷺ نے انشاء اللہ نہ کہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پندرہ دن گذر گئے نہ تو وحی آئی اور نہ حضرت جبرئیل ؑ آئے۔ وحی کے نہ آنے پر آپ ﷺ کو پریشانی ہوئی اور اہل مکہ بری خبریں اڑانے لگے اور طعن و تشنیع کرنے لگے۔ آخر اللہ کی طرف سے سورۃ الکہف اور آیت "یسئلونک عن الروح" نازل ہوئی۔

(معارف القرآن ج ۵ ص ۲ ۵۷ مظہری ج ۶ ص ۲ ابن کثیر ج ۳ ص ۱، پ ۱۵)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ" (الخ)

(سورۃ الکہف آیت ۶ پ ۱۵)

ترجمہ: "سو کہیں تو گھونٹ ڈالے گا اپنی جان کو ان کے پیچھے۔"

شان نزول:۔ اس آیت کا شان نزول بھی وہی ہے جو سورہ کہف کے شروع میں بیان ہوا۔ البتہ مظہری میں مزید یہ بھی ذکر ہے کہ:

جب انہوں نے آپ ﷺ کی مخالفت کی اور حضور ﷺ مایوس ہو کر وہاں سے اٹھ گئے، اور ان کی مخالفت اور نصیحت کی سرتابی حضور ﷺ کو بہت کھلی اور آپ ﷺ کو قلبی تکلیف ہوئی تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرما کر آپ ﷺ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ (مظہری ج ۶ ص ۱۱)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا، اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ" (الخ)

(سورۃ الکہف آیت ۲۳-۲۴ پ ۱۵)

ترجمہ : "اور نہ کہنا کسی کام کو کہ میں یہ کروں گا کل کو مگر یہ کہ اللہ چاہے۔"

شان نزول :۔ ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس ﷛ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے سلسلہ میں پختہ وعدہ کیا تھا مگر "انشاء اللہ" نہیں کہا تھا۔ اور پھر تقریباً چالیس دن گذر گئے وہ کام نہ ہوا۔

اور بعض نے لکھا ہے کہ اس آیت کا بھی شان نزول وہی ہے جو سورہ کہف کے شروع میں بیان ہوا۔

(مظہری ج ۶ ص ۲۵ ابن کثیر ج ۳ ص ۷۹ پ ۱۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ" (الخ)

(سورۃ الکہف آیت ۲۸ پ ۱۵)

ترجمہ : "اور روکے رکھو اپنے آپ کو ان کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام۔"

شان نزول :۔ حضرت قتادہ ﷛ کا بیان ہے کہ اس آیت سے مراد اصحاب صفہ ہیں۔ جن کی تعداد سات سو تھی۔ یہ سب نادار لوگ تھے، اور

حضور ﷺ کی مسجد میں فروکش تھے۔ نہ تو کسی کی کھیتی تھی اور نہ دودھ کا جانور' اور نہ کسی کی کوئی تجارت تھی۔ نمازیں پڑھتے رہتے تھے۔ ایک وقت کی نماز پڑھ کر دوسری نماز کی انتظار میں رہتے تھے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور بعض نے کہا کہ یہ آیت حضرت عیینہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ جب یہ آپ ﷺ کے پاس آئے تو اس وقت حضور ﷺ کے پاس حضرت سلمان فارسی تشریف فرما تھے۔ حضرت عیینہ نے کہا کہ ہم قبیلہ مضر کے سردار ہیں اور ہم گندے لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھیں گے۔ آپ ان کو یہاں سے الگ کر دیں' یا ہمارے بیٹھنے کے لئے کوئی اور جگہ مقرر کر دیں اور ہماری مجلس ان سے الگ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری ج ۶ ص ۲۹ قصص ابن کثیر ج ۳ ص ۸۰ پ ۱۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا" (الخ)

(سورۃ الکہف آیت ۲۸ پ ۱۵)

ترجمہ : "اور نہ کہا مان اس کا جس کا دل غافل کیا ہم نے اپنی یاد سے۔"

شان نزول :۔ ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ یہ آیت امیہ بن خلف جمحی کے بارے میں نازل ہوئی۔ امیہ نے آپ ﷺ سے درخواست کی تھی کہ ان فقیروں کو اپنے پاس سے نکال دیں' اور سرداران مکہ کو اپنے پاس بٹھایئے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ درخواست پسندیدہ نہ تھی۔ اس لئے اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ (مظہری ج ۶ ص ۲۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلاً رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا" (الخ)
(سورۃ الکہف آیت ۳۲ پ ۱۵)

ترجمہ :" اور بتلا ان کو مثال دو مردوں کی کہ کر دیئے ہم نے ان میں سے ایک کے لئے دو باغ۔"

شان نزول :۔علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ مکہ میں قبیلہ بنی مخزوم کے دو بھائی رہتے تھے۔ان میں سے ایک کافر اور دوسرا مومن تھا۔

مومن بھائی کا نام ابو سلمہ عبد اللہ (ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سابق شوہر) ابن عبد الاسود بن عبد یالیل۔ اور کافر کا نام اسود بن عبد الاسود بن عبد یالیل تھا۔انہی دونوں کے بارے میں اللہ نے بطور تمثیل یہ آیت نازل فرمائی۔

اور بعض کا خیال ہے کہ بنی اسرائیل میں دو بھائی تھے اسی طرح ایک کافر اور دوسرا مومن۔اللہ نے بطور تمثیل کے اس آیت میں ان کے احوال سے تشبیہ دی ہے۔(مظہری ج ۶ ص ۳۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ" (الخ)
(سورۃ الکہف آیت ۸۳ پ ۱۶)

ترجمہ :" اور آپ سے پوچھتے ہیں ذوالقرنین کے بارے میں" (الخ)

شان نزول :۔حضرت قتادہ ﷺ سے مروی ہے کہ جب یہود نے نبی کریم

ﷺ سے ذوالقرنین کے بارے میں پوچھا تو اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

واضح رہے کہ یہود نے یہ سوال اس لئے کیا تھا کہ ذوالقرنین کا ذکر سابقہ کتب سماویہ میں ملتا ہے اور جب یہ سوال کیا گیا تو اس وقت مکہ و مدینہ میں اس واقعہ کو کوئی نہیں جانتا تھا سوائے یہود و نصاریٰ کے۔

(واحدی ص ۲۲۵)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ" (الخ)

(سورۃ الکھف آیت ۱۰۹ پ ۱۶)

ترجمہ: "تو کہہ دے اگر دریا سیاہی ہوں کہ لکھے میرے رب کی باتیں۔" (الخ)

شان نزول: حاکم وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے کہ قریش نے آپ ﷺ سے جب روح کے متعلق سوال کیا تو اس پر آیت یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ سے مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا تک نازل ہوئی تو یہودی کہنے لگے کہ ہم کو علم کثیر حاصل ہے ہم کو توریت دی گئی ہے اور جس کو توریت دی گئی اس کو خیر کثیر دی گئی۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (معارف القرآن ج ۵ ص ۶۲۹، اسباب النزول للواحدی ص ۲۲۵)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ" (الخ)

(سورۃ الکھف آیت ۱۱۰ پ ۱۶)

ترجمہ: "پس جس کو امید ہو ملنے کی اپنے رب سے۔" (الخ)

شانِ نزول:۔ ابن عساکر نے تاریخ میں بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس ﷜ نے فرمایا کہ جندب بن زہیر﷜ جب نماز پڑھتے یا روزہ رکھتے یا صدقہ و خیرات کرتے اور لوگوں میں آپ کی نیکی کا تذکرہ ہوتا تو آپ خوش ہوتے تھے اور خوش ہو کر عمل خیر اور زیادہ کرتے تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری عربی ج۶ ص ۷، واحدی ص ۲۲۶)

☆———☆———☆———☆———☆

سورۃ مریم

آیت: "وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ" (الخ)

(سورۃ مریم آیت ۶۴ پ ۱۶)

ترجمہ: "اور ہم نہیں اترتے مگر تیرے رب کے حکم سے۔" (الخ)

شانِ نزول:۔ حضرت ابن عباس ﷜ کی روایت سے بخاری نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت جبرئیل ؑ سے فرمایا کہ ہماری ملاقات سے روکنے والی آپ کے لئے کیا چیز ہے؟ یعنی کیا وجہ ہے کہ آپ ہمارے پاس نہیں آئے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(واحدی ص ۲۲۶، معارف القرآن ج۶ ص ۷، مظہری عربی ج۶ ص ۷۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَامِتُّ" (الخ)

(سورۃ مریم آیت ۶۶ پ ۱۶)

ترجمہ: "اور کہتا ہے آدمی کیا جب میں مرجاؤں تو پھر نکلوں گا زندہ ہوکر۔" (الخ)

شان نزول:۔ امام کلبی فرماتے ہیں کہ یہ آیت ابی بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی کہ بوسیدہ ہڈی ہاتھ میں پکڑے آپ کے بارے میں کہہ رہا تھا (بطور استہزاء) محمد ﷺ کا خیال ہے کہ ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (واحدی ص ۲۲۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا" (الخ)

(سورۃ مریم آیت ۷۷ پ ۱۶)

ترجمہ: "کیا تو نے دیکھا اس کو جو منکر ہوا ہماری آیات سے۔" (الخ)

شان نزول:۔ شیخین نے حضرت خباب بن الارت کا بیان نقل کیا ہے کہ حضرت خباب فرماتے ہیں کہ میں لوہاری کا کام کرتا تھا میں نے عاص بن وائل کا کچھ کام کیا اور میری مزدوری اس کے پاس جمع ہوگئی' ایک دن میں اس کے پاس اپنی مزدوری مانگنے گیا' عاص نے جواب دیا خدا کی قسم جب تک تو محمد ﷺ کا انکار نہیں کرے گا تیری مزدوری نہیں دوں گا۔

میں نے کہا کہ خوب سن لے خدا کی قسم اگر تو مر کر بھی دوبارہ زندہ ہو جائے تب بھی میں کفر نہیں کروں گا۔ عاص بولا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے؟ میں نے کہا ہاں! تو عاص نے کہا تو پھر میرے پاس وہاں مال بھی ہوگا اور اولاد بھی وہیں تیرا قرض چکادوں گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عشری ج ٦ ص ٤١ واحدی ص ٢٢٧)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا" (الخ)

(سورۃ مریم آیت ۹٦ پ ١٦)

ترجمہ : "البتہ جو یقین لائے اور انہوں نے نیکیاں کیں ان کو دے گا رحمٰن محبت" (الخ)

شان نزول : ابن جریر ؒ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ؓ کا بیان نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں جب ہجرت کر کے مدینہ کو چلا گیا تو میرے دل میں مکہ والے دوستوں کا کچھ خیال آیا جیسے شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف، (ان لوگوں کی دوستی اور محبت یاد آئی تھی۔)

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عشری ج ٦ ص ۱۲۲)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "طٰهٰ، مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی" (الخ)

(سورۃ طٰہٰ آیت ١-٢ پ ١٦)

ترجمہ : "طٰہٰ، اس واسطے نہیں اتارا قرآن ہم نے تجھ پر کہ تو محنت میں پڑے" (الخ)

شان نزول : علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ کلبی کا قول ہے کہ جب مکہ میں آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ عبادت میں زیادہ سرگرم رہنے لگے۔ نماز میں

طویل قیام کی وجہ سے کبھی ایک پاؤں پر سہارا لیتے اور کبھی دوسرے پر، اور رات بھر نماز میں مشغول رہتے تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۵ ص ۲۷۵ زاد المعادی ص ۲۲۸)

☆------☆------☆------☆------☆

آیت: "وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا"

(سورۃ طہٰ آیت ۱۰۵ پ ۱۶)

ترجمہ: "اور تجھ سے پوچھتے ہیں پہاڑوں کا حال سو تو کہہ دے ان کو بکھیر دیگا میرا رب اڑا کر۔"

شان نزول: حضرت ابن عباس ﷺ کا بیان ہے کہ کسی ثقفی شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ قیامت کے دن ان پہاڑوں کا کیا ہوگا۔ اس کے جواب میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی[1]

اور بعض نے کہا کہ سوال نہیں کیا گیا تھا بلکہ آیت میں جو جواب ہے وہ بر تقدیر سوال ہے۔ (مظہری مولی ج ۶ ص ۱۶۴)

☆------☆------☆------☆------☆

آیت: "وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ" (الخ)

(سورۃ طہٰ آیت ۱۳۱ پ ۱۶)

ترجمہ: "اور مت پسار اپنی آنکھیں اس چیز پر جو فائدہ اٹھانے کو دی ہم نے۔" (الخ)

---

[1] رواہ البغوی

شان نزول :۔ ابن ابی شیبہ' ان مردویہ' بزار اور ابویعلی نے حضرت ابو رافع ﷺ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کے پاس ایک مہمان آیا آپ ﷺ نے مجھے ایک یہودی کے پاس آٹا قرض خریدنے کے لئے بھیجا' یہودی نے کہا بغیر کسی چیز کے رہن رکھے میں نہیں دوں گا' میں نے حاضر خدمت ہو کر یہودی کا جواب عرض کر دیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر قرض دیدیتا تو میں ضرور ادا کر دیتا' اور فرمایا کہ میں آسمان میں بھی امین ہوں اور زمین میں بھی امین ہوں۔ جاؤ میرے لوہے کی زرہ اس کے پاس لے جاؤ میں ابھی حضور ﷺ کے پاس سے باہر نکلا بھی نہ تھا کہ یہ آیت نازل ہو گئی۔ (طبری ج ۱۶ ص ۱۶۵ واحدی ص ۲۲۹)

☆———☆———☆———☆———☆

سورۃ الانبیاء

آیت : "مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا" (الخ)

(سورۃ الانبیاء آیت ۶ پ ۱۷)

ترجمہ : "نہیں مانا ان سے پہلے کسی بستی نے جن کو غارت کر دیا ہم نے۔" (الخ)

شان نزول :۔ ابن جریر ﷺ نے قتادہ کا قول نقل کیا ہے کہ مکہ والوں نے آپ ﷺ سے کہا تھا کہ اگر آپ ﷺ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو کوہ صفا کو سونے کا بنا دیجئے۔ اس کے فوراً بعد حضرت جبرئیل ﷺ اللہ کی طرف سے تشریف لائے اور آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ چاہیں تو سوال پورا کر دیا جائے گا لیکن اگر اس کے باوجود وہ اس پر ایمان نہ لائے تو بغیر مہلت کے ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ اور

اگر آپ چاہیں تو ان کو مہلت دی جائے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنی قوم کے لئے مہلت کی درخواست کرتا ہوں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۷ ص [illegible])

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ" (الخ)

(سورۃ الانبیاء آیت ۳۴ پ ۱۷)

ترجمہ: "اور نہیں دیا ہم نے تجھ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ کے لئے زندہ رہنا۔" (الخ)

شان نزول: (۱) ابن المنذر نے ابو جریج کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی وفات کی اطلاع دی گئی تو حضور ﷺ نے عرض کیا اے میرے رب! (میرے بعد) میری امت کا (نگران) کون ہوگا۔
اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲) علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ اس آیت کا نزول اس وقت ہوا تھا جب کافروں نے کہا تھا کہ ہم تو اس وقت کے منتظر ہیں جب محمد ﷺ پر موت کا چکر پڑے گا یعنی جب وہ مرجائیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۷ ص [illegible])

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا" (الخ)

(سورۃ الانبیاء آیت ۳۶ پ ۱۷)

ترجمہ: "اور جہاں تجھ کو دیکھا منکروں نے تو کوئی کام نہیں ان کو

تجھ سے سوائے مذاق اڑانے کے۔" (الخ)

شان نزول:۔ ابن حاتم نے بروایت سدی بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ ابوجہل اور ابوسفیان کی طرف سے گزرے حضور ﷺ کو دیکھ کر ابوجہل ہنسنے لگا اور ابوسفیان سے بولا کہ یہ ہے بنی عبد مناف کا نبی ﷺ' ابوسفیان کو اس بات سے غصہ آگیا اور کہنے لگا بنی عبد مناف میں پیغمبر ہو تم کو کیوں ناگوار ہوتا ہے آپ ﷺ نے یہ گفتگو سن لی اور پلٹ کر ابوجہل کو ڈرایا اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ تو اس وقت تک باز نہیں آئے گا جب تک تجھ پر وہ مصیبت نہ آپڑے جو تیرے چچا پر پڑی تھی۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۹ ص ۱۱۵)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت:۔ "ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ" (الخ)

(سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۱ پ ۱۷)

ترجمہ:۔ "جن کے لئے پہلے سے ٹھہر چکی ہماری طرف سے نیکی۔" (الخ)

شان نزول:۔ حاکم وغیرہ نے حضرت ابن عباس ﷺ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم نازل ہوئی تو مشرکین نے کہا کہ پھر تو اللہ کے سوا' عیسیٰ ﷺ عزیر ﷺ' اور ملائکہ کی بھی کی جاتی ہے تو پھر یہ بھی جہنمی قرار پائیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۹ ص ۲۲۹ واحدی ص ۲۲۹)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

سورۃ الحج

آیت : "یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ" (الخ)

(سورۃ الحج آیت ۱-۲ پ ۱۷)

ترجمہ : "لوگو! ڈرو اپنے رب سے۔" (الخ)

شان نزول : بغوی نے لکھا ہے کہ حضرت عمران بن حصین ﷺ اور حضرت ابو سعید خدری ﷺ کی روایت ہے کہ یہ دونوں آیات غزوہ بنی المصطلق کے دوران رات کے وقت نازل ہوئیں۔

حضور ﷺ نے ندا کر کے سب کو بلایا اور یہ آیات پڑھ کر سنائیں آیات سن کر لوگ اتنا روئے کہ اس رات سے زیادہ رونے والے نہیں دیکھے گئے۔

(مظہری ج ٦ ص ۲۵۸، معارف القرآن ج ٦ ص ۲۲۰)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ" (الخ)

(سورۃ الحج آیت ۸ پ ۱۷)

ترجمہ : "اور بعض لوگ وہ ہیں جو جھگڑتے ہیں اللہ کی بات میں بغیر علم کے۔" (الخ)

شان نزول : یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی۔ نقرباً جھگڑالو تھا، کہتا تھا کہ ملائکہ خدا کی بیٹیاں ہیں قرآن کریم گزشتہ لوگوں کی لکھی ہوئی داستان ہے۔

یہ شخص حشر جسمانی کا منکر تھا اور کہتا تھا کہ جو چیز خاک ہوگئی اس کو زندہ کرنا ناممکن ہے۔(رواہ ابن ابی حاتم عن ابی مالک)

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(معارف القرآن ج ۶ ص ۲۲۰ مظہری ج ۶ ص ۲۵۲)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ"(الخ)

(سورۃ الحج آیت ۱۱ پ ۱۷)

ترجمہ: "اور بعض وہ ہیں جو اللہ کی بندگی کرتے ہیں کنارے پر۔"(الخ)

شان نزول: بخاری، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کیا ہے کہ بعض لوگ مدینہ میں آکر مسلمان ہوجاتے تھے۔ اسلام کے بعد اگر اس کی بیوی کے لڑکا ہوتا اور گھوڑیوں کے بچے پیدا ہوتے تو کہتا کہ یہ مذہب اچھا ہے اور اگر لڑکا پیدا نہ ہوتا اور گھوڑیوں کے بچے نہ ہوتے تو کہتے کہ یہ مذہب برا ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ج ۶ ص ۲۵۷، معارف القرآن ج ۶ ص ۲۲۲ واحدی ص ۲۲۰)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ"(الخ)

(سورۃ الحج آیت ۱۵ پ ۱۷)

ترجمہ: "جس کو یہ خیال ہو کہ ہرگز مدد نہ کرے گا اس کی اللہ۔"(الخ)

شان نزول :۔ علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ بعض روایات کے مطابق اس آیت کا نزول بنی اسد اور بنی غطفان کے حق میں ہوا' ان دونوں قبیلوں کا یہودیوں سے باہم امداد کا معاہدہ تھا۔

حضور ﷺ نے جب ان کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا ہمارے لئے مسلمان ہونا ممکن نہیں ہے کیونکہ ہم کو اندیشہ ہے کہ اللہ' محمد ﷺ کی مدد نہیں کرے گا اور مسلمان ہونے کے بعد ہمارا یہودیوں سے معاہدہ ٹوٹ چکا ہو گا وہ ہم کو نہ غلہ دیں گے اور نہ ٹھہرنے کے لئے جگہ دیں گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج۶ص ۲۵۹)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ" (الخ)

(سورۃ الحج آیت ۱۹ پ ۱۷)

ترجمہ : "یہ دو مدعی ہیں جھگڑے ہیں اپنے رب پر۔" (الخ)

شان نزول :۔ شیخین نے صحیحین میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ اس آیت کا نزول حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عتبہ' شیبہ' اور ولید بن عتبہ کے متعلق ہوا ہے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو جنگ بدر میں باہم متقابل تھے۔ ایک طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ حمزہ رضی اللہ عنہ' عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے' دوسری طرف شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ تھے۔

اور بعض نے کہا کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب مسلمان اور اہل کتاب جھگڑتے تھے۔ اہل کتاب کہتے تھے کہ ہم اللہ کے مقرب ہیں کیونکہ ہماری

کتاب اور ہمارا نبی تمہاری کتاب اور نبی پر مقدم ہے۔ اور مسلمان یہ کہتے کہ ہم اللہ کے زیادہ مقرب ہیں کیونکہ ہم تمام انبیاء اور تمام کتب سماویہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۶ ص ۲۶۲ و احدی ص ۲۲۱ فقص معارف القرآن ج ۶ ص ۲۲۹)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ"
(سورۃ الحج آیت ۲۷ پ ۱۷)

ترجمہ: "اور پکار دے لوگوں میں حج کے واسطے کہ آئیں تیری طرف پیروں چل کر اور سوار ہو کر اور دبلے دبلے اونٹوں پر چلے آئیں دور دراہوں سے۔"

شان نزول: ابن جریر ؒ نے مجاہد کا قول نقل کیا ہے کہ حاجی سوار ہو کر نہیں آتے تھے اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اور زادراہ ساتھ لینے کا حکم دے دیا اور سوار ہو کر آنے اور سفر حج میں تجارت کرنے کی اجازت دیدی۔

(مظہری ج ۶ ص ۲۷۶)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ" (الخ)
(سورۃ الحج آیت ۳۰ پ ۱۷)

ترجمہ: "پس بچتے رہو بتوں کی گندگی سے۔" (الخ)

شان نزول: حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ دور شرک میں لوگ حج کرتے

تھے لیکن ماؤں بیٹوں اور بہنوں کو روکتے تھے اور خود کو حنیف کہتے تھے یعنی دین ابراہیمی پر قائم۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا گیا کہ اگر دین ابراہیمی پر قائم رہنا چاہتے ہو تو بت پرستی چھوڑ دو' اس گندگی سے بچو اور جھوٹی بات کہنے سے اجتناب کرو۔ (مظہری ج ۶ ص ۲۱۸)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا" (الخ)

(سورۃ الحج آیت ۳۷ پ ۱۷)

ترجمہ: "اللہ کو نہیں پہنچتا ان کا گوشت اور نہ ان کا خون۔" (الخ)

شان نزول: ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس ﷺ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ قربانی کے بعد مشرکین ذبیحہ کا خون کعبہ کے سامنے لیجاتے اور کعبہ کی طرف چھینٹیں مارتے تھے۔ مسلمانوں نے بھی ایسا کرنے کا ارادہ کیا' اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ایک روایت کے مطابق ذبیحہ کا خون کعبہ کی دیواروں پر چھڑکتے اور گوشت وہاں بکھیر دیتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مظہری ج ۶ ص ۲۲۵)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا" (الخ)

(سورۃ الحج آیت ۹ ۳ پ ۱۷)

ترجمہ :- "حکم ہوا ان لوگوں کو جن سے کافر لڑتے ہیں اس واسطے کہ ان پر ظلم ہوا۔" (الخ)

شان نزول :- سدی اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مکہ سے باہر نکلے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے اپنے نبی کو وطن سے نکلنے پر مجبور کیا ہے یہ ضرور ہلاک ہو جائیں گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۶ ص ۲۲۶)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ" (الخ)

(سورۃ الحج آیت ۴۶ پ ۱۷)

ترجمہ :- "پس کچھ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں۔"

شان نزول :- بیضاوی نے لکھا ہے کہ جب یہ آیت وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (الخ) نازل ہوئی تو حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں دنیا میں نابینا ہوں تو کیا آخرت میں بھی نابینا رہوں گا۔؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۶ ص ۳۳۲)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ" (الخ)

(سورۃ الحج آیت ۵۲ پ ۱۷)

ترجمہ: "اور جو رسول بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے یا نبی" (الخ)

شان نزول :۔ ایک مرتبہ مکہ میں حضور ﷺ نے ایک مجلس میں سورۃ النجم پڑھی' جس میں کفار مکہ بھی تھے' جب آپ اس آیت اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی' پر پہنچے تو شیطان نے اس کے ساتھ آپ کی طرف سے یہ الفاظ پڑھ دیئے 'تلک الغرانیق العلٰی، وان شفاعتهن لترجی یہ عبارت شیطان نے اس طرح آپ ﷺ کے ساتھ ملا کر پڑھی جس سے لوگوں نے یہ سمجھا کہ یہ الفاظ بھی آپ ﷺ ہی کی زبان سے نکلے ہیں۔

کفار یہ سن کر بہت خوش ہوئے' اور اس سورہ النجم کے ختم پر جب مسلمانوں نے سجدہ کیا تو مشرکین نے بھی سجدہ کیا اور یہ خبر مکہ میں قریش کو معلوم ہوئی تو وہ بہت خوش ہوئے۔

آپ ﷺ کو جب اس کا علم ہوا کہ میری اثناء تلاوت میں وہ چیز بھی پڑھ دی گئی جو اللہ کی طرف سے نازل نہیں ہوئی تھی تو آپ ﷺ بہت رنجیدہ' خوفزدہ اور پریشان ہو گئے۔ اس پر آپ ﷺ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل ہوئیں۔

یہ قصہ حضرت عبد اللہ بن عباس ﷺ سے مروی ہے۔ اسے امام قرطبی' حافظ ابن کثیر' اور جلال الدین سیوطی ﷺ نے اپنی اپنی تفاسیر میں ذکر کیا ہے۔

(ملخص من معارف القرآن کاندھلوی ﷺ ج ۵ ص ۵-۲-۲۶)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: " لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ " (الخ)

(سورۃ الحج آیت ۶۷ پ ۱۷)

ترجمہ :"وہ ہر امت کے لئے مقرر کر دی ایک راہ بندگی کی کہ وہ اس طرح کرتے ہیں بندگی" (الخ)

شان نزول :- بغوی نے لکھا ہے کہ اس آیت کا نزول بدیل بن ورقا' یزید بن خنیس اور بشر بن سفیان کے بارے میں ہوا' ان لوگوں نے صحابہ کرام سے کہا تھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ جس جانور کو تم اپنے ہاتھوں سے ذبح کرتے ہو اس کو تو کھاتے ہو اور جس جانور کو خدا تعالٰی موت دیدیتا ہے اسے نہیں کھاتے اسے مردار سمجھتے ہو۔؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری ج ۶ ص ۲۹۰' معارف القرآن ج ۶ ص ۲۸۲)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ" (الخ)

(سورۃ الحج آیت ۷۵ پ ۱۷)

ترجمہ :"اللہ چھانٹ لیتا ہے فرشتوں میں پیغام پہنچانے والے اور آدمیوں میں" (الخ)

شان نزول :- بغوی نے لکھا ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب مشرکوں نے کہا تھا ئَاُنزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا کہ کیا ہماری جماعت میں ایک معمولی شخص پر قرآن اتارا گیا اور اس کو نبی بنایا گیا حالانکہ ہم میں بڑے بڑے سردار اور عزت رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔ اس کی تردید میں فرمایا' نہ پیغمبر بنانے کا اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ (مظہری ج ۶ ص ۳۲۹)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ٥ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ" (الخ)
(سورۃ المومنون آیت ۱٬۲ پ ۱۸)

ترجمہ : "وہ کام نکال لے گئے' ایمان والے' جو اپنی نماز میں جھکنے والے ہیں۔"

شان نزول :۔ حاکم نے حسب شرط شیخین حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے بیان کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے کہ آپ ﷺ نماز پڑھتے وقت کبھی اپنی نظر کو اوپر آسمان کی طرف اٹھا لیتے تھے' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور علامہ بغوی ؒ نے حضرت ابو ہریرہ کا بیان نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام نماز کے اندر آسمان کی طرف اپنی نگاہیں اٹھا لیتے تھے' جب یہ آیت نازل ہوئی تو سجدہ گاہ پر نظر جمانے لگے۔ (مظہری ج ۶ ص ۲۶۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ" (الخ)
(سورۃ المومنون آیت ۵٬۶ پ ۱۸)

ترجمہ : "اور جو لوگ اپنی شہوت کی جگہ کو تھامتے ہیں مگر اپنی عورتوں پر یا اپنے ہاتھ کے مال باندیوں پر" (الخ)

شان نزول :۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ ابتدائے اسلام میں

عورتوں سے متعہ کرنا جائز تھا۔ جب کوئی اجنبی شخص شہر میں جاتا اور وہاں کوئی جان پہچان والا نہ ہوتا تو جس قدر قیام کا ارادہ ہوتا اتنی مدت کے لئے کسی عورت سے نکاح کر لیتا۔ تاکہ وہ عورت اس کے لئے کھانا تیار کرے اور اس کے سامان کی حفاظت کرے یہاں تک کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سوائے ان دونوں قسموں کے ہر عورت حرام ہوگئی۔ (طبری ج۱ ص ۲۶۵)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ" (الخ)

(سورۃ المومنون آیت ۷۷ پ ۱۸)

ترجمہ: "سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔"

شان نزول: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ وَافَقْتُ رَبِّي فِي اَرْبَعٍ (اللہ نے میری چار خواہشیں پوری کیں۔

(۱) میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ کاش ہمیں مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے کی اجازت مل جائے' تو اللہ نے آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى (البقرہ ۱۲۵ پ ۱) نازل فرمائی۔

(۲) میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ کے پاس ہر قسم کا آدمی آتا ہے اس لئے اگر ازواج مطہرات کو پردہ کرایا جائے تو بہتر ہوگا۔ اس پر میری موافقت میں آیت وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ (احزاب: ۵۳ پ ۲۲) نازل ہوئی۔

(۳) میں نے ازواج مطہرات سے عرض کیا کہ آپ احتیاط کریں ورنہ اللہ تعالیٰ آپ کے بدلے آپ سے بہتر بیویاں حضور ﷺ کو عطا فرمادے گا۔ اللہ نے میری موافقت میں آیت عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ (التحریم ۵ پ ۲۸) نازل فرمائی۔

(۴) آیت ولقد خلقنا الانسان سے ثم انشانہ خلقا اخر (الخ) نازل ہوئی فرمائی تو میں نے عرض کیا فتبارک اللہ احسن الخالقین تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ (در منثور ج۵ ص ، واحدی ص ۲۲۴)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "مستکبرین بہ سمرا تھجرون" (الخ)
(سورۃ المومنون آیت ۶۷ پ ۱۸)

ترجمہ: "اس سے تکبر کر کے ایک قصہ گو کو چھوڑ کر چلے گئے۔"

شان نزول: ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر کا قول نقل کیا ہے کہ قریش کعبہ کے گرد اگرد رات کو قصے کہانیاں تو کہتے تھے مگر طواف نہیں کرتے تھے اور اس پر فخر کرتے تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج۶ ص ۳۷)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "ولقد اخذنھم بالعذاب فما استکانوا لربھم" (الخ)
(سورۃ المومنون آیت ۷۶ پ ۱۸)

ترجمہ: "اور ہم نے پکڑا تھا ان کو آفت میں پھر نہ عاجزی کی اپنے رب کے آگے اور نہ گڑگڑائے۔"

شان نزول: بیہقی نے دلائل میں بیان کیا ہے کہ ابن اثال حنفی جب گرفتار ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور ﷺ نے اس سے وعدہ لیکر

چھوڑ دیا، پھر وہ مکہ چلا اور مسلمان ہو گیا۔ قریش نے اس کو گرفتار کرنا چاہا مگر وہ بھاگ گیا مکہ اور یمامہ کے درمیان ایک مقام پر ٹھہر گیا۔

یمامہ سے جو مال و رسد مکہ کو آیا کرتی تھی اس کو روکنے لگا یہاں تک کہ قریش قلت غلہ کی وجہ سے بھوک سے مرنے لگے۔ تو ابو سفیان مجبور ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ آپ ﷺ کا یہ دعویٰ نہیں کہ آپ ﷺ کو دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیشک یہی بات ہے۔

ابو سفیان نے کہا یہ کیسی رحمت ہے آپ نے اپنے آباؤ اجداد کو تلوار سے قتل کر دیا اور ان کی اولاد کو قحط سالی سے۔؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(طبری ج ۱۸ ص ۲۹۵ واحدی ص ۲۲۲ مظہری ج ۶ ص ۲۲۴)

☆————☆————☆————☆————☆

سورۃ النور

آیت: "اَلزَّانِيْ لَايَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً" (الخ)

(سورۃ النور آیت ۳ پ ۱۸)

ترجمہ: "بدکار مرد نکاح نہیں کرتا مگر بدکار عورت سے یا مشرکہ سے" (الخ)

شان نزول: نسائی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک عورت تھی جس کو ام مہزول کہا جاتا تھا وہ بدکاری میں مشہور تھی۔ کسی صحابی نے اس سے نکاح کرنا چاہا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(طبری ج ۱۸ ص ۷۴ واحدی ص ۲۲۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت:- وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ (الخ)

(سورۃ النور آیت ۶ پ ۱۸)

ترجمہ:- "اور جو لوگ عیب لگائیں اپنی بیویوں کو"

شان نزول:- امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے لکھا ہے کہ ہلال بن امیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بیوی پر شریک بن سحماء سے زنا کرنے کی تہمت لگائی۔

واقعہ سچا تھا البتہ شرعی شہادت نہ تھی۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرعی ثبوت دو ورنہ تمہاری پشت پر کوڑے مارے جائیں گے۔ حضرت ہلال نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھے تو کیا گواہ تلاش کرنے جائے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی فرمایا کہ گواہ یا تمہاری پشت پر کوڑے۔

حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے میں بلاشک و شبہ سچا ہوں' اللہ ضرور کوئی ایسا حکم نازل فرمائے گا جس سے میری پشت کوڑوں سے بچ جائے گی۔

اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

(بخاری ج ۲ ص ۶۹۵ و واحدی ص ۲۲۶ سطر ۶ نسخ ج ۲ ص ۵۸۲)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت:- اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ (الخ)

(سورۃ النور آیت ۱۱ پ ۱۸)

ترجمہ:- جو لوگ لائے ہیں یہ طوفان تمہی میں ایک جماعت ہے تم

اس کو برا نہ سمجھو اپنے حق میں" (الخ)

شان نزول

واقعہ افک :۔ صحیحین اور دیگر کتب حدیث و تفسیر کے بیان کی روشنی میں یہ واقعہ مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

۶ ھ میں غزوہ بنی المصطلق (غزوہ مریسیع) میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ امہات المومنین میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ساتھ تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے ہودج میں سوار ہو جاتیں پھر وہ ہودج اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا جاتا۔

غزوہ سے فراغت کے بعد مدینہ طیبہ کی طرف واپسی کے دوران ایک روز یہ واقعہ پیش آیا کہ حسب عادت ایک منزل میں قافلہ ٹھہرا۔ رات کے اخیر حصے میں اعلان کیا گیا کہ قافلہ روانہ ہونے والا ہے اپنی اپنی ضروریات سے فارغ ہو جاؤ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قضاء حاجت کے لئے جنگل کی طرف تشریف لے گئیں۔ اتفاق سے وہاں ان کا ہار ٹوٹ کر گر گیا جس کی تلاش میں دیر لگ گئی۔

لوگوں نے یہ سمجھ کر کہ حضرت عائشہ ہودج میں موجود ہیں ان کا ہودج اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا کیونکہ آپ کم عمر اور نحیف الجثہ تھیں لہٰذا ہودج کے خالی ہونے کا کسی کو احساس نہ ہوا۔ جب آپ قضاء حاجت سے واپس تشریف لائیں تو دیکھا کہ قافلہ جا چکا ہے۔ آپ بڑی دانشمندی اور وقار و استقلال سے کام لیتے ہوئے اسی جگہ انتظار فرمانے لگیں تاکہ بعد میں جب مجھے تلاش کیا جائے تو مشکل نہ ہو۔

حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ جنہیں نبی کریم ﷺ نے اس خدمت پر مقرر کیا تھا کہ وہ قافلہ کے پیچھے رہیں اور اگر قافلہ روانہ ہونے کے بعد کوئی گری پڑی

چیز رہ گئی ہو تو اسے اٹھا کر محفوظ کر لیں۔ وہ صبح کے وقت یہاں پہنچے کہ ابھی روشنی بھی پوری نہیں نکلی تھی۔ دور سے دیکھا کہ کوئی بندہ سو رہا ہے۔ قریب پہنچ کر انتہائی افسوس کے ساتھ ان کی زبان سے اناللہ و انا الیہ راجعون نکلا۔ یہ کلمہ کان میں پڑتے ہی حضرت عائشہ صدیقہ کی آنکھ کھل گئی۔ انہوں نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔

حضرت صفوان ﷜ نے اپنا اونٹ قریب لاکر بٹھا دیا۔ حضرت صدیقہ اس پر سوار ہوگئیں۔ حضرت صفوان خود اونٹ کی نکیل پکڑ کر پیادہ چلنے لگے یہاں تک کہ قافلہ سے مل گئے۔

جب بد نصیبی اور کم بختی کسی کے لئے مقدر ہو چکی ہو تو اس کے لئے ہر بات کم بختی کا سبب ہوتی ہے چنانچہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی نے اسلام دشمنی کی وجہ سے واہی تباہی بکنا شروع کر دی۔ بعض بھولے بھالے مسلمان، حضرت حسان ﷜، حضرت مسطح ﷜، اور عورتوں میں حضرت حمنہ ﷞ بھی سنی سنائی باتوں کی وجہ سے اس کا تذکرہ کرنے لگے۔ جب اس بدبخت اور بدنصیب منافق کے بہتان کا چرچا ہوا تو آنحضرت ﷺ کو اس سے سخت صدمہ پہنچا۔ تمام مسلمانوں کو بھی سخت رنج و افسوس ہوا۔

ایک ماہ تک یہی قصہ چلتا رہا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیقہ ﷞ کی برات اور بہتان باندھنے اور اس میں شریک ہونے والوں کی مذمت میں مذکورہ آیات نازل فرمائیں۔ (معارف القرآن ج ۶ ص ۳۶۵)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا" (الخ)

(سورۃ النور آیت ۱۶ پ ۱۸)

ترجمہ: "اور کیوں نہ جب تم نے اس کو سنا تھا کہا ہوتا کہ ہم کو لائق

نہیں کہ منہ پر لائیں یہ بات۔" (الخ)

شان نزول :۔ حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ سے ان کی اہلیہ نے واقعہ افک کا ذکر کیا تو آپ نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ مَا يَكُونُ لَنَا اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ کہ صدیق کی بیٹی اور نبی کی بیوی کے متعلق ایسا گمان نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اسی کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(واحدی ص ۲۴۴ معارف القرآن علامہ کاندھلوی ج۸ ص ۲۲۸)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ" (الخ)

(سورۃ النور آیت ۲۲ پ ۱۸)

ترجمہ :۔ "اور قسم نہ کھائیں بڑے بڑے درجہ والے تم میں سے۔" (الخ)

شان نزول :۔ شیخین نے صحیحین میں اور بعض دوسرے اہل روایت نے ذکر کیا ہے کہ جب واقعہ افک ہوا تو حضرت ابوبکر ﷺ نے فرمایا کہ بخدا آئندہ مسطح کے لئے کچھ بھی خرچ نہ کروں گا۔ مسطح بن اثاثہ کی حضرت ابوبکر ﷺ سے رشتہ داری تھی۔ اور مسطح ﷺ نادار مفلس تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۶ ص ۴۸۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ" (الخ)

(سورۃ النور آیت ۲۷ پ ۱۸)

ترجمہ: "اے ایمان والو مت جایا کرو کسی گھر میں اپنے گھروں کے سوا۔" (الخ)

شان نزول: ابن جریر ؒ نے حضرت عدی بن ثابت ؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک انصاری عورت نے آپ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں اپنے گھر میں بعض مرتبہ ایسی حالت میں ہوتی ہوں کہ میں نہیں چاہتی کہ مجھے کوئی دیکھے۔ لیکن گھر کے آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی آدمی بے روک ٹوک اندر آجاتا ہے اور اس حالت میں مجھے دیکھ لیتا ہے میں کیا کروں۔

اس سوال پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری ج ۶ ص ۸۶ و واحدی ص ۲۲۲)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ" (الخ)

(سورۃ النور آیت ۲۹ پ ۱۸)

ترجمہ: "نہیں گناہ تم پر کہ جاؤ ان گھروں میں جہاں کوئی نہیں بستا۔"

شان نزول: ابن ابی حاتم نے مقاتل بن حبان کا بیان نقل کیا ہے کہ جب گھروں میں داخل ہونے کے لئے اجازت طلب کرنے کا حکم نازل ہوا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! قریش کے تاجر جو مکہ، مدینہ اور شام آتے جاتے ہیں ان کا کیا ہوگا، سر راہ ان کے مکان مقرر ہوتے ہیں مگر ان میں کوئی رہتا نہیں ہے وہاں کس سے داخل ہونے کی اجازت طلب کریں گے اور کس کو

سلام کریں گے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (درمنثور ج ۵ ص ۴۲ مطبوعہ تہران ۱۳۷۷)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ" (الخ)

(سورۃ النور آیت ۳۰ پ ۱۸)

ترجمہ: "اور کہو ایمان والیوں سے کہ نیچی رکھیں ذرا اپنی آنکھیں۔"

شانِ نزول: ابن ابی حاتم نے مقاتل سے بیان کیا ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت اسماء بنت مرثد اپنے نخلستان میں تھیں، کچھ عورتیں ان کے پاس آئیں جو ازار پہنے ہوئے نہ تھیں جو کچھ وہ پاؤں میں پہنے ہوئے تھیں (پازیب وغیرہ) وہ کھلا نظر آرہا تھا اور ان کے سینے اور گیسو بھی کھلے ہوئے تھے۔ حضرت اسماء نے فرمایا کہ یہ کیسی بری بات ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (درمنثور ج ۵ ص ۴۲)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ" (الخ)

(سورۃ النور آیت ۳۱ پ ۱۸)

ترجمہ: "اور نہ ماریں زمین پر اپنے پاؤں کو کہ جانا جائے جو چھپاتی ہیں اپنے سنگار کو۔" (الخ)

شانِ نزول:۔ ابن جریر ؒ نے حضرمی کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک عورت نے چاندی کی دو پازیبیں بنوائیں اور ان میں گھنگرو لگوائے اور وہ پہن کر لوگوں کے سامنے سے گزری اور پاؤں زمین پر اس طرح مارے کہ گھنگرو پازیب سے ٹکرا کر بولنے لگے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۱۸ ص ۱۰۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ" (الخ)

(سورۃ النور جزو آیت ۳۳ پ ۱۸)

ترجمہ: "اور جو لوگ چاہیں لکھت آزادی کی مال دے کر ان میں سے کہ جو تمہارے ہاتھ کے مال ہیں تو ان کو لکھ دیا کرو۔" (الخ)

شانِ نزول:۔ ابن السکن نے معرفت الصحابہ میں عبداللہ بن صبیح کے باپ کا بیان نقل کیا ہے کہ عبداللہ کے باپ نے کہا کہ میں حویطب بن عبدالعزیٰ کا غلام تھا۔ میں نے حویطب سے درخواست کی کہ مجھے مکاتب بنا دو' انہوں نے انکار کیا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۱۸ ص ۱۰۰' واحدی ص ۲۲۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ" (الخ)

(سورۃ النور جزو آیت ۳۳ پ ۱۸)

ترجمہ: "اور نہ زبردستی کرو اپنی چھوکریوں (باندیوں) پر بدکاری

کے واسطے" (الخ)

شان نزول :۔ مسلم کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی کی دو باندیاں تھیں' ایک کا نام مسیکہ اور دوسری کا نام امیمہ تھا۔ عبد اللہ دونوں سے زنا کی کمائی کروانا چاہتا تھا۔ دونوں باندیوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں اس کی شکایت کی۔
اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۶ ص ۵۱۱ معارف ج ۶ ص ۴۲۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ" (الخ)

(سورۃ النور آیت ۷ ۳ پ ۱۸)

ترجمہ :"وہ مرد کہ نہیں غافل ہوتے سودا کرنے میں اور نہ بیچنے میں اللہ کی یاد سے۔" (الخ)

شان نزول :۔ علامہ بغوی نے بروایت سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں بازار میں تھا اتنے میں نماز کی اقامت ہوئی' لوگ اٹھے اور دوکانیں بند کر کے مسجد میں چلے گئے۔
انہیں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(مظہری ج ۶ ص ۵۱۱ معارف ج ۶ ص ۴۲۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا" (الخ)

(سورۃ النور آیت ۴۷ پ ۱۸)

ترجمہ :"اور لوگ کہتے ہیں ہم نے مانا اللہ کو اور رسول کو اور حکم میں آگئے۔" (الخ)

شان نزول :۔علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ ایک منافق اور یہودی کا کسی زمین کے متعلق جھگڑا تھا۔ یہودی چاہتا تھا کہ اس کا فیصلہ حضور ﷺ سے کرائے (کیونکہ اس کو یقین تھا کہ حضور ﷺ ظلم اور حق تلفی نہیں کریں گے) مگر منافق کہتا تھا کہ اس کا تصفیہ کعب بن اشرف یہودی سے کرواؤ کہ محمد ﷺ ہماری حق تلفی کریں گے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ج۶ص ۵۴۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَاِذَا دُعُوْآ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" (الخ)
(سورۃ النور آیت ۴۸ پ ۱۸)

ترجمہ :"اور جب بلائیں اللہ اور رسول کی طرف کہ ان میں قضیہ چکائے۔" (الخ)

شان نزول :۔ابن ابی حاتم نے حسن (بصری) کی مرسل روایت نقل کی ہے کہ بعض (منافق) لوگوں کا اگر کسی سے نزاع ہوتا تھا تو اس کو حضور ﷺ سے فیصلہ کرانے کی اجازت دیجاتی تھی اور وہ خود حق پر ہوتا اور حضور ﷺ کا حق پر فیصلہ کرنے کا یقین بھی ہوتا تو اس پر راضی ہو جاتا' اور اگر وہ حق پر نہ ہوتا اور حضور ﷺ سے فیصلہ کی دعوت بھی دی جاتی تو وہ کترا جاتا اور کہتا کہ حضور ﷺ کے پاس نہیں بلکہ فلاں سے فیصلہ کراؤ۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(واحدی ص ۲۲۰)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْآ اَمْ یَخَافُوْنَ" (الخ)

(سورۃ النور آیت ۵۰ پ ۱۸)

ترجمہ : "کیا ان کے دلوں میں روگ ہے یا دھوکے میں ہیں یا ڈرتے ہیں کہ بے انصافی کرے گا۔" (الخ)

شان نزول :۔ طبری وغیرہ نے اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ہے کہ منافقین میں سے ایک شخص بشر نامی تھا' اس کے اور یہودی کے درمیان ایک زمین پر جھگڑا تھا' یہودی نے کہا چلو تمہارے ہی رسول سے فیصلہ کرا لیں مگر منافق چونکہ ناحق پر تھا اور جانتا تھا کہ آپ ﷺ فیصلہ حق پر کریں گے اس لئے اس نے انکار کیا اور کعب بن اشرف یہودی کے پاس مقدمہ لیجانے کو کہا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (طبری ج ۱۸ ص ۷۲)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "وَعَدَاللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ" (الخ)

(سورۃ النور آیت ۵۵ پ ۱۸)

ترجمہ : "وعدہ کر لیا اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور کئے ہیں انہوں نے نیک کام' البتہ پیچھے حاکم کر دے گا ان کو ملک میں۔" (الخ)

شان نزول : طبرانی اور حاکم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے اور اس کو حاکم نے صحیح قرار دیا ہے کہ حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ یعنی مہاجرین مدینہ تشریف لائے اور انصار نے ان کو ٹھہرنے کا ٹھکانہ دیدیا تو سارا عرب انکا دشمن ہو گیا ہر طرف سے خطرہ رہتا تھا بغیر اسلحہ کے نہ رات گزرتی تھی اور نہ صبح ہوتی تھی۔

صحابہ کرام کو یہ تمنا تھی کہ کاش کبھی ایسی زندگی ہم کو میسر آئے کہ امن و چین کے ساتھ راتیں گزریں اور سوائے اللہ کے ہمیں کسی کا خوف نہ ہو۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۶ ص ۵۵۰ واحدی ص ۲۲۷)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْکُمُ الَّذِیْنَ مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ" (الخ)

(سورۃ النور آیت ۵۸ پ ۱۸)

ترجمہ : "اے ایمان والو! اجازت لیکر آئیں تم میں سے جو تمہارے ہاتھ کے مال ہیں۔" (الخ)

شان نزول : علامہ بغوی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک انصاری غلام کو دوپہر کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لئے بھیجا۔ غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر کے اندر پہنچا تو ایسی حالت میں دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں دیکھنا ناگوار گزرا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۶ ص ۵۵۵ واحدی ص ۲۲۸)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ" (الخ)

(سورۃ النور جزو آیت ۶۱ پ ۱۸)

ترجمہ: "نہیں ہے اندھے پر کچھ تکلیف اور نہ لنگڑے پر کوئی تکلیف" (الخ)

شان نزول: سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مسلمان جب جہاد کو جاتے تھے تو اپنے پیچھے کچھ اپاہج لوگوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں کی چابیاں ان کو دے جایا کرتے تھے اور کہدیا کرتے کہ تم کو ہماری طرف سے اجازت ہے کہ ہمارے گھروں میں جو کچھ ہے تم اس کو کھا سکتے ہو۔ لیکن ان اپاہج لوگوں کو مشکل پیش آتی اور وہ یہ کہتے تھے کہ جب گھر والے یہاں نہیں ہیں تو ہم ان کے گھروں میں داخل نہیں ہوں گے اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری اور اجازت دیدی۔

(مظہری ج ۶ ص ۵۶۰ 'واحدی ص ۲۲۸)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا" (الخ)

(سورۃ النور جزو آیت ۶۱ پ ۱۸)

ترجمہ: "نہیں گناہ تم پر کہ کھاؤ آپس میں مل کر یا جدا ہو کر" (الخ)

شان نزول: بغوی نے بحوالہ عطا خراسانی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول

نقل کیا ہے کہ مالدار لوگ غریب قرابت داروں یا دوستوں کے گھر جاتے تھے اور وہ جب کھانا پیش کرتے تو مالدار لوگ کہتے کہ بخدا ہم یہ گناہ نہیں کریں گے کہ تمہارے ساتھ کھانے میں شریک ہو جائیں ہم مالدار ہیں اور تم نادار ہو۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ج ۶ ص ۵۱۲ واحدی ص ۲۲۹)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

آیت: "انما المومنون الذین امنوا باللہ ورسولہ" (الخ)

(سورۃ النور آیت ۶۲ تا آخر سورہ پ ۱۸)

ترجمہ: "ایمان والے وہ ہیں جو یقین لائے ہیں اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر" (الخ)

شان نزول: غزوہ احزاب کے سال جب آپ ﷺ نے مدینہ کے گرد خندق کھدوائی تھی اور صحابہ کرام کے ساتھ آپ اس میں مصروف عمل تھے لیکن منافقین میں بعض سستی کرتے تھے اور موقع پاتے ہی وہ بغیر اجازت اپنے گھروں کو چلے جاتے تھے اور جب کسی مسلمان کو کوئی مجبوری ہوتی تو وہ حضور ﷺ سے اجازت لیکر جاتا اور ضرورت پوری ہوتے ہی آجاتا۔

اس پر اللہ نے یہ رکوع نازل فرمایا۔(مظہری ج ۶ ص ۵۱۵ معارف ج ۶ ص ۴۵۲)

☆-----☆-----☆-----☆-----☆

سورۃ الفرقان

آیت: "تبرک الذی ان شاء جعل لک خیرا من ذلک" (الخ)

(سورۃ الفرقان آیت ۱۰ پ ۱۸)

ترجمہ :۔ "بڑی برکت ہے اس کی جو چاہے تو کر دے تیرے واسطے اس سے بہتر" (الخ)

شان نزول :۔ مصنف ابن ابی شیبہ نے حضرت خیثمہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ اللہ کی طرف سے آپ ﷺ کو یہ فرمایا گیا کہ آپ ﷺ اگر چاہیں تو ہم آپ کو زمین کے خزانے اور خزانوں کی چابیاں عطا کر دیں اور اس سے آپ ﷺ کے قیامت کے دن کے اجر و ثواب میں کمی نہ ہوگی اور اگر آپ چاہیں تو اس کو بھی آخرت کے ساتھ جمع کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو بھی آخرت کے ساتھ جمع کر دیا جائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ج ۷ ص ۱۳ واحدی ص ۲۵۰)

☆ — ☆ — ☆ — ☆ — ☆

آیت : "وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ" (الخ)

(سورۃ الفرقان آیت ۲۰ پ ۱۸)

ترجمہ :۔ "اور جتنے بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے رسول سب کھاتے تھے کھانا اور پھرتے تھے بازاروں میں۔"

شان نزول :۔ علامہ بغوی نے بطریق ضحاک اور ابن جریر نے بروایت سعید و عکرمہ حضرت ابن عباس ﷜ کا قول نقل کیا ہے کہ جب مشرکوں نے آپ ﷺ پر مفلس اور نادار ہونے کا طنز کیا اور کہا کہ مَالِهٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ تو آپ کو اس سے رنج اور صدمہ ہوا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۷ ص ۱۷)

آیت : "وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ" (الخ)

(سورۃ الفرقان آیت ۲۷ پ ۱۸)

ترجمہ : "اور جس دن کاٹ کاٹ کھائے گا گنہگار اپنے ہاتھوں کو" (الخ)

شان نزول :۔ امام شعبی کا بیان ہے کہ عقبہ بن ابی معیط امیہ بن خلف کا دوست تھا' عقبہ مسلمان ہو گیا' امیہ نے کہا چونکہ تو نے محمد ﷺ کی بیعت کر لی ہے اس لئے میرا چہرہ تیرے لئے اور تیرا چہرے میرے لئے دیکھنا حرام ہے اس پر عقبہ نے اسلام کا انکار کر دیا اور مرتد ہو گیا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(مظہری ج ۷ ص ۲۳ معارف ج ۶ ص ۴۷۰ واحدی ص ۲۵۱)

آیت : "وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ" (الخ)

(سورۃ الفرقان آیت ۳۲ پ ۱۹)

ترجمہ : "اور کہنے لگے وہ لوگ جو منکر ہیں کیوں نہ اترا اس پر قرآن سارا ایک جگہ ہو کر۔" (الخ)

شان نزول :۔ ابن ابی حاتم نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکوں نے کہا اگر محمد ﷺ اپنے دعوئی نبوت میں سچے ہیں تو پھر ان کا رب ان کو

دکھ کیوں دیتا ہے اور کیوں بار بار تھوڑی آیات اتارتا ہے ایک مرتبہ ہی ان پر پورا قرآن نازل کیوں نہیں کر دیتا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ج، ص ۲۵)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت: "وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ" (الخ)

(سورۃ الفرقان آیت ۶۸ تا ۷۰ پ ۱۹)

ترجمہ: "اور وہ لوگ کہ نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ دوسرے حاکم کو۔" (الخ)

شان نزول: شیخین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے بکثرت قتل کئے اور قتل کے ساتھ جرم زنا کے بھی مرتکب ہوئے اور پھر آپ ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ آپ ﷺ جو کچھ فرماتے ہیں اور جس چیز کی آپ دعوت دے رہے ہیں وہ ہے تو اچھی مگر یہ بتائیں کہ ہمارے گناہ کا اتار (تلافی) کس طرح ہوگی۔

اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔(مظہری ج، ص ۹۰ و واحدی ص ۲۵۲)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

سورۃ الشعراء

آیت: "اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ" (الخ)

(سورۃ الشعراء آیت ۲۰۴ پ ۱۹)

ترجمہ: "کیا ہمارے عذاب کو جلدی مانگتے ہیں۔"

شانِ نزول:۔ حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی زبانی کافروں کو عذاب سے ڈرایا تو کہنے لگے کہ عذاب سے کب تک ڈراؤ گے آخر عذاب کب آئے گا؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۷، ص ۸۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ" (الخ)

(سورۃ الشعراء آیت ۲۱۵ پ ۱۹)

ترجمہ: "اور اپنے بازو نیچے رکھ ان کے واسطے جو تیرے ساتھ ہیں ایمان والے۔"

شانِ نزول:۔ ابن جریر نے بحوالہ ابن جریج بیان کیا ہے کہ جب آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے تبلیغ کی ابتدا اپنے گھر والوں سے کی' مسلمانوں پر یہ امر شاق گذرا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۷، ص ۸۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ" (الخ)

(سورۃ الشعراء آیت ۲۲۴ پ ۱۹)

ترجمہ: "اور شاعروں کی بات پر چلیں وہی جو بے راہ ہیں۔"

شانِ نزول:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانے

میں دو آدمیوں (شاعروں) نے باہم ہجو (برائی) کا مقابلہ کیا۔ ان میں ایک انصاری اور دوسرا کسی اور قبیلہ کا' ہر ایک کے ساتھ کچھ غاوی (یعنی گمراہ اور اشعار کو نقل کرنے اور یاد رکھنے والے) بھی تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(طبری ج ۹، ص ۹۱)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "الا الذین امنوا وعملوا الصلحت وذکروا اللہ کثیرا" (الخ)
(سورۃ الشعراء آیت ۲۲۷ پ ۱۹)

ترجمہ: "مگر وہ لوگ جو یقین لائے اور کام کئے اچھے اور یاد کیا اللہ کو بہت۔" (الخ)

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم اور ابن جریر اور حاکم نے ابو الحسن براد کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب آیت والشعرآء یتبعھم الغاون نازل ہوئی تو عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کعب بن مالک اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ خدمت گرامی ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ نے یہ آیت نازل کی ہے اور وہ جانتا ہے کہ ہم شاعر ہیں اب تو ہم غارت ہو گئے اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اور آپ ﷺ نے ان حضرات کو بلوا کر یہ آیت سنائی۔
(طبری ج ۹، ص ۹۲)

☆——☆——☆——☆——☆

سورۃ النمل

آیت: "قل لا یعلم من فی السموت والارض

اِلَّا اللّٰہُ" (الخ)

(سورۃ النمل آیت ۶۵ پ ۲۰)

ترجمہ: "تو کہدے خبر نہیں رکھتا جو کوئی ہے آسمان اور زمین میں چھپی ہوئی چیز کی مگر اللہ۔" (الخ)

شانِ نزول: علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ قیامت کب ہوگی؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ج ۷ ص ۱۲۸)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

سورۃ القصص

آیت: "اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِہٖ ھُمْ بِہٖ یُؤْمِنُوْنَ" (الخ)

(سورۃ القصص آیت ۵۲ تا ۵۴ پ ۲۰)

ترجمہ: "جن کو ہم نے دی ہے کتاب اس سے پہلے وہ اس پر یقین کرتے ہیں۔" (الخ)

شانِ نزول: ابن جریر نے علی بن رفاعہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ اہل کتاب میں سے دس آدمی جن میں ایک رفاعہ یعنی علی کے باپ بھی تھے یہ نکل کر حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور ایمان لے آئے پھر ان کو دکھ دیئے گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ

آیت اسی (۸۰) اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ان میں بیں نجرانی تھے بتیس (۳۲) حبشی اور آٹھ شام کے رہنے والے تھے۔

(مظہری ج ۷، ص ۱۷۱)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ" (الخ)

(سورۃ القصص آیت ۵۶ پ ۲۰)

ترجمہ: "وہ تو راہ پر نہیں لاتا جس کو چاہے لیکن اللہ راہ پر لائے جسے چاہے۔" (الخ)

شان نزول:۔ مسلم وغیرہ نے حضرت ابو ہریرہ ﷺ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا کہ آپ لا الہ الا اللہ کہہ دیجئے تاکہ قیامت کے دن میں آپ کے لئے شہادت دے سکوں۔

اس پر ابو طالب نے کہا اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ قریش کی عورتیں عار دلائیں ی اور کہیں گی کہ موت کے خوف کی وجہ سے ابو طالب نے کلمہ پڑھا تو میں یہ کلمہ پڑھ ر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(مظہری ج ۷، ص ۲۰۳، واحدی ص ۲۳۴ معارف ج ۶ ص ۶۲۸)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ" (الخ)

(سورۃ القصص آیت ۵۷ پ ۲۰)

ترجمہ: "اور کہنے لگے اگر ہم راہ پر آئیں تیرے ساتھ اچک لئے جائیں اپنے ملک سے۔" (الخ)

شان نزول: ابن جریر نے بروایت عوفی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ کچھ قریش کے لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اگر ہم آپ کی پیروی کریں گے تو لوگ ہم کو اچک لیں گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (طبری ج ۲۰ ص ۷۶، واحدی ص ۲۵۵)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ" (الخ)

(سورۃ القصص آیت ۶۱ پ ۲۰)

ترجمہ: "کیا ایک شخص جس سے ہم نے وعدہ کیا ہے اچھا وعدہ سو وہ اس کو پانے والا ہے۔" (الخ)

شان نزول: علامہ بغوی اور ابن جریر نے حضرت مجاہد کی روایت سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت آپ ﷺ اور ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ دوسرے سلسلہ روایت سے علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ یہ آیت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی۔ اسی طرح علامہ بغوی نے مقاتل اور محمد بن کعب قرظی کی روایت سے بیان کیا ہے کہ اس آیت کا نزول حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ابوجہل یا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابوجہل کے بارے میں ہوا۔ اور بعض نے کہا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور ولید بن مغیرہ کے متعلق اس آیت کا نزول ہوا۔

(مظہری ج ۷ ص ۵، واحدی ص ۲۵۵)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ" (الخ)
(سورۃ القصص آیت ۶۸ پ ۲۰)

ترجمہ : "اور تیرا رب پیدا کرتا ہے جو چاہے اور پسند کرے۔" (الخ)

شان نزول :- علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ مشرکین نے کہا تھا کہ یہ قرآن دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں اتارا گیا، یعنی ولید بن مغیرہ یا عروہ بن مسعود ثقفی پر کیوں نہیں نازل ہوا۔؟

اس قول کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(مظہری ج ۷ ص ۷، واحدی ص ۲۵۶)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ" (الخ)
(سورۃ القصص آیت ۸۵ پ ۲۰)

ترجمہ : "جس نے حکم بھیجا تجھ پر قرآن کا وہ پھیر لانے والا ہے تجھ کو پہلی جگہ۔" (الخ)

شان نزول :- علامہ بغوی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب (مکہ چھوڑ کر) مدینہ کی طرف جانے کے لئے غار ثور سے نکلے تو تعاقب کے اندیشہ سے عام

راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چل پڑے اور جب کوئی اندیشہ نہ رہا تو اصل راستے پر آگئے۔

جحفہ کے مقام پر پہنچے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام تھا۔ یہاں سے مکہ کی طرف بھی اور مدینہ کی طرف بھی راستہ جاتا ہے۔ مکہ کی جانب والا راستہ دیکھ کر آپ ﷺ کو مکہ مکرمہ کا شوق ہوا۔ اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کیا آپ کے دل میں پیدائشی شہر کا شوق پیدا ہو گیا ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جی ہاں!

اس پر حضرت جبرئیل نے یہ آیت پڑھ کر سنائی چنانچہ فتح مکہ کے دن اللہ نے آپ کو لوٹا کر دوبارہ مکہ مکرمہ پہنچا دیا۔ یہ پوری سورۃ مکی سورتوں میں سے سب سے آخری سورۃ ہے۔ (مظہری ج ۷ ص ۱۸۷ معارف القرآن ج ۶ ص ۶۷۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت : "الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ"

(پ ۲۰ عنکبوت آیت ۱-۲)

ترجمہ : "الم' کیا یہ سمجھتے ہیں لوگ اتنا کہہ کر کہ ہم یقین لائے اور انکو جانچ نہ لیں گے۔"

شانِ نزول :۔ ابن ابی حاتم نے شعبی کا بیان نقل کیا ہے کہ (ہجرت کے بعد) کچھ مسلمان مکہ میں رہ گئے تھے۔ مدینہ میں رسول ﷺ کے جو صحابہ تھے انہوں نے مکہ والے مسلمانوں کو لکھا کہ جب تک مکہ سے ہجرت نہ کر آؤ گے تمہارا (محض) اقرار اسلام قبول نہیں ہوگا' یہ پیغام ملتے ہی مکہ کے مسلمان مدینہ کو جانے کے ارادے سے چل پڑے' کافروں نے انکا تعاقب کیا اور لوٹا کر (زبردستی) مکہ لے گئے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ص ۱۸۹ ج ۷)

☆----------☆----------☆----------☆----------☆

آیت : "وَاِنْ جَاھَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (الخ)"

(پ ۲۰ عنکبوت آیت ۸)

ترجمہ : "اور اگر وہ تجھ سے زور کریں کہ تو شریک کرے میرا جسکی تجھ کو خبر نہیں تو انکا کہنا مت مان۔ (الخ)"

شانِ نزول :۔ ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت سعد بن ابی

وقاص ﷺ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضرت سعد سے ان کی ماں حمنہ بنت ابوسفیان بن عبد الشمس نے کہا تو نے یہ کیا نئی بات نکال رکھی ہے جب تک تو اسکا انکار نہیں کرے گا اس وقت تک بخدا میں نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی' یہاں تک کہ یونہی مر جاؤں گی۔ پھر ہمیشہ تجھے لوگ عار دلاتے رہیں گے کہ یہ ماں کا قاتل ہے۔"

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۱۹۲ ج ۷)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ (الخ)"

(پ ۲۱ عنکبوت آیت ۵۱)

ترجمہ : "کیا انکو یہ کافی نہیں کہ ہم نے تجھ پر اتاری کتاب کہ ان پر پڑھی جاتی ہے (الخ)"

شانِ نزول :— ابن جریر و ابن ابی حاتم نے بطریق عمرو بن دینار یحییٰ بن جعدہ کی روایت سے مرسلاً بیان کیا ہے کہ کچھ مسلمان شانہ کی ایک ہڈی لیکر آئے جس میں یہودیوں سے سنی ہوئی کچھ باتیں لکھی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کے گمراہ ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ جو کچھ انکا نبی لیکر آیا ہو اس سے تو گریز کریں' اور دوسروں کے لئے جو دوسرے (انبیاء) لیکر آئے ہوں اسکی طرف راغب ہو جائیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۲۰۱ ج ۷)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا"

(پ ۲۱ عنکبوت آیت ۵۲)

ترجمہ :۔ "تو کہدے کہ کافی ہے اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ (الخ)"

شانِ نزول :۔ روایت میں آیا ہے کہ کعب بن اشرف نے کہا کہ محمد ﷺ تمہارے رسول خدا ہونے کا کون شاہد ہے (گواہ ہے)

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔(مظہری ص ۱۰۱ ج ۷)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآئَهُمُ الْعَذَابُ"

(پ ۲۱ عنکبوت آیت ۵۳)

ترجمہ :۔ "اور جلدی مانگتے ہیں تجھ سے آفت' اور اگر نہ ہوتا ایک وعدہ مقررہ تو آپہنچتی ان پر آفت (الخ)"

شانِ نزول :۔ نضر بن حارث نے کہا تھا کہ :۔

اللهم ان كان هذا هو الحق من عندك فامطر علينا حجارة من السماء

اس کے جواب میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔(مظہری ص ۱۰۱ ج ۷)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا (الخ)"

(پ ۲۱ عنکبوت آیت ۶۰)

ترجمہ :۔ "اور کتنے جانور ہیں کہ جو اٹھا نہیں رکھتے اپنی روزی (الخ)"

شانِ نزول :۔ علامہ بغوی نے لکھا کہ کچھ مومن مکہ میں رہ گئے تھے' آپ

ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ ہجرت کر کے مدینہ پہنچ جاؤ' ان لوگوں نے جواب دیا کہ وہاں نہ ہمارا گھر ہے نہ مال ہے' ہمارے کھانے پینے کا انتظام وہاں کون کرے گا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۲۱۲ ج ۷)

☆---☆---☆---☆---☆

آیت: "وَهُوَ الَّذِي يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ (الخ)"

(پ ۲۱ ر ۴ آیت ۲۷)

ترجمہ: "اور وہی ہے جو پہلی بار بناتا ہے پھر اسکو دہرائے گا اور وہ آسان ہے اس پر۔(الخ)"

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم نے عکرمہ کی روایت سے لکھا ہے کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھانے پر کافروں کو تعجب تھا۔

اس پر اللہ یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ص ۱۱ ج ۷)

☆---☆---☆---☆---☆

آیت: "ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ (الخ)"

(پ ۲۱ ر ۴ آیت ۲۸)

ترجمہ: "بتلائی ایک مثل تم کو تمہارے اندر سے (الخ)"

شان نزول:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان طبرانی نے نقل کیا ہے کہ اہل شرک حج کے وقت لبیک کہنے کے موقع پر لبیک کے ساتھ ساتھ یہ الفاظ بھی کہا کرتے تھے۔(لا شریک لک الا شریکا ھو لک تملکه وما ملک)

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ص ۲۲۱ :)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ (الخ)"
(پ ۲۱ القمن آیت ۶)

ترجمہ : "اور ایک وہ لوگ ہیں کہ خریدار ہیں کھیل کی باتوں کے تاکہ بچلائیں اللہ کی راہ سے بن سمجھے' (الخ)"

شان نزول :۔ جبیر نے حضرت ابن عباس کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ نضر بن حارث نے ایک مغنیہ خریدلی تھی' جب وہ سنتا کہ کوئی شخص مسلمان ہونے کا خواہشمند ہے تو جاکر اسکو مغنیہ کے پاس لے آتا اور باندی سے کہتا کہ اسکو کھلاؤ پلاؤ اور گانا سناؤ' اور پھر اس شخص سے کہتا کہ محمد ﷺ تو نماز' روزہ' اور اپنی ہمراہی میں لڑنے کا حکم دیتے ہیں اور اسی کی دعوت دیتے ہیں' اور یہ چیزیں جنکی میں دعوت دے رہا ہوں انکی دعوت سے بہتر ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔(مظہری ص ۲۴۶ ج ۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ (الخ)"
(پ ۲۱ لقمن آیت ۲۷)

ترجمہ : "اور اگر جتنے درخت ہیں زمین میں قلم (الخ)"

شان نزول :۔ ابن جریر نے نیز ابو الشیخ نے کتاب العظمۃ میں بیان کیا ہے کہ مشرکوں نے کہا تھا کہ یہ کلام (قرآن کریم) عن قریب ختم ہو جائے گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔(مظہری ص ۶۲ ج ۷)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ (الخ)"
(پ۲۱ لقمٰن آیت ۳۴)

ترجمہ : "بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کی خبر' (الخ)"

شان نزول : ۔ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے مجاہد کی مرسل روایت نقل کی ہے کہ صحرا نشین لوگوں میں سے ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا علامہ بغوی نے اس شخص کا نام حارث بن عمرو بن حارث بن محارب بن حفصہ بتایا ہے 'اس نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب ہوگی؟ اور یہ بھی کہا کہ میری بی بی حاملہ ہے بتایئے اسے کیا پیدا ہوگا؟ اور ہمارا ملک خشک سالی میں ہے بارش کب ہوگی؟ اور میں کس جگہ پر مروں گا؟ (اس شخص نے ان سب کے بارے میں جواب طلب کیا)

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔(مظہری ص ۶۴ ج ۷)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَّا يَسْتَوٗنَ"

(پ۲۱ سورہ سجدۃ آیت ۱۸)

ترجمہ : "بھلا ایک جو ہے ایمان پر برابر ہے اسکے جو نافرمان ہے' برابر نہیں ہوتے۔"

شان نزول : ۔واحدی اور ابن عساکر نے سعید بن جبیر کی وساطت سے

حضرت ابن عباس کلبیان نقل کیا ہے کہ حضرت علی اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے درمیان کسی بات پر کچھ جھگڑا اور کلام کار دو بدل ہوا ولید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تو بچہ ہے اور خدا کی قسم میں تجھ سے زیادہ تیز زبان اور جیوٹ اور لشکری پہلوان ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چپ رہ تو اللہ کا نافرمان ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کر دی۔ (مظہری ص ۶، ج ۷)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ"

(پ ۲۱ سورۃ سجدہ آیت ۲۸)

ترجمہ: "اور کہتے ہیں کہ کب ہو گا یہ فیصلہ اگر تم سچے ہو"

شان نزول: ابن جریر نے قتادہ کی روایت نقل کی ہے کہ جس کو بغوی نے بھی ذکر کیا ہے کہ صحابہ نے مشرکوں سے کہا تھا کہ عن قریب ہم سکھ پائیں گے مزے اڑائیں گے اللہ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا' کلبی نے کہا کہ صحابہ کی مراد فتح مکہ تھی۔ اور سعدی نے کہا کہ بدر کی لڑائی مراد تھی۔ (بہرحال) صحابہ کی اس بات پر کافر بطور مذاق کہتے تھے کہ ایسا کب ہو گا۔

اس کے متعلق اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری ص ۹، ج ۷)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "يَٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَٰفِرِينَ وَالْمُنَٰفِقِينَ"

ترجمہ: "اے نبی ڈر اللہ سے اور کہا نہ مان منکروں اور دغابازوں

کا (الخ)"۔ (پ ۲۱ احزاب آیت ۱)

شان نزول :۔ جویبر نے بوساطت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ اہل مکہ نے جن میں ولید بن مغیرہ اور شیبہ بن ربیعہ بھی شامل تھے۔ آپ ﷺ سے گذارش کی کہ آپ اپنے قول سے باز آجائیں، ہم آپ کو اپنے مال میں سے ایک حصہ دیں گے، مدینہ میں منافقوں نے اور یہودیوں نے آپ ﷺ کو دھمکی دی تھی کہ اگر آپ باز نہ آئے تو ہم آپ کو قتل کر دیں گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری ص ۱۸۱ ج ۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ"

(پ ۲۱ احزاب آیت ۴)

ترجمہ : "یہ تمہاری بات ہے اپنے منہ کی، اور اللہ کہتا ہے ٹھیک بات اور وہی سجھاتا ہے راہ"

شان نزول :۔ حضرت زید نے اپنی بیوی حضرت زینب بنت جحش کو طلاق دی اور آپ ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا، منافق کہنے لگے کہ محمد ﷺ نے تو خود اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا اور دوسروں کو منع کرتے تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری ص ۲۹۰ ج ۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ (الخ)"

ترجمہ: "پکارو لے پالکوں کو ان کے باپ کی طرف نسبت کر کے یہی پورا انصاف ہے اللہ کے نزدیک (الخ)"
(پ۲۱ احزاب آیت ۵)

شان نزول: بخاری حضرت ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ہم زید بن حارثہ کو زید بن حارثہ نہیں کہتے تھے بلکہ زید بن محمد ﷺ کہتے تھے' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی۔ (اس کے بعد ہم زید بن حارثہ کہنے لگے) (مظہری ص ۲۸۴ ج ۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ"
(پ۲۱ احزاب آیت ۶ (جزو))

ترجمہ: "نبی سے لگاؤ ہے ایمان والوں کو زیادہ اپنی جان سے اور اسکی عورتیں انکی مائیں ہیں۔"

شان نزول: علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو جہاد کی دعوت دیتے تھے' کچھ اسکے جواب میں کہتے تھے کہ ہم تو جہاد پر جانے کے لئے تیار ہیں لیکن اپنے اپنے والدین سے دریافت کر لیں۔
اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ص ۲۸۵ ج ۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------

آیت: وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ (الخ)"
(پ۲۱ احزاب آیت ۶ (جزو))

ترجمہ:

"اور قرابت والے ایک دوسرے سے لگاؤ رکھتے ہیں اللہ کے حکم میں (الخ)"

شان نزول:۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ مسلمان ہجرت کی بنیاد پر ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے (بغوی) کلبی کا بیان ہے کہ رسول ﷺ نے باہم رشتہ اخوت قائم کرا دیا تھا حضور ﷺ دو دو مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیتے تھے۔ آخر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تو پچھلا دستور منسوخ ہو گیا) (مظہری ص ۲۸۰ ج ۷)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا"

(پ ۲۱ احزاب آیت ۱۸)

ترجمہ: "اور لڑائی میں نہیں آتے مگر کبھی"

شان نزول:۔ مقاتل کا بیان ہے کہ یہودیوں نے منافقوں کے پاس پیام بھیجا اور کہا کہ تم ابو سفیان اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں سے اپنے آپ کو کیوں قتل کرانا چاہتے ہو' اس بار اگر ابو سفیان اور اسکے ساتھی قابو پا گئے تو تم میں سے ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے' تم لوگ ہمارے بھائی ہو ہمارے پڑوسی ہو' ہم کو تمہارے بارے میں خطرہ ہے تم ہمارے ساتھ آملو' یہ بات سن کر عبد اللہ بن ابی مومنوں کو جہاد میں شرکت سے روکنے لگا اور ابو سفیان اور اس کے ساتھیوں کا خوف مسلمانوں کے دلوں میں بٹھانے لگا۔ ان منافقوں نے مسلمانوں سے کہا کہ اگر ابو سفیان وغیرہ نے تم پر قابو پالیا تو تم میں سے ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے تم کو محمد ﷺ سے کیا لالچ ہے' ان کے پاس تو خیر نہیں ہے بس وہ تو ہم کو قتل کرانا چاہتے ہیں' ہمارے ساتھ مل کر ہمارے بھائیوں یعنی یہودیوں کے پاس چلو۔

منافقوں کے اس اغواء سے مسلمانوں کے ایمان میں کوئی کمزوری نہیں آئی بلکہ ایمان کی پختگی اور ثواب کی امید بڑھ گئی۔ اسی کے متعلق یہ آیت نازل

(مظہری ص ۳۰۸ ج ۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ (الخ)"

(پ ۲۱ احزاب آیت ۲۸)

ترجمہ :"اے نبی کہدو اپنی عورتوں کو اگر تم چاہتی ہو دنیا کی زندگانی اور یہاں کی رونقیں تو آؤ کچھ فائدہ پہنچادوں تم کو اور رخصت کر دوں بھلی طرح سے رخصت کرنا"

شان نزول :۔علامہ بغوی کا بیان ہے کہ امہات المومنین نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ دنوی سازو سامان مانگا اور مصارف میں کچھ وسعت کی طلبگار ہوئیں اس سے آپ ﷺ کو اذیت ہوئی اور اسی لئے تمام بیویوں سے کنارہ کش ہو گئے اور قسم بھی کھالی کہ ایک ماہ تک کسی کے پاس نہیں جائیں گے۔اور کاشانہ نبوت سے بر آمد بھی نہوئے' تو صحابہ کو فکر ہوئی کہ کیا بات ہے اور کچھ لوگ کہنے لگے کہ آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی' جب اس بات کا علم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہوا تو آپ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ کیا آپ نے بیویوں کو طلاق دی ہے؟ فرمایا نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے فرمایا کہ مسجد میں مسلمان کہہ رہے تھے کہ حضور ﷺ نے طلاق دیدی' کیا اب میں ان سے جاکر کہدوں کہ حضور ﷺ نے طلاق نہیں دی ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو کہدو۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ حضور ﷺ نے طلاق نہیں دی ہے۔پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امہات المومنین کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(مظہری ص ۳۲۹ ج ۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت :

"انَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَات وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰت (الخ)"

(پ ۲۲ احزاب آیت ۳۵)

ترجمہ: "بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں (الخ)"

شان نزول:- ترمذی نے بسند حسن حضرت ام عمارہ انصاریہ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا تھا کیا وجہ ہے کہ میں (قرآن میں) ہر چیز مردوں کے لئے دیکھتی ہوں اور عورتوں کا تذکرہ کسی (اچھی) چیز کے ساتھ (قرآن میں) مجھے نظر نہیں آتا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۲۲ ج ۷)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ (الخ)"

(پ ۲۲ احزاب آیت ۳۶)

ترجمہ: "اور کام نہیں کسی ایمان دار مرد کا اور نہ ایمان دار عورت کا جب کہ مقرر کر دے اللہ اور اس کا رسول کوئی کام (الخ)"

شان نزول:- طبرانی نے صحیح سند سے بروایت قتادہ بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش کو پیام نکاح حضرت زید بن حارثہ کے لئے بھیجا، لیکن زینب رضی اللہ عنہا نے یہ خیال کیا کہ یہ پیام حضور ﷺ نے اپنے ساتھ

نکاح کے لئے بھیجا ہے' لیکن بعد میں جب یہ معلوم ہوا کہ زید کے لئے پیام ہے تو انکار کر دیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۴۰۵ ج ۷)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت : "وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ (الخ)"

(پ ۲۲ احزاب آیت ۳۷)

ترجمہ : "اور جب تو کہنے لگا اس شخص کو جس پر اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا (الخ)"

شان نزول : علامہ بغوی نے لکھا ہے اس آیت سے قبل والی آیت کے نازل ہونے کے بعد حضرت زینب اور ان کے بھائی یہ دونوں راضی ہوگئے۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ حضرت زینب کے گھر کی طرف گئے کسی کام سے وہاں یہ کھڑی تھیں حضور ﷺ کی اچانک ان پر نظر پڑی تو حضور ﷺ نے "سبحان اللہ" کہا۔ اس کے بعد جب آپ ﷺ کے پاس حضرت زید آئے تو آپ نے ان سے اس بات کا تذکرہ کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر حضرت زید آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ میں اپنی بیوی کو الگ کرنا چاہتا ہوں۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ کیوں؟ کیا تم نے زینب کی کوئی ناشائستہ حرکت دیکھی ہے؟ زید نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اور اس کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ص ۴۰۶ ج ۷)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت : "فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَهَا (الخ)"

(پ ۲۲ احزاب آیت ۳۷ (جزو))

ترجمہ : "پھر جب زید تمام کر چکا اس عورت سے اپنی غرض ہم نے اسکو تیرے نکاح میں دیدیا (الخ)"

شانِ نزول : ۔طبرانی اور بغوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے کہ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہوگئی تو آپ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ کے ذریعہ اپنا پیام بھیجا اور جب زید رضی اللہ عنہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور انکو دیکھا تو اتنا رعب ان پر طاری ہوا کہ پیٹھ پھیرنی پڑی اور مڑکر حضور ﷺ کا پیام دیا تو زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اپنے رب سے مشورہ کے بغیر کچھ نہیں کرتی ۔اس کے بعد وہ نماز کے لئے اندر چلی گئیں۔

اور ادھر حضور ﷺ پر یہ آیت نازل ہوگئی ۔(مظہری ص ۳۴۸ ج ۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا کَبِیْرًا"

(پ ۲۲ احزاب آیت ۴۷)

ترجمہ : "اور خوشخبری سنادے ایمان والوں کو کہ ان کے لئے ہے خدا کی طرف سے بڑی بزرگی"

شانِ نزول : ۔بیہقی نے دلائل النبوت میں حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب آیت "مَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ" نازل

ہوئی' اور اس کے بعد یہ آیت "لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ" نازل ہوئی۔ کچھ مسلمانوں نے آپ ﷺ کو مبارک باد دی اور کہا کہ جو سلوک آپ کے ساتھ ہوگا وہ تو ہم کو معلوم ہو گیا لیکن یہ نہیں معلوم ہوا کہ ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ص ۵۵ ج ۷)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ"

(پ ۲۲ احزاب آیت ۵۱)

ترجمہ : "وہ پیچھے رکھ دے تو جس کو چاہے ان میں اور جگہ دے اپنے پاس جس کو چاہے"

شان نزول :۔ (۱) شیخین نے صحیحین میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ کیا عورت کو شرم نہیں آتی ہے کہ وہ اپنی جان کو ہبہ کرتی ہے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔(مظہری ص ۶۲ ج ۷)

(۲) علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ اس میں اہل تفسیر کا اختلاف ہے سب سے زیادہ مشہور قول یہ ہے کہ اس آیت کا نزول باری تقسیم کرنے کے سلسلہ میں ہوا ہے۔ اولاً بیویوں میں برابری رکھنا حضور ﷺ پر واجب تھا' اس آیت کے نازل ہونے کے بعد برابری کا حکم ساقط کر دیا گیا اور عورتوں کے معاملات میں حضور ﷺ کو پورا پورا اختیار دیدیا گیا۔(مظہری ص ۶۵ ج ۷)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ

ترجمہ : ”حلال نہیں تجھ کو عورتیں اسکے بعد اور نہ یہ کہ ان کے بدلے کرلے اور عورتیں (الخ)“ (پ ۲۲ احزاب آیت ۵۲)

شان نزول :- ابن سعد نے عکرمہ کی روایت سے لکھا ہے کہ جب رسول ﷺ نے اپنی بیویوں کو اپنے ساتھ رہنے نہ رہنے کا اختیار دیدیا' اور بیویوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اختیار کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔
(مظہری ص ۲۱۷ ج ۷)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : ”یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ (الخ)“
(پ ۲۲ احزاب آیت ۵۳ (جزو))

ترجمہ : ”اے ایمان والو مت جاؤ نبی کے گھروں میں مگر جو تم کو حکم ہو (الخ)“

شان نزول :- شیخین نے صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب رسول ﷺ کا زینب بنت جحش سے نکاح ہوا تو لوگوں کی دعوت کی لوگ کھانا کھانے آئے اور فارغ ہوکر وہیں بیٹھے رہے' حضور ﷺ نے کافی انتظار کیا اور پھر حضور ﷺ وہاں سے اٹھ کر باہر تشریف لائے تاکہ لوگ بھی اٹھ جائیں لیکن لوگوں میں سے کچھ پھر بھی بیٹھے رہے اور حضور ﷺ پھر اندر آئے اور پھر باہر تشریف لے گئے' اسکے بعد کچھ دیر میں پھر لوگ اٹھ کر چلے گئے' پھر حضور ﷺ اندر تشریف لے گئے' حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اندر جانے لگا تو ہمارے درمیان میں پردہ ڈالدیا گیا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ص ۶۹ ج ۷)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ"
(پ ۲۲ احزاب آیت ۵۳ (جزو))

ترجمہ: "اس میں خوب ستھرائی ہے تمہارے دل کو اور ان کے دل کو (الخ)"

شان نزول:۔ ابن ابی حاتم نے ابن زید کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول ﷺ کو اطلاع ملی کہ کسی شخص نے کہا ہے کہ اگر رسول ﷺ کی وفات ہوگئی تو آپ ﷺ کے بعد فلاں بی بی سے میں نکاح کرلوں گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ص ۷۰ ج ۷)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ (الخ)"
(پ ۲۲ احزاب آیت ۵۵)

ترجمہ: "گناہ نہیں ان عورتوں کو سامنے ہونے کا اپنے باپ سے اور نہ اپنے بیٹوں سے (الخ)"

شان نزول:۔ علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ جب آیت حجاب "وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ" نازل ہوگئی تو امہات المومنین کے باپ اور بھائیوں اور قریب ترین رشتہ داروں نے کہا کہ آئندہ ہم بھی حضور ﷺ کی بیویوں سے کلام پردہ کی آڑ میں کریں گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ (مظہری ص ۷۰، ج ۷)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "یَآیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ (الخ)"

(پ ۲۲ احزاب آیت ۵۹)

ترجمہ: "اے نبی کہدو اپنی عورتوں کو اور بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو (الخ)"

شان نزول: ابن سعد نے طبقات میں حضرت ابومالک کی روایت سے لکھا ہے کہ رسول ﷺ کی بیویاں قضائے حاجت کے لئے رات کو نکلتی تھیں، کچھ منافق انکو چھیڑتے اور ستاتے تھے، بیویوں نے آپ ﷺ سے شکایت کی، منافقین سے جب باز پرس کی گئی تو انہوں نے کہا کہ ہم یہ حرکت باندیوں سے کرتے ہیں (یعنی باندیاں سمجھ کر چھیڑتے ہیں)۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۸۲ ج ۷)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْھَآ (الخ)"

(پ ۲۲ سبا آیت ۳۴)

ترجمہ: "اور نہیں بھیجا ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا مگر کہنے لگے ہیں وہاں کے آسودہ لوگ جو تمہارے ہاتھ بھیجا گیا ہے ہم اسکو نہیں مانتے"

شان نزول: ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے بوساطت سفیان عاصم کی

روایت سے ابورزین کابیان نقل کیا ہے کہ دو آدمی شریک تھے جن میں سے ایک ملک شام کو چلا گیا اور دوسرا وہیں مکہ میں رہا' جب حضور ﷺ کی بعثت ہوئی تو مقیم شخص نے مسافر شخص کو اس بعثت کی اطلاع بھیجی' جواب میں مسافر نے مقیم کو لکھا کہ اس شخص کا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا کیا ہوا' مقیم نے جواب دیا کہ قریش میں سے صرف نچلہ طبقہ اور غریب لوگ ان کے پیروکار ہوئے ہیں' جونہی یہ تحریر مسافر کو ملی وہ اپنی تجارت چھوڑ کر اپنے ساتھی مقیم شخص سے آکر ملا اور کہا کہ مجھے اس شخص کا پتہ بتلاؤ (اور یہ شخص مسافر آسمانی سابقہ کتب پڑھا کرتا تھا) غرض یہ مسافر شخص آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا اور سوال کیا کہ آپ کس بات کی دعوت دیتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ فلاں فلاں (اوامر نواہی) کی یہ سنتے ہی وہ بول اٹھا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے کیسے جانا؟ کہنے لگا کہ جو نبی بھی مبعوث ہوا (پہلے پہلے) نچلہ طبقہ اور غریب لوگ ہی اس کے پیروکار ہوئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اس کے بعد اسکو حضور ﷺ نے کہلا بھیجا کہ اللہ نے تمہارے قول کی تصدیق فرمادی۔ (مظہری ص ۲ ج ۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ (الخ)"

(پ ۲۲ سبا آیت ۵۰)

ترجمہ: "تو کہہ اگر میں بہکا ہوا ہوں تو بہکوں گا اپنے ہی نقصان کو (الخ)"

شان نزول: علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ مکہ کے کافر رسول ﷺ سے کہا کرتے تھے تم گمراہ ہوگئے ہو تم نے اپنے باپ دادا کا مذہب چھوڑ دیا ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۸ ج ۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ"
(پ ۲۲ فاطر آیت ۸)

ترجمہ : "سو تیرا جی نہ جاتا رہے ان پر پچتا پچتا کر (الخ)"

شان نزول :۔ جو یبر نے بوساطت ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ اس آیت کا نزول اس وقت ہوا جب رسول ﷺ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ اپنے دین کو عمر بن خطاب یا ابوجہل بن ہشام کے ایمان سے غلبہ عطا فرما' چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کو ایمان کی توفیق ہوئی اور ابوجہل گمراہ رہا۔

ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۵ ج ۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآئَهُمْ (الخ)"
(پ ۲۲ فاطر آیت ۴۲)

ترجمہ : "اور قسمیں کھاتے تھے اللہ کی تاکید کی قسمیں اپنی کہ اگر آئے گا انکے پاس کوئی ڈر سنانے والا (الخ)"

شان نزول :۔ ابن ابی حاتم نے ابن ابی ہلال کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے قریش کہا کرتے تھے اگر اللہ ہم سے کسی کو نبی بنا دے گا تو ہم سے زیادہ اس نبی کی فرمانبرداری اور خالق کی اطاعت گذار اور کتاب اللہ کے احکام کی پابند کوئی اور امت نہیں گذری ہوگی۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ص ۶۴ ج ۸)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ"
(پ ۲۲ یٰسین آیت ۱-۲)

ترجمہ : "یٰسین، اور قسم ہے اس پکے قرآن کی"

شان نزول :۔ ابو نعیم نے دلائل میں بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول ﷺ مسجد (حرام کعبہ) میں اونچی آواز سے قراءت کرتے تھے (اور) قریش کے کچھ لوگوں کو اس سے دکھ ہوتا تھا (ایک مرتبہ) حضور ﷺ پر ہاتھ ڈالنے کے لئے وہ لوگ اٹھے لیکن فوراً گردنوں سے ان کے ہاتھ بندھ گئے' اور آنکھیں اندھی ہوگئیں کچھ سوجھائی نہیں دیتا تھا' مجبور ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ اور قرابت کا واسطہ دیا اور دعا کی درخواست کی قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھا کہ حضور ﷺ کی قرابت داری اس سے نہ ہو' چنانچہ حضور ﷺ نے دعا کی اور وہ مصیبت اللہ نے ان سے دور کر دی۔

اس پر "یٰسین" سے "لا یومنون" تک آیات نازل ہوئیں۔

(مظہری ص ۷۰ ج ۸)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا (الخ)"
(پ ۲۲ یٰسین آیت ۸)

ترجمہ : "ہم نے ڈالے ہیں انکی گردنوں میں طوق (الخ)"

شان نزول :۔ ابن جریر نے عکرمہ کا بیان نقل کیا ہے کہ ابو جہل نے کہا تھا

کہ اگر میں نے محمد ﷺ کو دیکھ لیا تو ایسا ایسا کر دوں گا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۲۰۷ ج ۸)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ (الخ)"
(پ ۲۳ یٰسین آیت ۶۹)

ترجمہ : "اور ہم نے نہیں سکھایا اسکو شعر کہنا اور یہ اسکے لائق نہیں (الخ)"

شان نزول : علامہ بغوی نے حسب قول کلبی بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کو کفار مکہ شاعر قرار دیتے تھے اور کہتے تھے کہ محمد ﷺ جو کلام بناتے ہیں یہ شعر ہیں۔

اس کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۹۲ ج ۸)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ (الخ)"

(پ ۲۳ یٰسین آیت ۷۷)

ترجمہ : "کیا دیکھتا نہیں انسان کہ ہم نے اسکو بنایا ایک قطرہ سے (الخ)"

شان نزول : حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا ہے اور اسکو صحیح قرار دیا ہے کہ عاص بن وائل ایک بوسیدہ ہڈی ہاتھ میں لیکر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ محمد ﷺ اسکی حالت جو میں دیکھ رہا ہوں کیا اسکے بعد بھی خدا اسکو زندہ کرکے اٹھائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ اسکو بھی

زندہ کر کے اٹھائے گا' تم کو بھی مردہ کرے گا پھر جہنم میں داخل کرے گا۔

اس پر یہ آیات آخر سورہ تک نازل ہوئیں۔(مظہری ص ۹۹ ج ۸)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت : "اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ"
(پ ۲۳ الصفت آیت ۶۴)

ترجمہ : "وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں"

شان نزول :۔ ابن جریر نے قتادہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ تمہارا ساتھی کہتا ہے کہ آگ کے اندر ایک درخت ہو گا حالانکہ آگ درخت کو کھالیتی ہے (پھر آگ میں درخت کیسے ہو سکتا ہے) ہم تو خدا کی قسم زقوم کھجور اور مکھن ہی کو جانتے ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ص ۱۰۸ ج ۸)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت : "اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ"
(پ ۲۳ الصفت آیت ۱۷۶)

ترجمہ : "کیا ہماری آفت کو جلد مانگتے ہیں"

شان نزول :۔ ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب آیت "فسوف یبصرون" نازل ہوئی تو کافروں نے پوچھا کہ یہ عذاب کب آئے گا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۱۵۱ ج ۸)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "صٓ، وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ (الخ)"
(پ ۲۳ ص آیت ۱تا۸)

ترجمہ: "ص، قسم ہے اس قرآن سمجھانے والے کی (الخ)"

شان نزول:۔ احمد، ترمذی، نسائی، اور حاکم نے حضرت ابن عباس کا بیان نقل کیا ہے کہ جب ابوطالب بیمار ہوئے تو قریش عیادت کے لئے گئے، حضور ﷺ بھی تشریف لے آئے، لوگوں نے ابوطالب سے حضور ﷺ کی شکایت کی ابوطالب نے کہا کہ میرے بھتیجے تم قوم والوں سے کیا چاہتے ہو، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان سے صرف ایک بات چاہتا ہوں جس کی وجہ سے سارے عرب ان کے مطیع ہوجائیں گے اور عجمی بھی انکو جزیہ ادا کریں گے، ابوطالب نے کہا ایک بات، حضور ﷺ نے فرمایا کہ بس ایک بات، ابوطالب نے کہا کہ وہ کیا بات ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "لا الہ الا اللہ" قریش بولے کیا اس نے سب معبودوں کو ایک معبود بنادیا، یہ تو بڑی انوکھی بات ہے۔

اس پر یہ آیات "لمایذوقوا العذاب" تک نازل ہوئیں۔

(مظہری ص ۱۵۳ ج ۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ (الخ)"

(پ ۲۳ ص آیت ۲۹)

ترجمہ: "ایک کتاب ہے جو اتاری ہم نے تیری طرف برکت کی تاکہ دھیان کریں لوگ اسکی باتیں۔ (الخ)"

شان نزول:۔ مقاتل فرماتے ہیں کہ کفار قریش کہا کرتے تھے کہ آخرت میں

جو بھلائی تم کو ملے گی ہم کو بھی ملے گی۔

اس قول کے رد میں اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ص ۲، ج ۸)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا (الخ)"

(پ ۲۳ الزمر آیت ۹)

ترجمہ :"بھلا ایک جو بندگی میں لگا ہوا ہے رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرتا ہوا اور کھڑا ہوا خطرہ رکھتا ہے آخرت کا۔ (الخ)"

شان نزول :۔اس آیت کا شان نزول کس کے حق میں ہوا اس سلسلہ میں مختلف روایات ہیں۔

۱۔بروایت ضحاک ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول کہ یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔

۲۔بروایت ابوصالح ابن عباس کا قول کہ یہ آیت حضرت عمار بن یاسر کے حق میں نازل ہوئی۔

۳۔بروایت جویبر حضرت ابن عباس کا قول یہ آیت حضرت ابن مسعود' حضرت عمار 'حضرت سالم مولی ابوحذیفہ کے حق میں اتری۔

۴۔جویبر نے بروایت عکرمہ کے بیان کیا کہ اس آیت کا نزول حضرت عمار کے حق میں ہوا۔

۵۔علامہ بغوی نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر 'حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔

۶۔ بروایت کلبی کہ یہ آیت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت عمار رضی اللہ عنہ' اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔

ان تمام مختلف روایات کی جامع وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ یہ آیت ان تمام حضرات کے حق میں نازل ہوئی ہے۔(مظہری ص۰۰۰ج۸)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْهَا (الخ)"

(پ ۲۳ الزمر آیت ۱۷)

ترجمہ: "اور جو لوگ بچے شیطانوں سے کہ انکو پوجیں اور رجوع ہوئے اللہ کی طرف ان کے لئے خوشخبری (الخ)"

شان نزول: ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب آیت "لها سبعة ابو اب" اتری تو ایک انصاری نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے سات غلام ہیں میں نے ایک ایک دروازہ (میں داخلہ کے لئے ایک ایک غلام کو علیحدہ علیحدہ آزاد کر دیا۔

اس پر یہ آیت "فبشر عباد" نازل ہوئی۔(مظہری ص ۲۰۲ ج ۸)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ (الخ)"

(پ ۲۳ الزمر آیت ۲۳)

ترجمہ: "اللہ نے اتاری بہتر بات کتاب آپس میں ملتی دوہرائی ہوئی (الخ)"

شان نزول: حاکم وغیرہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ پر ایک طویل مدت تک قرآن کریم نازل ہوتا رہا اور آپ ﷺ (برابر لوگوں کو) پڑھ کر سناتے رہے آخر صحابہ نے (ایک بار) عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ (قرآن کے علاوہ) حضور ﷺ کچھ اور بھی بیان فرمائیں (تو بہتر ہوگا) ابن جریر نے حضرت عون بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا کہ صحابہ کچھ اکتا گئے اور انہوں نے عرض کیا کہ کاش آپ ﷺ (کچھ اور بھی) بیان فرماتے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۲۰۷ ج ۸)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت: ”قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ (الخ)“

(پ ۲۴ الزمر آیت ۳۸)

ترجمہ: ”تو کہدے بھلا دیکھو تم جن کو پوجتے ہو اللہ کے سوا (الخ)“۔

شان نزول: مقاتل کا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے (اس آیت کے نزول کے بعد یعنی اس مذکورہ آیت ”ولئن سالتھم من خلق السموت والارض (الخ)“ یہ مندرجہ بالا آیت کا ابتدائی حصہ ہے، نازل ہونے کے بعد اس میں جو سوال ہے) وہ سوال آپ ﷺ نے مشرکوں سے کیا لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی (مذکورہ آیت کا آخری حصہ)

(مظہری ص ۲۱۷ ج ۸)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت : "قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ (الخ)"

(پ ۲۴ الزمر آیت ۵۳)

ترجمہ : "تو کہدے اے میرے بندو جنہوں نے زیادتی کی ہے اپنی جان پر آس مت توڑو۔ (الخ)"

شان نزول : حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کہتے تھے کہ مسلمان ہونے اور ایمان لانے کے بعد جو لوگ مصائب میں مبتلا ہو کر اپنا دین چھوڑ بیٹھے انکی توبہ قبول نہ ہوگی لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو انہی لوگوں کے متعلق اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ (مظہری ص ۲۲۲ ج ۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ"

(پ ۲۴ الزمر آیت ۶۴)

ترجمہ : "تو کہدے اب اللہ کے سوا کس کو بتلاتے ہو کہ پوجوں اے نادانوں"

شان نزول : علامہ بغوی نے مقاتل کا بیان ہے کہ مکہ کے کافروں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اباء و اجداد کے مذہب پر واپس آنے کی دعوت دی

تھی۔اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔(مظہری ص ۲۱ ج ۸)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (الخ)"
(پ ۲۴ الزمر آیت ۶۷)

ترجمہ:"اور نہیں سمجھے اللہ کو جتنا کچھ وہ ہے۔(الخ)"

شان نزول :۔ترمذی نے حضرت ابن مسعودؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک یہودی آپ ﷺ کی طرف سے گذرا اور بولا ابو القاسم جب اللہ آسمانوں کو اس (انگلی) پر اور زمینوں کو اس پر اور سمندروں کو اس پر اور پہاڑوں کو اس پر رکھے گا تو تمہارا کیا خیال ہے (وہ پھر کیا کرے گا)

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ص ۲۲ ج ۸)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ (الخ)"
(پ ۲۴ المومن آیت ۵۶)

ترجمہ:"جو لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کی باتوں میں جو انکو پہنچی ہو بغیر کسی سند کے (الخ)"

شان نزول :۔ابن ابی حاتم نے ابو العالیہ کا بیان نقل کیا ہے کہ ایک بار یہودی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دجال کا کچھ تذکرہ کیا اور اسکی تعریف کی اور کہنے لگے کہ وہ ہم سے ہو گا اور فلاں فلاں کارنامے انجام دے گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ص ۶۴ ج ۸)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت : "قُلْ اِنِّی نُھِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ (الخ)"

(پ ۲۴ المومن آیت ۶۶)

ترجمہ : "تو کہہ مجھ کو منع کر دیا کہ پوجوں ان کو جن کو تم پکارتے اللہ کے سوا۔ (الخ)"

شانِ نزول : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ولید بن مغیرہ اور شیبہ بن ربیعہ وغیرہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ محمد ﷺ تم اپنے قول کو چھوڑ دو اور باپ دادا کے مذہب پر چلو۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ مظہری ص ۲۷۰ ج ۸)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت : "وَمَا کُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْھَدَ عَلَیْکُمْ سَمْعُکُمْ وَلَآ اَبْصَارُکُمْ وَلَا جُلُوْدُکُمْ (الخ)"

(پ ۲۴ حم سجدہ آیت ۲۲)

ترجمہ : "اور تم پردہ نہ کرتے تھے اس بات سے کہ تم کو بتلائیں گے تمہارے کان اور نہ تمہاری آنکھیں اور نہ تمہارے چمڑے۔ (الخ)"

شانِ نزول : شیخین صحیحین میں اور بغوی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا

بیان نقل کیا ہے کہ کعبہ کے دو ثقفی اور ایک قریشی یا دو قریشی اور ایک ثقفی شخص جمع ہوئے ان تینوں کے پیٹ تو موٹے تھے جس پر چربی کی تہ جمی ہوئی تھی اور سمجھ کم تھی' ان میں سے ایک بولا کیا تم کو معلوم ہے کہ اللہ ہماری باتیں سنتا ہے' دوسرا بولا کہ ہم چلا کر بولیں تو سنتا ہے اور چپکے چپکے بات کریں تو نہیں سنتا تیسرے نے کہا کہ اگر وہ چلا کر بات کرنے کو سنتا ہے تو چپکے کی بات کو بھی ضرور سنے گا۔

بقول بغوی کے ثقفی شخص عبد یالیل تھا اور قریشی دونوں ربیعہ اور صفوان بن امیہ تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری ص ۲۹۰ ج ۸)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت : "وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْ لَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ (الخ)"

(پ ۲۴ حم سجدہ آیت ۴۴)

ترجمہ : "اور اگر ہم اسکو کرتے قرآن اوپری زبان کا تو کہتے اسکی باتیں کیوں نہ کھولی گئیں۔ (الخ)"

شان نزول :۔ کافروں نے محض انکار اور سرکشی کے طور پر کہا تھا کہ جس طرح توریت و انجیل عجمی زبانوں میں نازل کی گئیں اسی طرح کیا قرآن کسی عجمی زبان میں اتار اگیا؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری ص ۳۰۱ ج ۸)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت : "وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ (الخ)"

ترجمہ: "اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے اللہ کی بات میں جب لوگ اسکو مان چکے ہیں۔(الخ)" (پ ۲۵ شوریٰ آیت ۱۶)

شان نزول:۔ ابن المنذر نے عکرمہ ؒ کا قول نقل کیا ہے کہ جب سورہ نصر' نازل ہوئی تو مشرکین نے ان مومنوں سے جو ان کے پاس موجود تھے کہا کہ لوگ خدا کے دین میں گروہ گروہ داخل ہو گئے تم بھی یہاں سے چلے جاؤ کب تک ہمارے ہاں رہو گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ص ۱۴ ج ۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا (الخ)"

(پ ۲۵ شوریٰ آیت ۱۸)

ترجمہ: "جلدی کرتے ہیں اس گھڑی کی وہ لوگ کہ یقین نہیں رکھتے اس پر۔(الخ)"

شان نزول:۔ مقاتل کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت کا تذکرہ کیا اس وقت آپ ﷺ کے پاس کچھ مشرک بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے بطور تکذیب کہا بتاؤ قیامت کب آئے گی؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔(مظہری ص ۱۵ ج ۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا

عَنِ السَّیِّاٰتِ ۔ (الخ)"

(پ ۲۵ شوریٰ آیت ۲۵)

ترجمہ: "اور وہی ہے جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں کی اور معاف کرتا برائیاں ۔ (الخ)"

شان نزول: علامہ بغوی نے اور طبرانی نے کمزور سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب آیت نمبر ۲۳ نازل ہوئی تو کچھ لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ حضور ﷺ اپنے اقرباء کی اتباع پر ہم کو راضی کرنا چاہتے ہیں' اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور حضور ﷺ کو لوگوں کے اس خیال سے مطلع کیا اور آیت نمبر ۲۴ نازل ہوئی' اس کے بعد جب آپ ﷺ نے یہ آیت لوگوں کو سنائی تو ان لوگوں نے توبہ کی اور اللہ کے رسول ﷺ کی شہادت دی ۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی ۔ (مظہری ص ۲۲ ج ۸)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ (الخ)"

(پ ۲۵ شوریٰ آیت ۲۷)

ترجمہ: "اور اگر پھیلا دے اللہ روزی اپنے بندوں کو تو دھوم اٹھا دیں ملک میں ۔ (الخ)"

شان نزول: بغوی نے لکھا ہے کہ حضرت خباب بن ارت نے فرمایا کہ یہ آیت ہمارے حق میں اتری تھی' ہم نے دیکھا کہ بنی قریظہ' بنی نضیر' اور بنی قینقاع بڑے کشادہ حال ہیں' ان کو دیکھ کر ہمارے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی ۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (مظہری ص ۲۲ ج ۸)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت : "وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا (الخ)"

(پ ۲۵ شوریٰ آیت ۵۱)

ترجمہ : "اور کسی آدمی کی طاقت نہیں کہ اس سے باتیں کرے اللہ مگر اشارہ سے۔(الخ)"

شان نزول : بغوی نے لکھا ہے کہ یہودیوں نے حضور ﷺ سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے تو اللہ سے کلام کیا اور اسکی طرف دیکھا بھی تھا' اگر آپ نبی ہیں تو آپ نے خدا سے کلام کیوں نہیں کیا اور اسکو کیوں نہیں دیکھا۔؟

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۲۲۲ ج ۸)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت : "وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا (الخ)"

(پ ۲۵ زخرف آیت ۱۹)

ترجمہ : "اور ٹھہرایا انہوں نے فرشتوں کو جو بندے ہیں رحمٰن کی عورتیں۔(الخ)"

شان نزول : ابن المنذر نے قتادہ کا قول نقل کیا ہے کہ کچھ منافق اللہ کا رشتہ زوجیت جنات سے جوڑتے تھے اور ملائکہ کو ان سے ملتے تھے' انکی تردید میں آیت نمبر ۱۹ کا ابتدائی حصہ نازل ہوا۔اور علامہ بغوی نے بحوالہ کلبی ومقاتل بیان

کیا ہے کہ جب مکہ والوں نے فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیا تو حضور ﷺ نے ان سے پوچھا کہ یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ خدا کی بیٹیاں ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ان سے ایسا ہی سنا ہے اور ہم کو یقین ہے کہ انہوں نے غلط نہیں کہا ہے۔ اس پہ آیت نمبر ۱۹ کا آخری حصہ نازل ہوا۔ (مظہری ص ۲۲ ج ۸)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت: "وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ ـ (الخ)"

(پ ۲۵ زخرف آیت ۳۱)

ترجمہ: "اور کہتے ہیں کہ کیوں نہ اترا یہ قرآن کسی بڑے آدمی پر۔ (الخ)"

شان نزول: ـ ابن المنذر نے بروایت قتادہ بیان کیا کہ ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر یہ قرآن جو محمد ﷺ پر نازل ہوتا ہے حق (یعنی من جانب اللہ) ہوتا تو مجھ پر یا ابن مسعود ثقفی پر نازل ہوتا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ (مظہری ص ۶۵ ج ۸)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت: "وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ"

(پ ۲۵ زخرف آیت ۵۷)

ترجمہ: "اور جب مثال لائے مریم کے بیٹے کی تب ہی قوم تیری اس سے چلانے لگتے ہیں۔"

شان نزول: ـ امام احمد نے صحیح سند سے اور طبرانی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کابیان نقل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے قریش سے فرمایا تھا کہ اللہ کے سوا جس کسی کی پوجا کی جاتی ہے اس میں کوئی خیر نہیں' قریش نے کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ عیسیٰ نبی اور عبد صالح تھے اور انکی پوجا کی جاتی ہے (تو کیا ان میں کوئی خیر نہیں)

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۵۶ ج ۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰهُمْ (الخ)"

(پ ۲۵ زخرف آیت ۸۰)

ترجمہ: "کیا خیال رکھتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے انکا بھید اور انکا مشورہ"

شانِ نزول:۔ ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن کعب قرظی کی روایت سے لکھا ہے کہ کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان تین آدمی جمع ہوئے دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی تھا' (ان میں سے) ایک بولا کہ تم لوگوں کے خیال میں کیا خدا ہمارا کلام سنتا ہے' دوسرے نے کہا کہ اگر تم چلا کر بات کروگے تو سنتا ہے' اور چپکے چپکے کرو تو نہیں سنتا۔"

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۶۴ ج ۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ"

(پ ۲۵ دخان آیت ۱۰)

ترجمہ: ''سو تو انتظار کر اس دن کا کہ لائے آسمان دھواں صریح''

شان نزول: علامہ بخاری نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے کہ جب قریش نے آپ ﷺ کی نافرمانی (حد سے زیادہ) کی تو آپ ﷺ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے ہفت سالہ قحط کی طرح قریش کے قحط میں مبتلا ہونے کی دعا کی۔ نتیجہ میں ایسا کال پڑا کہ لوگ ہڈیاں کھانے لگے اور فاقوں کی وجہ سے ایک دھواں آسمان و زمین کے درمیان دکھائی دینے لگا لوگوں کو۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۷۰ ج ۸)

پھر لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ (قریش) کے لئے بارش کی دعا کریں لوگ مرے جارہے ہیں حضور ﷺ نے دعا کی اور خوب بارش ہوئی اس پر آیت نمبر ۱۵ نازل ہوئی چنانچہ جب لوگوں کو سکھ ملا تو پھر کفر سابقہ کی طرف لوٹ پڑے۔ اس وقت اللہ نے آیت نمبر ۱۶ نازل فرمائی۔ (مظہری ص ۷۱ ج ۸)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: ''اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ، طَعَامُ الْاَثِيْمِ''
(پ ۲۵ دخان آیت ۴۳-۴۴)

ترجمہ: ''مقرر درخت سیہنڈ کا کھانا ہے گناہ گار کا''

شان نزول: سعید بن منصور رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ ابومالک بیان کیا ہے کہ ابوجہل چھوارے اور مکھن لیکر آتا اور حاضرین سے کہتا تھا کہ زقوم کھاؤ۔ (زقوم عربی میں چھوارے اور مکھن کے مرکب کو کہتے تھے) یہی وہ زقوم ہے جس سے محمد ﷺ تم کو ڈراتے ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ص ۷۵ ج ۸)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "قُل لِّلَّذِینَ اٰمَنُوا یَغفِرُوا لِلَّذِینَ (الخ)"
(پ ۲۵ جاثیہ آیت ۱۴)

ترجمہ : "کہدے ایمان والوں کو درگذر کریں ان سے جو امید نہیں رکھتے ۔ (الخ)"

شان نزول : علامہ بغوی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ مکہ میں ایک غفاری شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گالی دی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکی گردن پکڑی (حملہ) کرنے کا ارادہ کیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (مظہری ص ۸۳ ج ۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَقَالُوا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنیَا نَمُوتُ وَ نَحیَا (الخ)"

(پ ۲۵ جاثیہ آیت ۲۴)

ترجمہ : "اور کہتے ہیں اور کچھ نہیں بس یہی ہے ہمارا جینا دنیا ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں ۔ (الخ)"

شان نزول : ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ اہل جاہلیت (کافر) کہا کرتے تھے کہ رات اور دن (کا چکر) ہم کو ہلاک کرتا ہے ۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی ۔ (مظہری ص ۸۷ ج ۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَ اِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ (الخ)"

(پ۲۶ احقاف آیت ۲۹)

ترجمہ: "اور جس وقت متوجہ کر دیئے ہم نے تیری طرف کتنے لوگ جنوں میں سے سننے لگے قرآن۔ (الخ)"

شان نزول: ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بطن نخلہ میں قرآن پڑھ رہے تھے اس وقت کچھ جن اوپر جا رہے تھے' قرآن سن کر نیچے اتر آئے اور جب قرآن سنا تو بولے خاموش ہو کر توجہ سے سنو' یہ جنات نو تھے' ان میں سے ایک کا نام زوبعہ تھا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ص ۱۵۴ ج ۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً (الخ)"

(پ۲۶ محمد آیت ۱۳)

ترجمہ: "اور کتنی تھیں بستیاں جو زیادہ تھیں زور میں اس تیری بستی میں (الخ)"

شان نزول: ابویعلی کی روایت ہے کہ اور اسکو بغوی نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضور ﷺ مکہ سے نکل کر غار (ثور) کی طرف جانے لگے تو مکہ کی طرف رخ کر کے فرمایا اللہ کے تمام شہروں میں تو اللہ کو زیادہ پیارا ہے اور مجھے بھی سب سے بڑھ کر محبوب ہے۔ اگر مشرک مجھے یہاں سے نہ

نکالتے تو میں نہ نکلتا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۲۶ ج ۸)

☆------☆------☆------☆------☆

آیت : "وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ (الخ)"
(پ ۲۶ محمد آیت ۱۶)

ترجمہ : "اور بعض ان میں ہیں کہ کان رکھتے ہیں تیری طرف (الخ)"

شان نزول :۔ ابن المنذر نے بحوالہ ابن جریج بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کے پاس مومن اور منافق سب ہی جمع ہوتے تھے۔ حضور ﷺ جو کچھ فرماتے اسے سنتے اور یاد رکھتے تھے اور منافق سنتے تھے مگر یاد نہیں رکھتے تھے' اور پھر حضور ﷺ کے پاس سے جاکر مومنوں سے پوچھتے حضور ﷺ نے ابھی کیا فرمایا تھا؟

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۲۹ ج ۸)

☆------☆------☆------☆------☆

آیت : "اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا"

(پ ۲۶ الفتح آیت ۱تا۵)

ترجمہ : "ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ (الخ)"

شان نزول :۔ شیخین نے صحیحین میں اور ترمذی و حاکم حضرت انس کی روایت سے بیان کیا کہ حدیبیہ سے واپسی میں صحابہ بہت کبیدہ خاطر اور غمگین تھے' اس وقت آیت نمبر ۱تا۳ نازل ہوئیں۔ اور پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر آج ایک ایسی آیت نازل ہوئی جو تمام دنیا سے زیادہ مجھے محبوب ہے۔ جب حضور ﷺ نے یہ

آیت پڑھی ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مبارک ہو' اللہ نے وہ بات ظاہر کر دی جو اللہ ہمارے ساتھ کرنے والا ہے۔

اس وقت آیت نمبر ۴ اور ۵ نازل ہوئیں۔(مظہری ص ہج ۹)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ (الخ)"

(پ ۲۶ الفتح آیت ۱۷)

ترجمہ: "اندھے پر تکلیف نہیں اور نہ لنگڑے پر تکلیف اور نہ بیمار پر تکلیف (الخ)"

شان نزول:- علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ جب آیت نمبر ۱۶ نازل ہوئی تو اپاہج (لنگڑے لولے) لوگوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے متعلق کیا حکم ہے؟

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ص ۲ ج ۹)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ (الخ)"

(پ ۲۶ الفتح آیت ۲۴)

ترجمہ: "اور وہی ہے جس نے روک رکھا ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے (الخ)"

شان نزول:- حضرت انس ؓ کی روایت میں ستر یا اسی کفار مکہ کو کوہ تنعیم

سے اتر کر (مسلمانوں پر غفلت کی حالت میں) حملہ کرنے کے لئے آئے تھے لیکن پکڑے گئے' اور حملہ نہ کر سکے اور پھر حضور ﷺ نے انکو معاف کر دیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۲۰۲ ج ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (الخ)"

(پ ۲۶ الحجرات آیت ۱)

ترجمہ: "اے ایمان والو آگے نہ بڑھو اللہ سے اور اسکے رسول ﷺ سے (الخ)"

شان نزول: بخاری وغیرہ نے بطریق ابن جریج ابو ملیکہ کا بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بنی تمیم کا ایک قافلہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ قعقاع بن معبد کو انکا امیر بنا دیجئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (نہیں) بلکہ اقرع بن حابس کو سردار مقرر کر دیں' حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ تو میرے خلاف ہی چلنا چاہتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا مقصد آپکی مخالفت نہیں ہے' دونوں کی گفتگو بڑھ گئی اور آوازیں اونچی ہو گئیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۹ ج ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ (الخ)"

(پ ۲۶ الحجرات آیت ۳)

ترجمہ :۔ "جو لوگ دبی آواز سے بولتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس (الخ)"

شان نزول :۔ ابن جریر اور علامہ بغوی نے اسکو ذکر کیا ہے کہ جب یہ آیت نمبر ۲ نازل ہوئی تو حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستہ میں ہی بیٹھ کر رونے لگے' حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادھر سے گذرے اور رونے کا سبب دریافت کیا' حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے اور مجھے خوف ہے کہ یہ میرے ہی متعلق نازل ہوئی ہے' کیوں کہ میری آواز اونچی ہے مجھے اپنے اعمال برباد ہونے اور دوزخی ہونے کا ڈر ہے۔ یہ تمام واقعہ عاصم بن عدی نے حضور ﷺ سے عرض کیا اور حضور ﷺ نے ان کو بلوالیا اور حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر اپنے خوف سے متعلق تمام بات بیان کی۔ اس پر حضور ﷺ نے قابل ستائش زندگی گذارنے اور شہادت کی موت اور دخول جنت کی خوشخبری سنائی۔

اور پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ((ملخص) مظہری ص ا ۱ ج ۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ (الخ)"

(پ ۲۶ الحجرات آیت ۴)

ترجمہ :۔ "بے شک جو لوگ پکارتے ہیں تجھ کو دیوار کے پیچھے سے وہ اکثر عقل نہیں رکھتے۔ (الخ)"

شان نزول :۔ طبرانی اور ابویعلی نے حسن سند سے بیان کیا ہے کہ حضرت زید بن ارقم نے فرمایا کہ کچھ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے حجروں کی طرف آئے اور

پکارنے لگے یا محمد ﷺ (اے محمد باہر آؤ)۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی۔(مظہری ص ۴۲ ج ۹)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت : "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ (الخ)"

(پ ۲۶ الحجرات آیت ۶)

ترجمہ : "اے ایمان والو اگر آئے تمہارے پاس کوئی گناہ گار خبر لے کر تو تحقیق کر لو۔(الخ)"

شان نزول :۔ طبرانی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے نیز علامہ بغوی نے ذکر کیا ہے کہ یہ آیت ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی۔

حضور ﷺ نے ولید کو بنی مصطلق کے پاس زکوۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا' ولید اور بنی مصطلق میں زمانہ جاہلیت سے عداوت چل رہی تھی۔ اہل بنی مصطلق نے جب ولید کی آمد کی خبر سنی تو وہ باہر استقبال کے لئے آگئے' ادھر ولید کو شیطانی خیال ہوا کہ شاید یہ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ وہاں سے واپس لوٹ گئے اور حضور ﷺ کو آکر کہا کہ وہ قتل کے درپے ہیں' حضور ﷺ کو غصہ آگیا اور لڑائی کا ارادہ کر لیا۔ بنی مصطلق کو جب ولید کے واپس ہونے کی اطلاع ملی تو وہ خود حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ہم استقبال اور ادائے حق جو ہم نے قبول کیا تھا اس کے لئے آئے تھے شاید آپکی ناراضگی کی وجہ سے وہ واپس چلے گئے ہیں۔ اور ہم اللہ کی پناہ کے خواستگار ہیں۔

علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ کو بنی مصطلق کی اس بات کا یقین

نہیں آیا اور آپ ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی معیت میں پوشیدہ طور پر تحقیق کے لئے ایک فوجی دستہ روانہ کیا اور تاکید کی کہ اگر شعار اسلام پائے جائیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کرلینا ورنہ کافروں جیسا معاملہ کرنا۔ جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے تو مغرب و عشاء کی آذان سنی' پھر آپ نے زکوٰۃ وصول کی۔ اور حضور ﷺ کو آکر اطلاع دی۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۲۹ ج ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُوْءمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا (الخ)"

(پ ۲۶ الحجرات آیت ۹)

ترجمہ : "اور اگر دو فریق مسلمانوں کے آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں ملاپ کرا دو (الخ)"

شان نزول :۔ شیخین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے گدھے پر سوار ہوکر عبد اللہ بن ابی کی طرف تشریف لے گئے' عبد اللہ نے کہا کہ اپنے گدھے کو ادھر ہی رکھو مجھے آپ کے گدھے کی بدبو سے اذیت ہوتی ہے اس پر ایک انصاری نے کہا خدا کی قسم حضور ﷺ کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے یہ بات سن کر عبد اللہ کا ایک طرفدار بھڑک اٹھا دونوں باہم ایک دوسرے کو سخت سست کہنے لگے۔ ہر ایک کے ساتھی ایک دوسرے کے لئے غضب آلود ہوگئے یہاں تک کے قمچیاں چل گئیں' ہاتھاپائی ہوئی اور جوتوں سے لڑائی ہونے لگی۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۸ ج ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ ـــــــــ مِّنْھُمْ"

(پ ۲۶ الحجرات آیت ۱۱ (جزو))

ترجمہ : "اے ایمان والوں ٹھٹھا نہ کریں ایک دوسروں سے شاید وہ بہتر ہوں ان سے۔"

شان نزول :۔ حضرت ابن عباس راوی ہیں حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانوں سے کچھ بہرے تھے (اونچا سنتے تھے) حضور ﷺ کی مجلس میں آگے جاکر بیٹھتے تھے تاکہ ارشادات آسانی سے سن سکیں۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی مجلس میں جگہ تنگ تھی اور یہ آئے تو آگے جانے کے لئے لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے جارہے تھے حضور ﷺ کے سامنے ایک ساتھی بیٹھے تھے ان سے آگے جانے لگے تو انہوں نے کہا کہ یہ جگہ یہاں بیٹھ جائیں یہ بات ان کو بری لگی' فارغ ہوکر انکا تعارف کرایا گیا تو یہ ثابت رضی اللہ عنہ انکی ماں کی طرف نسبت کرتے ہوئے زمانہ جاہلیت کے عیوب بیان کرنے لگے اور اس ساتھی نے شرمندہ ہوکر سر جھکالیا۔

(ملخص) اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۱۵۱ ج ۹)

☆ ——— ☆ ——— ☆ ——— ☆ ——— ☆

آیت : "وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ (الخ)"

(پ ۲۶ الحجرات آیت ۱۱ (جزو))

ترجمہ : "اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے شاید وہ بہتر ہوں ان سے۔ (الخ)"

شان نزول :۔(۱) عکرمہ راوی ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آیت کا نزول حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حی بن اخطب کے حق میں ہوا ' امہات المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا یہودن (یعنی) یہودی ماں باپ کی بیٹی کہا گیا تھا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے کیوں نہیں کہدیا میرے باپ ہارون علیہ السلام ' میرے چچا موسیٰ علیہ السلام ' اور میرے شوہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۲) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ابو جبیرہ کا قول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ کے دو دو تین تین نام ہوتے تھے اور جب کوئی ان ناموں میں سے کوئی پکارتا تو وہ ناراض ہوتا تھا تو لوگ کہتے تھے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ اس نام سے چڑتا ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۵۲ ج ۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ (الخ)"

(پ ۲۶ الحجرات آیت ۱۲)

ترجمہ : "اے ایمان والو بچتے رہو بہت تہمتیں کرنے سے (الخ)"

شان نزول :۔ علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جہاد یا سفر میں جاتے تو تین تین آدمیوں کی جوڑی بنا دیتے ان میں دو مالدار اور ایک غریب ہوتا۔ وہ غریب آدمی ان دو مالداروں کے قیام و طعام کا انتظام کرتا تھا۔ اور خدمت کرتا اسی طرح ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دو آدمیوں کے امور پر مامور کیا۔

اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ایک مقام پر پہنچ کر سو گئے اور طعام کا انتظام نہ کر سکے۔ جب وہ دونوں ساتھی پہنچے تو انہوں نے معلوم کیا کہ ہمارے طعام کا کیا انتظام ہے۔ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں سو گیا اس لئے انتظام نہ ہو سکا' تو ساتھیوں نے کہا کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور طعام لاؤ' وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور طعام کے لئے دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید (متبنیٰ) کے پاس بھیجا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خازن تھے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ سے طعام طلب کیا تو انہوں نے بھی کہا کہ ختم ہو گیا ہے' تو سلمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو انکے قول کی اطلاع دی۔ تو ساتھیوں نے کہا کہ شاید بخل سے کام لیا ہے۔ تو پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک اور جماعت کے پاس گئے وہاں بھی نہ ملا۔ بالاخر وہ ساتھی تحقیق کے لئے اسامہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے منہ سے گوشت کی بو محسوس ہو رہی ہے' انہوں نے قسم کھا کر انکار کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سلمان رضی اللہ عنہ اور اسامہ رضی اللہ عنہ کا گوشت کھا رہے ہو۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (ملخص مظہری ص ۵۴ ج ۹)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت : "یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی (الخ)"

(پ ۲۶ الحجرات آیت ۱۳)

ترجمہ : "اے آدمیو! ہم نے تم کو بنایا ایک مرد اور ایک عورت سے (الخ)"

شان نزول : ابن ابی حاتم نے ابو ملیکہ کے حوالہ سے مختصراً نقل کیا ہے کہ ابن عساکر نے منبہات میں لکھا ہے کہ میں نے ابن بشکوال کی تحریر میں پایا ہے کہ ابوبکر بن ابو داؤد نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی بیاضہ کو حکم دیا

تھا تم اپنے قبیلہ کی کسی عورت سے اسکا نکاح کر دو' انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ہماری لڑکیوں کا نکاح ہمارے آزاد کردہ غلاموں سے کر رہے ہیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۵۶ ج ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا (الخ)"

(پ ۲۶ الحجرات آیت ۱۴)

ترجمہ :"وہ کہتے ہیں گنوار کہ ہم ایمان لائے' (الخ)"

شان نزول :۔علامہ سدی نے کہا کہ یہ آیت ان بدویوں کے حق میں نازل ہوئی جن کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورت الفتح میں کیا ہے۔یہ دیہاتی قبائل جہینہ مزینہ' اسلم' اشجع اور غفار کے تھے جو اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ رکھنے کے لئے (زبان سے آمنا' ہم ایمان لائے) کہتے تھے' لیکن جب حضور ﷺ نے ان کو حدیبیہ لے جانا چاہا تو بچھڑ گئے۔(مظہری ص ۵۸ ج ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ (الخ)"

(پ ۲۶ الحجرات آیت ۱۶)

ترجمہ :"تو کہدے کہ کیا تم جتلاتے ہو اللہ کو اپنی دینداری (الخ)"

شان نزول :۔مذکورہ سابقہ آیات (۱۴' ۱۵) جب نازل ہوئیں تو کچھ بدوی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم سچے مومن ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ وہ ایسے نہیں ہیں۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۵۹ ج ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ! (الخ)"

(پ۲۶ سورہ ق آیت ۳۸)

ترجمہ : "اور ہم نے بنائے آسمان اور زمین (الخ)"

شان نزول :- حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا ہے اور اسکو صحیح قرار دیا ہے کہ کچھ یہودی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آسمان و زمین کی تخلیق کے متعلق سوال کیا حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے زمین کو اتوار کے دن اور سمندروں کو پیر کے دن، پہاڑوں کو اور جو کچھ ان میں فائدہ بخش اشیاء ہیں سب کو منگل کے دن، درخت، پانی، شہر آبادی اور ویرانوں کو بدھ کے دن اور آسمان کو جمعرات کے دن، ستارے، چاند، سورج اور ملائکہ کو جمعہ کے دن اس وقت تک پیدا کیا جبکہ یوم جمعہ کی تین ساعتیں باقی تھیں، (بقیہ) پہلی ساعت میں اوقات موت کو، دوسری ساعت میں ان مصائب کو جن کا نزول انسان کو فائدہ پہنچانے والی ہر چیز پر ہوتا ہے پیدا کیا۔ اور تیسری ساعت میں آدمی کو پیدا کیا اور انکو جنت کا ساکن بنایا اور ابلیس کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرے اور تیسری ساعت کے آخر میں آدم کو (اور ابلیس کو) جنت سے نکال دیا۔

یہودیوں نے دریافت کیا کہ محمد ﷺ پھر کیا ہوا؟ پھر اللہ جل شانہ عرش پر مستوی ہوگئے۔ یہودیوں نے کہا آپکا بیان مکمل نہیں ہے اور اس کے بعد اللہ نے آرام لیا، یہ سن کر حضور ﷺ کو سخت غصہ آگیا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی۔

(مظہری ص ۵۰۷ ج ۹)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت : "وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ"

(پ ۲۷ الذریت آیت ۵۵)

ترجمہ :"اور سمجھاتا رہ کہ سمجھانا کام آتا ہے ایمان والوں کو"

شان نزول :- ابن جریر نے لکھا ہے کہ قتادہ نے کہا کہ ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ جب آیت ۵۴ نازل ہوئی تو صحابہ کو اسکا نزول بہت شاق گذرا' اور انہوں نے کہا کہ اب وحی منقطع ہو گئی اور عذاب کا آنا یقینی ہو گیا۔

اس پر اللہ نے یہ مذکورہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ص ۹۰ ج ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت :"قُلْ تَرَبَّصُوْ فَاِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ (الخ)"

(پ ۲۷ الطور آیت ۳۰ آ ۲)

ترجمہ :"تو کہدے کہ تم منتظر رہو کہ میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں (الخ)"

شان نزول :- ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے لکھا ہے کہ حضور ﷺ کے معاملہ میں مشورہ کرنے کے لئے قریش دار الندوہ (چوپال) میں جمع ہوئے بعض لوگوں نے کہا کہ یہ بھی زہیر اور نابغہ کی طرح ایک شاعر ہے اسکو قید کر دو یہاں تک کہ خود اپنے وقت پر مرجائے (نعوذ باللہ) جیسے دوسرے شاعر مرگئے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۹۸ ج ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت :"اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی"

(پ ۲۷ سورہ النجم آیت ۲۱)

ترجمہ :"کیا تم کو تو ملے بیٹے اور اسکو بیٹیاں"

شان نزول :۔ کلبی کا بیان ہے کہ مکہ میں مشرکوں نے ملائکہ کو اور بتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیا' اور اگر کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تو اسکو ناگوار ہوتا تھا۔ اللہ نے اسکی مذمت میں یہ آیت نازل فرمائی ۔(مظہری ص ۱۷ اج ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ (الخ)"
(پ ۲۷ النجم آیت ۳۲)

ترجمہ :"جو کہ بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے مگر کچھ آلودگی (الخ)"

شان نزول :۔(۱) کلبی اور مقاتل کا بیان ہے کہ لوگ اچھے اعمال کرتے پھر (بطور غرور) کہتے تھے کہ ہماری نماز' ہمارا روزہ' ہمارا حج' اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲) واحدی' طبرانی' ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ثابت بن حارث انصاری کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب یہودیوں کا کوئی بچہ چھوٹی عمر میں مرجاتا تھا تو وہ اسکو صدیق کہتے تھے' حضور ﷺ کو جب یہ اطلاع ملی تو فرمایا کہ یہ جھوٹے ہیں' اللہ تعالٰی جس جان کو پیدا کرتے ہیں اسے ماں کے پیٹ کے اندر ہی خوش نصیب یا بد بخت لکھ دیا جاتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔(مظہری ص ۱۲۲ ج ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (الخ)"
(پ ۲۷ سورہ القمر آیت ۱-۲)

ترجمہ: "پاس آگئی قیامت اور پھٹ گیا چاند (الخ)"

شان نزول: علامہ بغوی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ سے مکہ والوں نے درخواست کی کہ کوئی معجزہ دکھلائیں۔ رسول ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے اور دونوں ٹکڑوں کے درمیان کوہ حرا نظر آنے لگا' (یعنی ایک ٹکڑا کوہ حرا کے ایک طرف اور دوسرا دوسری طرف نظر آنے لگا۔

اس روایت کو شیخین نے بھی حضرت انس کی روایت سے بیان کیا ہے' اور بغوی نے بوساطت شیبان قتادہ بیان نقل کیا ہے کہ شق القمر کا معجزہ حضور ﷺ نے دو مرتبہ دکھایا ہے' ترمذی نے بھی اس کو اسی طرح بیان کیا ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۱۲۵ ج ۹)

☆ — ☆ — ☆ — ☆ — ☆

آیت: "وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ"

(پ ۲۷ سورہ رحمٰن آیت ۴۶)

ترجمہ: "اور جو کوئی ڈرا کھڑے ہونے سے اپنے رب کے آگے اس کے لئے ہیں دو باغ"

شان نزول: ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ نے کتاب العظمہ میں عطاء کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ایک روز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قیامت' میزان اور جنت و دوزخ کے سوچ میں پڑ گئے اور فرمایا کہ کاش میں پیدا ہی نہ ہوتا' کاش میں گھاس ہوتا کہ کوئی چوپایا آکر مجھے چر لیتا اور دوبارہ مجھے پیدا نہ کیا جاتا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۱۵۶ ج ۹)

☆ — ☆ — ☆ — ☆ — ☆

آیت : " وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ "

(پ ۲۷ سورہ الواقعہ آیت ۲۷)

ترجمہ :" اور داہنے والے کیا کہنے داہنے والوں کے "

شان نزول :۔ سعید بن منصور نے سنن میں اور بیہقی نے البعث میں بروایت عطاء بیان کیا ہے کہ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب طائف والوں کی درخواست کے موافق ان کے وادی کا شہد ان کے لئے محفوظ کر دیا گیا (یعنی وادی سے باہر والے کے لئے ممانعت کر دی گئی) تو کچھ لوگ کہنے لگے 'جنت میں ایسا ایسا ہو گا' کاش جنت میں ہمارے لئے اس وادی کی طرح کوئی وادی ہو۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی ۔ (مظہری ص ۱۷۰ ج ۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : " اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ (الخ) "

(پ ۲۷ الحدید آیت ۱۶)

ترجمہ :" کیا وقت نہیں آیا ایمان والوں کو کہ گڑگڑائیں ان کے دل اللہ کی یاد سے (الخ) "

شان نزول :۔ ابن ابی شیبہ نے المصنف میں عبد العزیز بن رواد کی روایت سے اور ابن ابی حاتم نے مقاتل بن حبان کے حوالے سے بیان کیا کہ بعض صحابہ ہنسی اور مذاق کے زیادہ عادی تھی اور بہت مزاح کرتے تھے ۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (مظہری ص ۱۹۷ ج ۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت :" یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا (الخ) "

ترجمہ: "اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور یقین لاؤ اس کے رسول پر (الخ)"۔ (پ ۲۷ الحدید آیت ۲۸)

شان نزول:۔ ابن ابی داؤد اور حاتم نے مقاتل کی روایت سے یہ شان نزول بیان کیا ہے کہ مقاتل کا بیان ہے کہ جب یہ آیت "اولٰئک یوتون اجرھم مرتین" نازل ہوئی تو مسلم اہل کتاب نے تمام صحابہ پر فخر کیا اور کہنے لگے کہ ہم کو دوگنا اجر ملے گا اور تم کو ایک اجر ملے گا' صحابہ کو یہ فخر ناگوار گذرا' اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور صراحت ہوگئی کہ تمام صحابہ کو بھی دوگنا اجر ملے گا۔ ابن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بروایت حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا کہ جب یہ آیت ۲۸ نازل ہوئی تو اہل کتاب کو اس پر رشک ہوا۔

اس پر اللہ نے آیت ۲۹ نازل فرمائی۔ (مظہری ص ۲۰۵ ج ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِهَا (الخ)"

(پ ۲۸ سورہ مجادلہ آیت ۱-۲)

ترجمہ: "سن لی اللہ نے بات اس عورت کی جو جھگڑتی تھی تجھ سے اپنے خاوند کے حق میں (الخ)"۔

شان نزول:۔ حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بیان کیا ہے اور اسکو صحیح قرار دیا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا کا کلام خود سنا تھا' لیکن کچھ حصہ نہ سن سکی تھی' (فرمایا کہ) وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے شوہر کی شکایت کر رہی تھی اور کہہ رہی تھی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میرا مال کھالیا اور اس کے لئے میں نے اپنا پیٹ بکھیر دیا (یعنی بچے

پیدا کر دیئے) لیکن جب میں بوڑھی ہوگئی اور سلسلہ تولید ختم ہوگیا تو اس نے مجھ سے ظہار کر لیا (یعنی اس نے مجھ سے کہدیا کہ "یا انت علی کظھر امی" "تو میرے لئے ایسی ہے جیسے میرے لئے میری ماں کی پشت۔ اے اللہ میں تجھ سے اپنا شکوہ کرتی ہوں' خولہ اپنی جگہ سے ہٹی بھی نہیں تھیں کہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی۔
(مظہری ص ۲۰۸ ج ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نُھُوْا عَنِ النَّجْوٰی (الخ)"
(پ ۲۸ مجادلہ آیت ۸)

ترجمہ: "تو نے نہ دیکھا ان لوگوں کو جن کو منع ہوئی کانا پھوسی (الخ)"

شان نزول: ابن ابی حاتم نے بروایت مقاتل بن حبان بیان کیا کہ حضور ﷺ اور یہودیوں کے درمیان معاہدہ مصالحت تھا اسی زمانہ میں جب کوئی صحابی یہودیوں کی طرف سے گذرتے تھے تو وہ چپکے چپکے آپس میں کچھ باتیں کرتے تھے۔ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خیال ہوتا تھا کہ شاید یہ لوگ مجھے قتل کرنے یا دکھ پہنچانے کی سازش کر رہے ہیں۔

بغوی کی روایت میں یہ زائد ہے کہ شاید انہیں فوجی دستے کے مارے جانے یا مارنے یا شکست کھا کر بھاگنے کی اطلاع ملی ہے اس لئے یہ سرگوشیاں کر رہے ہیں۔ اسکی وجہ سے مسلمانوں کو دکھ اور غم ہوتا تھا۔ یہ اطلاعات جب حضور ﷺ کو بار بار ملیں اور حضور ﷺ نے ایسی سرگوشیوں سے منع کیا لیکن وہ باز نہیں آئے تو اللہ نے یہ آیات نازل فرمادیں۔(مظہری ص ۲۲۲ ج ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ (الخ)"
(پ ۲۸ مجادلہ آیت ۱۰)

ترجمہ : "یہ جو ہے کانا پھوسی سو شیطان کا کام ہے (الخ)"

شان نزول :۔ ابن جریر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ منافق آپس میں سرگوشیاں کرتے تھے۔ اور مسلمانوں کو انکا یہ فعل شاق گذرتا تھا اور غصہ آتا تھا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۲۲۳ ج ۹)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت : "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا (الخ)"

(پ ۲۸ مجادلہ آیت ۱۱)

ترجمہ : "اے ایمان والو جب تم کو کوئی کہے کہ کھل کر بیٹھو مجلسوں میں تو کھل جاؤ۔ (الخ)"

شان نزول :۔ بغوی نے مقاتل ابن حبان کی روایت سے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام بدری مہاجرین اور انصار کی عزت کرتے تھے۔ ایک روز کچھ بدری حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے پہلے اور لوگ آکر بیٹھ چکے تھے اور بعد میں یہ آکر حضور علیہ السلام کے گرد آکر کھڑے ہوگئے، حضور علیہ السلام اور حاضرین کو سلام کرکے انتظار میں کھڑے ہوگئے کہ مسلمان ان کو جگہ دیں لیکن کسی نے جگہ نہیں دی اور یہ عمل حضور علیہ السلام کو ناگوار گذرا، پھر حضور علیہ السلام نے بدری صحابہ کی تعداد کے برابر اہل مجلس میں سے لوگوں کو کھڑا کیا اور انکو بیٹھنے کا حکم دیا۔

حضور علیہ السلام کا یہ عمل اٹھنے والوں کو شاق گذرا اور حضور علیہ السلام نے ان کے چہروں کے ناگواری کے آثار محسوس کیے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔(مظہری ص ۲۲۲ ج ۸)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰکُمْ (الخ)"

(پ ۲۸ مجادلہ آیت ۱۳)

ترجمہ : "کیا تم ڈر گئے کہ آگے بھیجا کرو کان کی بات سے پہلے خیراتیں (الخ)"

شانِ نزول : ـ ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا اور اسے حسن کہا ہے کہ جب آیت نمبر ۱۲ نازل ہوئی تو حضور علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تمہاری کیا رائے ہے (مقدار صدقہ کے بارے میں) ایک دینار ہونا چاہیے؟ میں نے عرض کیا کہ لوگوں میں اسکی طاقت نہیں ہوگی ‘ پھر فرمایا کہ کیا نصف ہو؟ میں نے پھر وہی جواب دیا ‘ تو فرمایا کہ پھر کیا مقدار ہو؟ تو میں نے عرض کیا کہ ایک جو (ایک پیسہ) آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم بڑے زاہد ہو۔

اور یہ آیت نازل ہوئی ۔(مظہری ص ۲۲۶ ج ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ (الخ)"

(پ ۲۸ مجادلہ آیت ۱۴)

ترجمہ : "کیا تو نے نہ دیکھا ان لوگوں کو جو دوست ہوئے ہیں اس

قوم کے جن پر غصہ ہوا ہے اللہ۔(الخ)"

شان نزول:۔ امام احمدؒ' بزاز' ابن جریر' طبرانی اور حاکم نے حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے بیان کیا کہ حضورﷺ اپنے کسی حجرہ میں تشریف فرما تھے' فرمایا کہ ایک جبار آدمی تمہارے پاس آئے گا' دوسری روایت میں ہے کہ اسکا دل جبار کی طرح ہو گا یعنی وہ شیطان ہو گا تو تم اس سے کلام نہ کرنا' تھوڑی ہی دیر بعد وہ شخص آگیا جس کی آنکھیں نیلی اور کانا تھا۔ حضورﷺ نے اسے بلاکر کہا کہ تم اور تمہارے ساتھی مجھے گالی کیوں دیتے ہیں؟' تو اس نے کہا کہ میں ابھی آتا ہوں! چنانچہ وہ شخص گیا اور اپنے ساتھیوں کو بلالایا اور سب نے قسمیں کھائیں کہ ہم نے نہ باتیں کہی ہیں اور نہ کی ہیں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ص۲۲۶ ج۹)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا (الخ)"
(پ۲۸ حشر آیت ۵)

ترجمہ: "جو کاٹ ڈالا تم نے کھجور کا درخت یا رہنے دیا (الخ)"

شان نزول:۔ ابویعلی نے ضعیف سند سے حضرت جابرؓ کی روایت بیان کی ہے کہ حضورﷺ نے اجازت دیکر خرما کے درخت کٹوائے تھے پھر بنی نضیر پر زیادہ سختی کی تھی (کچھ کٹوائے اور کچھ جلوائے) صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولﷺ ہم نے جو کچھ درخت کاٹ دیئے اور چھوڑ دیئے تو کیا اس فعل سے ہم پر کوئی گناہ عائد ہو گا؟ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ص۲۲۶ ج۹)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا

اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ (الخ)"

(پ ۲۸ حشر آیت ۶)

ترجمہ: "اور جو مال کہ لوٹا دیا اللہ نے اپنے رسول پر ان سے سو تم نے نہیں دوڑائے اس پر گھوڑے (الخ)"

شان نزول: علامہ بغوی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جب بنی نضیر اپنے گھر اور زمینیں چھوڑ کر چلے گئے تو خیبر کے مال غنیمت کی طرح مسلمانوں نے ان متروکہ گھروں اور زمینوں کی بھی تقسیم کی خواہش کی۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۲۳۶ ج ۹)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت: "وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُ والدَّارَ وَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ (الخ)"

(پ ۲۸ حشر آیت ۹)

ترجمہ: "اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر میں اور ایمان میں ان سے پہلے (الخ)"

شان نزول: ابن المنذر نے حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا کہ انصار صحابہ نے حضور ﷺ سے گذارش کی کہ ہمارے اور مہاجر بھائیوں کے درمیان زمین آدھی آدھی تقسیم کر دیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں زمین کی ملکیت میں تو شرکت نہیں اور وہ تو تمہاری ہی رہے گی البتہ تم انکی طرف سے محنت کا بار اٹھالو اور پیداوار آدھی آدھی تقسیم کرلو۔ انصار صحابہ نے کہا کہ ہم اس پر راضی ہیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۲۴۲ ج ۹)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّکُمْ (الخ) "

(پ ۲۸ الممتحنہ آیت ۱)

ترجمہ : "اے ایمان والو نہ پکڑو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست (الخ)"

شان نزول : علامہ بغوی نے بیان کیا ہے کہ ابو عمرو بن صفی بن ہاشم بن عبد مناف کی باندی سارہ مکہ سے مدینہ آئیں' اس زمانہ میں حضور ﷺ فتح کی تیاری میں مصروف تھے سارہ نے حضور ﷺ سے آکر اپنی محتاجگی بیان کی اور کہا کہ میرے آقا یہاں آگئے ہیں اور میری خبرگیری کرنے والا کوئی نہیں ہے' لہٰذا میرے کھانے پینے اور اوڑھنے اور سواری کا انتظام کریں ۔ یہ سارہ مغنیہ' نوحہ خواں' مرثیہ خوانی کا بھی کام کرتی تھیں' اور حضور ﷺ نے بنی عبدالمطلب کو اسکی مدد کی ترغیب دی اور مدد کی گئی۔

حاطب بن ابی بلتعہ ایک شخص تھے جو بنی اسد بن عبد العزیٰ کے حلیف معاہد تھے ۔ انہوں نے اہل مکہ کو ایک خط لکھا جس میں تھا حضور ﷺ تم پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں ۔ یہ خط سارہ کو دیا اور ایک چادر اور دس دینار اس پر دیئے کہ یہ خط اہل مکہ کو دیدو۔ اور سارہ خط لیکر روانہ ہوگئیں ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور ﷺ کو اس خط کی اطلاع دیدی ۔ صحیحین میں آتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے مجھے' حضرت زبیر اور مقداد بن اسود کو سارہ کے تعاقب میں روانہ کیا اور فرمایا کہ جاؤ جب تم نخلستان خاخ پر پہنچو گے تو وہاں ایک عورت ملے گی جو اونٹ پر سوار ہوگی اور اس کے پاس ایک خط ہوگا وہ اس سے لے آنا اور اسکا راستہ چھوڑ دینا ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ اور اس سے ان حضرات نے جب وہ خط

طلب کیا تو اس نے انکار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نہ ہم جھوٹے اور نہ حضور ﷺ جھوٹے۔ خط نکال کر دیدے ورنہ ننگا کر کے قتل کر دیں گے۔ چنانچہ یہ حضرات خط لیکر حضور ﷺ کے پاس آئے، حضور ﷺ نے حاطب کو طلب کیا اور خط کے بارے میں دریافت کیا۔ حاطب نے کہا کے اے اللہ کے رسول ﷺ میں قریشی نہیں ہوں بلکہ صرف ان سے ملحق ہوں۔ اور اکثر مہاجروں کی رشتہ داریاں مکہ میں قریشیوں سے ہیں اور میں ہی ایک ایسا ہوں کہ ان سے نسلی تعلق نہیں ہے لہٰذا میری خواہش ہے کہ ان پر کوئی احسان کروں تاکہ وہ میرے قرابت داروں کی حفاظت کریں۔ میں نہ تو کفر کو پسند کرتا ہوں نہ مرتد ہوا ہوں اور نہ کفر کو دل میں پوشیدہ رکھے ہوئے ہوں۔

چنانچہ انہی کے معاملہ میں یہ پوری سورت نازل ہوئی۔

((ملخص) مظہری ص ۵۸ ج ۹)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "عَسَی اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ (الخ)"

(پ ۲۸ الممتحنہ آیت ۷)

ترجمہ : "امید ہے کہ کر دے اللہ تم میں اور جو دشمن ہیں تمہارے ان میں دوستی (الخ)"

شان نزول : علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مقاتل نے بیان کیا ہے کہ جب اللہ نے کافروں سے عداوت رکھنے کا حکم دیا تو مسلمانوں نے اپنے کافر قرابت داروں اور عزیزوں سے بھی دشمنی اور بیزاری کا اظہار کر دیا (لیکن ان کے دلوں میں اقرباء کے لئے رقت اور محبت پوشیدہ تھی) اور اللہ تعالیٰ اس سے واقف ہیں تو مسلمانوں کی تسکین کے لئے اللہ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ (مظہری ص ۶۱ ج ۹)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت :"لَایَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ (الخ)"

(پ ۲۸ الممتحنہ آیت ۸-۹)

ترجمہ :"اللہ تم کو منع نہیں کرتا ان لوگوں سے جو لڑے نہیں تم سے دین پر (الخ)"

شان نزول :- بخاری نے لکھا ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا کہ میرے پاس میری ماں محبت سے آئی 'میں نے رسول ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں ان سے مل سکتی ہوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (مظہری ص ۲۶۱ ج ۹)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت :"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَ کُمُ الْمُؤْمِنٰتُ (الخ)"

(پ ۲۸ الممتحنہ آیت ۱۰)

ترجمہ :"اے ایمان والو جب آئیں تمہارے پاس ایمان والی عورتیں (الخ)"

شان نزول :- حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم کی روایت ہے کہ (معاہدہ حدیبیہ) میں سہیل بن عمرو نے حضور ﷺ سے یہ شرط لکھوائی تھی کہ ہمارے آدمیوں میں سے جو کوئی آپ کے پاس آئے گا آپ اسے ہر صورت میں واپس کریں گے ۔ چنانچہ ابوجندل ؓ کو بھی حضور ﷺ نے واپس کیا اور جو جو مرد آئے تھے حضور ﷺ نے انکو واپس کیا۔ اسی دوران معاہدہ کچھ عورتیں بھی ہجرت کرکے آئیں ۔ ان میں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط جن کا نام عاتق تھا ہجرت کرکے آگئیں ۔

اہل مکہ نے انکا بھی مطالبہ کیا کہ حسب شرط ان سب کو واپس کریں، لیکن حضور ﷺ نے عورتوں کو واپس نہیں کیا کیونکہ معاہدہ میں مردوں کی واپسی کی شرط ہے اور مہاجر عورتوں کا ذکر نہیں ہے۔

اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (ملخص) (مظہری ص ۶۲ ج ۹)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ (الخ)"
(پ ۲۸ الممتحنہ آیت ۱۱)

ترجمہ: "اور اگر جاتی رہیں تمہارے ہاتھ سے کچھ عورتیں کافروں کی طرف (الخ)"

شان نزول: علامہ بغوی نے زہری کا قول نقل کیا کہ جب آیت ۱۰ نازل ہوئی تو مسلمانوں کو جو حکم دیا گیا تھا انہوں نے تو تعمیل کی اور کافروں کو وہ مہر مہاجرات کی طرف سے دیئے جو نکاح کے وقت کافروں نے ان عورتوں کو دیا تھا۔ لیکن کافروں نے اس فیصلہ کو ماننے سے انکار کر دیا، اور ان عورتوں کے مہر جو مرتد ہو کر چلی گئی تھیں اور مسلمانوں نے ان عورتوں کے مہر نکاح کے وقت دیئے تھے وہ مہر واپس دینے کا اقرار نہیں کیا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ص ۶۵ ج ۹)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت: "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ (الخ)"
(پ ۲۸ الممتحنہ آیت ۱۳)

ترجمہ: "اے ایمان والو مت دوستی کرو ان لوگوں سے کہ غصہ ہوا ہے اللہ ان پر (الخ)"

شان نزول:۔ ابن المنذر نے بطریق محمد بن اسحاق بروایت محمد از عکرمہ از سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن حارث رضی اللہ عنہ کچھ یہودیوں سے دوستی رکھتے تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ص ۶۸ ج ۹)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (الخ)"

(پ ۲۸ سورہ الصف آیت ۱-۲)

ترجمہ: "اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ ہے زمین میں (الخ)"

شان نزول:۔ (۱) ترمذی اور حاکم نے لکھا ہے اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام نے فرمایا کہ ہم چند صحابہ بیٹھے باہم تذکرہ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم کو اگر معلوم ہو جاتا کہ کونسا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے تو ہم وہی عمل کرتے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۲) ابن جریر نے ابو صالح کی روایت سے نقل کیا ہے کہ مسلمانوں نے کہا تھا کہ اگر ہم کو علم ہو جاتا کہ کونسا عمل اللہ کو زیادہ پیارا اور افضل ہے تو ہم اسی عمل کو کرتے۔ اس پر سورہ الصف کی آیت نمبر ۱۰ نازل ہوئی مگر پھر مسلمانوں پر جہاد شاق گذرا تو اس پر یہ ابتدائی آیات نازل ہوئیں۔ (مظہری ص ۷۰ ج ۹)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا اِلَيْهَا"

ترجمہ :"اور جب دیکھیں سودا بکتا یا کچھ تماشہ متفرق ہو جائیں اسکی طرف (الخ)" (پ ۲۸ سورہ الجمعہ آیت ۱۱)

شان نزول :۔ شیخین حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے 'سامنے سے ایک قافلہ گذرا جو ملک شام سے آیا تھا' حاضرین خطبہ چھوڑ کر مسجد سے نکل گئے اور صرف بارہ آدمی رہ گئے اور باقی سب چلے گئے 'اور ایک روایت میں ہے کہ صرف آٹھ آدمی رہ گئے تھے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔(مظہری ص ۲۹۸ ج ۹)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت : "اِذَا جَآئَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ (الخ)"

(پ ۲۸ سورہ المنافقون آیت ۱-۲)

ترجمہ :"جب آئیں تیرے پاس منافق (الخ)"

شان نزول :۔ بخاری وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت زید بن ارقم نے فرمایا کہ میں نے خود سنا ہے عبد اللہ بن ابی اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا کہ جو لوگ رسول ﷺ کے پاس ہیں جب تک وہ انکا ساتھ چھوڑ کر منتشر نہ ہو جائیں ان پر کچھ خرچ مت کرو' اور اگر ہم مدینہ کو لوٹ گئے تو وہاں سے عزت والے لوگ ان ذلیلوں کو نکال دیں گے ۔میں نے اس واقعہ کا ذکر اپنے چچا سے کیا۔چچا نے حضور ﷺ کو بتادیا۔حضور ﷺ نے مجھے طلب کیا' میں نے حاضر ہو کر پورا واقعہ بیان کر دیا۔آپ ﷺ نے ابن ابی کو بلا کر دریافت کیا اس نے قسم کھائی اور انکار کر دیا۔بالآخر حضور ﷺ نے مجھے جھوٹا اور ابن ابی کو سچا قرار دیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔(مظہری ص ۳۰۱ ج ۹)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت : "وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْلَكُمْ (الخ)"

(پ ۲۸ منفقون آیت ۵-۶)

ترجمہ :" اور جب کہے انکو آؤ معاف کرادے تم کو اللہ کا رسول (الخ)"

شان نزول :۔ ابن جریر' قتادہ اور ابن المنذر نے عکرمہ کا یہی تشریحی قول نقل کیا ہے کہ مسلمانوں نے عبداللہ بن ابی سے کہا کہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر استغفار کرنے کی درخوست کرے مگر اس نے گردن موڑلی۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۸۰ ج۹)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ (الخ)"

(پ ۲۸ سورہ التغابن آیت ۱۴-۱۵)

ترجمہ :" اے ایمان والوں تمہاری بعض بیویاں اور دشمن ہیں تمہارے (الخ)"

شان نزول :۔ ترمذی وحاکم نے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مکہ کے رہنے والے کچھ مرد مسلمان ہوگئے اور انہوں نے ہجرت کرنے کا ارادہ کرلیا' لیکن ان کے اہل وعیال نے انکو مکہ چھوڑ کر مدینہ جانے کی اجازت دینے سے انکار کردیا' بغوی نے لکھا ہے کہ ان کے اہل وعیال نے کہا کہ ہم نے تمہارے مسلمان ہونے پر صبر کرلیا لیکن اب تمہاری جدائی ناقابل برداشت ہے' بیوی بچوں

کی یہ التجا ان مسلمانوں نے مان لی' اور ہجرت کا ارادہ ترک کر دیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۱۵ ج ۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا (الخ)"

(پ ۲۸ سورہ تغابن آیت ۱۶)

ترجمہ : "سو ڈرو اللہ سے جہاں تک ہو سکے اور سنو اور مانو (الخ)"۔

شان نزول : ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب آیت نمبر ۱۰۲ سورہ آل عمران پ ۴' نازل ہوئی تو لوگوں کے لئے اس حکم پر عمل کرنا سخت دشوار ہو گیا' راتوں کو نماز میں قیام اتنا طویل کرتے کہ کونچیں سو جائیں اور کثرت سجود سے پیشانیاں زخمی ہونے لگیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور حکم سابق میں تخفیف کر دی گئی۔

(مظہری ص ۱۶ ج ۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ (الخ)"

(پ ۲۸ سورہ الطلاق آیت ۱)

ترجمہ : "اے نبی جب تم طلاق دو عورتوں کو (الخ)"

شان نزول : ابن ابی حاتم نے بوساطت قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی کہ رسول ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی' حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر چلی گئیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

کسی نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے جاکر کہا حضور ﷺ نے طلاق سے رجوع کر لیا ہے اس لئے کہ وہ صائم الدھر اور قائم اللیل ہیں۔ (مظہری ص ۱۷ ج ۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "وَالّٰئِی یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآءِ کُمْ (الخ)"

(پ ۲۸ الطلاق آیت ۴)

ترجمہ: "اور جو عورتیں ناامید ہوگئیں حیض سے تمہاری عورتوں میں (الخ)"

شان نزول: ابن جریر، اسحاق بن راہویہ اور حاکم صحیح اسناد کے ساتھ حضرت ابی بن کعب کی روایت سے بیان کیا کہ جب سورہ بقرہ میں عورتوں کی عدت کا حکم بیان کر دیا گیا تو صحابہ نے کہا کہ کچھ عورتوں کی عدت تو بیان ہی نہیں کی گئی۔ نابالغ اور بوڑھی عورت کی مقدار عدت کا کچھ حکم نہیں دیا گیا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۲۲ ج ۹)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت: "یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ (الخ)"

(پ ۲۸ التحریم آیت ۱)

ترجمہ: "اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر (الخ)"

شان نزول: صحیحین میں بروایت عطاء بیان کیا گیا ہے کہ عبید بن عمیر نے

کہا کہ میں نے خود سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمارہی تھیں کہ حضور ﷺ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہر کر شہد کا شربت پیا کرتے تھے میں اور حضرت حفصہ نے باہم مشورہ کر کے طے کیا کہ جب ہم میں سے کسی کے پاس حضور تشریف لائیں تو وہ کہے کہ مجھے کچھ آپ کی طرف سے مغافیر کی بو محسوس ہو رہی ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ تو پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اور تو کوئی بات نہیں ہے بس زینب بنت جحش کے پاس میں نے شہد کا شربت پیا تھا۔ دوبارہ ہرگز ایسا نہیں کروں گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (عنبری ص ۵۲ ج ۹)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "عَسٰی رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا (الخ)"

(پ ۲۸ التحریم آیت ۵)

ترجمہ: "اگر نبی چھوڑ دے تم سب کو ابھی اسکا رب بدلے میں دیدے اسکو عورتیں تم سے بہتر (الخ)"

شان نزول: بخاری نے حضرت عمر ﷺ کی روایت کو حدیث میں بیان کیا ہے کہ رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ عورتوں کے معاملہ میں آپ کے لئے کیا دشواری ہے۔ اگر آپ ان کو طلاق دیدیں گے تو آپ کو کوئی نقصان نہیں کیونکہ اللہ آپ کے ساتھ ہے اور فرشتے، جبرئیل، میکائیل، ابوبکر اور مومن بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں نے جب بھی کوئی بات کی تو اللہ سے مجھے امید رہی کہ وہ میری بات کو سچا کر دے گا، چنانچہ میرے اس کلام کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ (عنبری ص ۲۲ ج ۹)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِاجْهَرُوْا بِهٖ (الخ)"

ترجمہ :"اور تم چھپا کر کہو اپنی بات یا کھول کر (الخ)"
(پ ۲۹ سورہ الملک آیت ۱۳)

شان نزول :۔ ترمذی بروایت ابن مسعود حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین آپس میں حضور ﷺ کی شان میں کچھ ناشائستہ باتیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ چپکے چپکے باتیں کرو کہیں خدا نہ سن لے اور محمد ﷺ کو اطلاع ہو جائے' جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کو خبر پہنچا دیتے ہیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۴ ج ۱۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ (الخ)"
(پ ۲۹ الجن آیت ٦)

ترجمہ :"اور یہ کہ تھے کتنے مرد آدمیوں میں کے (الخ)"

شان نزول :۔ ابن سعد رضی اللہ عنہ نے بروایت ابورجاء عطاردی بیان کیا کہ حضور ﷺ کی بعثت کے زمانہ میں میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا اور ان کے ضروری کام پورے کرتا تھا' جب حضور ﷺ کی بعثت ہوگئی تو بھاگ کر اپنے قبیلہ سے نکلے اور ایک بیابان میں پہنچ کر ہم کو شام ہوگئی ہمارے قبیلہ کے شیخ کا طریقہ تھا کہ اگر سفر میں کہیں اس طرح شام ہوتی اور جنگل میں رات بسر کرنی پڑتی وہ کہتا تھا کہ ہم آج اس جنگل کے سردار جن کی پناہ پکڑتے ہیں۔ چنانچہ حسب معمول یہی الفاظ اس نے کہے' جواب دیا گیا کہ اس پناہ کا راستہ (لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ) کا اقرار ہے' اور اسکے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں' چنانچہ ہم واپس آکر اسلام میں داخل ہوگئے۔ ابورجاء نے کہا کہ میرے خیال میں یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی ہے۔(مظہری ص ۸۵ ج ۱۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "قُلْ اِنِّی لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا"
(پ۲۹ الجن آیت ۲۱)

ترجمہ :"تو کہدے کہ میرے اختیار میں نہیں تمہارا برا اور نہ راہ پر لانا"

شان نزول :۔ مقاتل نے بیان کیا کہ مکہ کے کافروں نے حضور ﷺ سے کہا تھا کہ تم نے حرکت بہت بڑی کی ہے 'اب اس سے باز آجاؤ تو ہم تم کو اپنی پناہ میں لے لیں گے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل کی ۔(مظہری ص ۹۳ ج ۱۰)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت : "قُلْ اِنِّی لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ (الخ)"
(پ۲۹ الجن آیت ۲۲)

ترجمہ :"تو کہدے نہ بچائے گا مجھ کو اللہ کے ہاتھ سے کوئی (الخ)"

شان نزول :۔ ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرمی کی روایت سے بیان کیا کہ جنات کے کسی سردار نے اپنے گروہ سے کہا تھا کہ محمد ﷺ ہم سے چاہتے ہیں کہ ہم ان کو پناہ عطا کریں 'اس لئے میں انکو اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔(مظہری ص ۹۴ ج ۱۰)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت : "قُلْ اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ (الخ)"

(پ۲۹ الجن آیت ۲۵)

ترجمہ :" تو کہہ دے میں نہیں جانتا کہ نزدیک ہے جس چیز کا تم سے وعدہ ہوا ہے (الخ)"

شان نزول :۔ بعض کافروں نے وعید عذاب پورا کرنے کی طلب کی اور کہا کہ یہ دعویٰ عذاب کب پورا ہوگا؟۔

تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (مظہری ص ۹۴ ج ۱۰)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت : "یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ، قُمْ فَاَنْذِرْ"

(پ ۲۹ المدثر آیت ۱-۲)

ترجمہ :" اے لحاف میں لپٹنے والے کھڑا ہو کر ڈر سنا دے"

شان نزول :۔ حضرت ابو سلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جابر ﷜ سے پوچھا آپ ﷜ نے فرمایا کہ ہم سے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں غار حراء میں ایک ماہ تک گوشہ نشین رہا' جب ایک ماہ پورا ہوا تو اتر کر آیا' راستہ میں مجھے ندا آئی میں نے دائیں بائیں اور پیچھے دیکھا کچھ نظر نہ آیا اور اوپر دیکھا تو کچھ نظر آیا۔ میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اڑھاؤ اور ٹھنڈا پانی ڈالو۔

اس کے فوراً بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ (یہ واقعہ فرضیت نماز سے پہلے کا ہے ۔ (مظہری ص ۱۲۲ ج ۱۰)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت : "ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا"

(پ ۲۹ المدثر آیت ۱۱)

ترجمہ :" چھوڑ دے مجھ کو اور اسکو جس کو میں نے بنایا اکلوتا"

شان نزول :۔علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ جب سورہ المومن کی شروع کی تین آیات نازل ہوئیں تو حضور ﷺ انکو پڑھنے کے لئے مسجد میں کھڑے ہوئے' پاس ہی ولید بن مغیرہ بھی موجود تھا' اور قرات سن رہا تھا' حضور ﷺ کو اسکے سننے کا احساس ہوا' حضور ﷺ نے پھر دوبارہ ان آیات کو پڑھا۔ولید یہ سن کر اپنی قوم بنی مخدوم کی مجلس میں گیا اور کہا کہ واللہ میں نے محمد ﷺ سے ایسا کلام سنا ہے جو نہ کسی انسان کا ہے نہ جن کا۔اس میں عجیب چاشنی ہے اور رونق ہے' اسکا اوپر کا حصہ ثمر آفرین اور نچلا حصہ خوشیہ دار ہے' وہ غالب آئے گا مغلوب نہ ہو گا' یہ کہہ کر وہ گھر چلا گیا' اہل قریش کہنے لگے کہ واللہ ولید صابی (بے دین) ہو گیا اور قریش کے تمام لوگ بھی صابی ہو جائیں گے۔ولید کو ریحانہ قریش کہا جاتا تھا۔

ابو جہل بولا تمہاری یہ مصیبت میں حل کروں گا یہ کہہ کر ابو جہل ولید کے پاس غمگین سی شکل بنا کر جا کے بیٹھ گیا' ولید نے کہا کہ میرے بھتیجے آج تم غمگین کیوں ہو ابو جہل بولا کہ اہل قریش بڑھاپے کے باوجود آپ پر تہمت لگا رہے ہیں کہ آپ نے محمد ﷺ کا کلام سچا کر دکھایا اور آپ ابن کبشہ ابن ابی قحفہ کے پاس اس لئے جاتے ہیں کہ انکا پس خوردہ کچھ آپ کو مل جائے۔ولید یہ سن کر طیش میں آ گیا اور کہا کہ قریش کو معلوم نہیں کہ میں مالدار اور کثیر الاولاد ہوں۔اور محمد ﷺ کے پاس اور اس کے ساتھیوں کے پاس پس خوردہ کہاں سے آیا انکا تو اپنا پیٹ ہی نہیں بھرتا ہے۔

پھر ولید ابو جہل کے ساتھ اپنی قوم کی مجلس میں آیا اور بولا کہ محمد ﷺ نہ تو کاہن ہیں نہ مجنون ہیں' نہ شاعر اور جھوٹے ہیں۔کیا تم میں سے کسی نے انکو کبھی ایسا پایا تمام اہل قریش نے ایک زبان ہو کر کہا کہ واللہ کبھی نہیں۔

پھر قریش نے ولید سے کہا کہ اچھا تو پھر محمد ﷺ کیا ہیں؟ ولید نے کچھ سوچ کر اور منہ بگاڑ کر کہا کہ بس وہ جادوگر ہے' اور کچھ نہیں۔

اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔((ملخص)مظہری ص ۱۰۷،۱۲۶-۷)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "وَمَا جَعَلْنَا اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰئِكَةً (الخ)"

(پ۲۹ المدثر آیت ۳۱)

ترجمہ: "اور ہم نے جو رکھے ہیں دوزخ پر داروغہ وہ فرشتے ہی ہیں (الخ)"

شان نزول: بیہقی نے سدی کا قول نقل کیا ہے کہ جب آیت ۳۰ نازل ہوئی تو ایک قریشی شخص نے جس کو ابو الاسدین کہا جاتا تھا کہا کہ اے گروہ قریش تم کو انیس ۱۹ سے خوف زدہ نہ ہونا چاہئے میں دس کو اپنے سیدھے مونڈھے سے اور نو کو بائیں مونڈھے سے دھکے دیکر تم سے دور کروں گا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔(مظہری ص ۱۲۹ ج ۱۰)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت: "بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ (الخ)"

(پ۲۹ سورہ المدثر آیت ۵۲)

ترجمہ: "بلکہ چاہتا ہے ہر ایک مرد ان میں کا کہ ملیں ورق اسکو کھلے ہوئے۔"

شان نزول: ابن المنذر نے سدی کی روایت سے بیان کیا ہے کہ کافروں نے کہا کہ اگر محمد ﷺ سچے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک کے سرہانے صبح کو ایک پروانہ لکھا ہوا ملنا چاہئے جس میں دوزخ سے امان اور حفاظت کی تحریر ہو۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔(مظہری ص ۱۳۲ ج ۱۰)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ"
(پ۲۹ سورہ قیامہ آیت ۳)

ترجمہ : "کیا خیال رکھتا ہے آدمی کہ ہم جمع نہ کریں گے اسکی ہڈیاں"

شان نزول : علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ یہ آیت عدی بن ربیعہ کے بارے میں نازل ہوئی' عدی خاندان زہرہ کا حلیف اور اخنس بن شریف ثقفی کا داماد تھا' عدی اور اخنس ہی کے سلسلہ میں حضور ﷺ نے دعا کی کہ الٰہی مجھے میرے برے ہمسایوں سے محفوظ رکھ۔

بات یہ ہوئی کہ عدی نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ مجھے بتاؤ قیامت کب ہوگی؟ اور اس کے احوال کیا ہوں گے؟ حضور ﷺ نے کیفیت بتائی۔ پھر وہ کہنے لگا اگر میں قیامت کو دیکھ بھی لوں پھر بھی تمہاری بات کی تصدیق نہیں کروں گا اور نہ تمہیں سچا جانوں گا' کیا خدا ہڈیوں کو پھر اکٹھا کر دے گا؟

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۷، جلد ۱۰)

☆——☆——☆——☆——☆

آیت : "لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ"
(پ۲۹ قیامہ آیت ۱۶)

ترجمہ : "نہ چلا تو اسکے پڑھنے پر اپنی زبان تاکہ جلدی اسکو سیکھ لے"

شان نزول : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر آتے تھے تو حضور ﷺ آیات وحی کو یاد رکھنے کے لئے (جبرئیل علیہ السلام کی قرات کے وقت میں ہی) اپنی زبان اور لبوں کو (چپکے چپکے) حرکت دیتے تھے اور یہ عمل

حضور ﷺ پر سخت گذرتا تھا جس کے آثار نمایاں ہوتے تھے۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔(مظہری ص ۱۴۹ ج ۱۰)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت : "وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ (الخ)"
(پ ۲۹ سورہ الدھر آیت ۸)

ترجمہ :"اور کھلاتے ہیں کھانا اسکی محبت پر محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو"

شانِ نزول :۔ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن جریج کا قول نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ اہل اسلام کو قید نہیں کیا کرتے تھے بلکہ اس آیت کا نزول ان مشرکوں کے سلسلہ میں ہوا تھا جن کو مسلمان قیدی کر لیا کرتے تھے اور حضور ﷺ ان مشرک قیدیوں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔"

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۱۵۴ ج ۱۰)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت : "فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ (الخ)"

(پ ۲۹ الدھر آیت ۲۴)

ترجمہ :"پس تو انتظار کر اپنے رب کے حکم کا اور کہنا مت مان ان میں سے کسی گناہ گار کا یا ناشکرے کا"

شانِ نزول :۔بعض اہل تفسیر نے فرمایا کہ آیت "او" بمعنی "واؤ" ہے اور اثم و کفور دونوں سے مراد ابوجہل ہے۔

واقعہ یہ ہوا کہ جب نماز فرض ہوئی تو ابوجہل نے حضور ﷺ کو نماز سے روکا اور کہا اگر میں نے محمد ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھ لیا تو اسکی گردن توڑ دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(رواہ عبدالرزاق وابن المنذر وابن جریر عن قتادہ) (مظہری ص ۱۶۲ ج ۱۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ"
(پ ۲۹ سورہ المرسلات آیت ۴۸)

ترجمہ : "اور جب کہا جائے انکو کہ جھک جاؤ تو نہیں جھکتے"

شان نزول :۔ ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول ﷺ نے بنی ثقیف کے نمائندوں کو ایمان لانے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا، انہوں نے جواب دیا کہ مگر ہم "تجبیۃ" نہیں کریں گے کیونکہ یہ گالی ہے یعنی بڑی ذلت ہے۔ "تجبیۃ" کا معنی ہے گھٹنوں یا زمین پر ہاتھ رکھنا یا سرنگوں ہونا (قاموس)

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۱۷۰ ج ۱۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ"
(پ ۳۰ سورہ النازعات آیت ۱۲)

ترجمہ : "بولے تو یہ پھر آنا ہے ٹوٹے کا"

شان نزول :۔ سعید بن منصور نے محمد بن کعب کا قول نقل کیا کہ جب آیت نمبر ۱۰ نازل ہوئی تو کفار قریش کہنے لگے اگر مرنے کے بعد ہم دوبارہ زندگی کی طرف لوٹے تو بڑے گھاٹے میں رہیں گے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۱۸۹ ج ۱۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰھَا"
(پ ۳۰ النازعات آیت ۴۲)

ترجمہ : "تجھ سے پوچھتے ہیں وہ گھڑی کب ہوگا قیام اسکا"

شان نزول :۔ ابن حاتم نے باسناد جبیر رضی اللہ عنہ ضحاک کی روایت سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ مکہ کے مشرکوں نے بطور استہزاء رسول ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ قیامت کب برپا ہوگی؟

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ (مظہری ص ۱۹۵ ج ۱۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰھَا"
(پ ۳۰ النازعات آیت ۴۳)

ترجمہ : "تجھ کو کیا کام اسکے ذکر سے"

شان نزول :۔ طبرانی اور ابن جریر نے طارق بن شہاب کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ قیامت کا ذکر بکثرت کیا کرتے تھے ۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔ (مظہری ص ۱۹۵ ج ۱۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "عَبَسَ وَتَوَلّٰی ، اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰی"
(پ ۳۰ سورہ عبس آیت ۱-۲)

ترجمہ : "تیوری چڑھائی اور منہ موڑا اس بات سے کہ آیا اسکے پاس اندھا"

شان نزول :۔ علامہ بغوی نے لکھا ہے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ یعنی عبد اللہ بن شریح بن مالک بن ربیعہ فہری جو بنی عامر بن لوی کے قبیلہ سے تھے ۔ یہ حضور علیہ السلام کی

خدمت میں حاضر ہوئے 'حضور ﷺ اس وقت عتبہ بن ربیعہ ' ابوجہل بن ہشام ' عباس بن عبدالمطلب' ابی بن خلف ' اور امیہ بن خلف کو خاموشی سے اسلام کی دعوت دے رہے تھے اور آپ کو انکے مسلمان ہونے کی امید تھی ' ادھر ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تو تھے کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ نے آپ کو جو کچھ سکھایا ہے ان میں سے مجھے سکھایئے اور پڑھایئے اور اسی طرح یہ بار بار پکارتے رہے ' انکو معلوم نہ تھا کہ حضور ﷺ دوسری طرف متوجہ ہیں۔

چنانچہ حضور ﷺ کو یہ بات ناگوار محسوس ہوئی اور اسکے اثرات چہرہ پر نمودار ہوئے۔ اور آپ ﷺ نے ترش رو ہو کر ابن ام مکتوم سے رخ موڑلیا۔ اور مذکورہ روسائے قریش کی طرف متوجہ ہوگئے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۱۹۷ ج ۱۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ (الخ)"
(پ ۳۰ سورہ کورت آیت ۲۹)

ترجمہ : "اور تم جب ہی چاہو کہ چاہے اللہ سارے جہان کا مالک"

شان نزول :۔ ابن ابی حاتم اور ابن جریر نے سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور ابن المنذر نے بحوالہ سلیمان قاسم بن مخیرۃ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ جب آیت ۲۸ نازل ہوئی تو ابوجہل کہنے لگا ہم کو اختیار دیدیا گیا ہے کہ اگر ہم چاہیں استقامت رکھیں نہ چاہیں نہ رکھیں۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۲۱۲ ج ۱۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ، الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى

النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ"
(پ ۳۰ سورہ تطفیف آیت ۱-۲)

ترجمہ :"خرابی ہے گھٹانے والوں کی، وہ لوگ کہ جب ماپ کرلیں لوگوں سے تو پورا بھرلیں"

شان نزول :- (۱) حضرت ابن عباس ؓ کا بیان ہے کہ حضور ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو اس زمانہ میں مدینہ والے ناپ تول کے لحاظ بہت ہی برے لوگ تھے، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ اس کے بعد انہوں نے ناپ تول ٹھیک کرلیا۔ (رواہ الحاکم، نسائی، ابن ماجہ، بسند صحیح)

(۲) علامہ سدی کا بیان ہے کہ جب حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو وہاں ایک شخص تھا جس کو ابوجہینہ کہا جاتا تھا، اس کے پاس دو صاع تھے، (یہ ایک تول، ناپ ہوا کرتا تھا، آج ایک صاع دو سیر کا ہوتا ہے) وہ شخص ایک سے ناپ کر دیتا تھا اور دوسرے سے ناپ کرلیتا تھا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (مظہری ص ۷ اج ۱۰)

☆--------☆--------☆--------☆--------☆

آیت : "وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ"
(پ ۳۰ سورہ الطارق آیت ۱تا ۲)

ترجمہ :"قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں آنے والے کی"

شان نزول :- کلبی کا بیان ہے کہ ابوطالب حضور ﷺ کے پاس آئے اور کچھ روٹی اور دودھ پیش کیا گیا آپ ﷺ بیٹھے کھا رہے تھے کہ ایک تارا ٹوٹا اور وہاں کی ہر چیز روشن ہوگئی، اسکی چمک سے، ابوطالب نے گھبرا کر کہا کہ یہ کیا تھا؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ تارا (کسی شیطان کے) مارا گیا تھا۔ اور خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ ابوطالب کو یہ سن کر تعجب ہوا۔

اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (مظہری ص ۲۰۰ ج ۱۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ"
(پ ۳۰ سورہ الطارق آیت ۵)

ترجمہ : "اب دیکھ لے آدمی کہ کس چیز سے بنا ہے۔"

شان نزول :۔ ابن ابی حاتم نے عکرمہ کا قول نقل کیا ہے کہ ابو اسد (مشہور پہلوان) جانور کے کچے چمڑے پر کھڑا ہو کر کہتا تھا کہ اے گروہ جو محمد ﷺ کو ایذا دے گا اسکے لئے اتنا اتنا انعام ہے۔ اور وہ یہ بھی کہتا تھا کہ محمد ﷺ کہتے ہیں جہنم کے کارندے انیس (۱۹) ہیں۔ دس کے لئے تو میں کافی ہوں باقی نو سے تم نمٹ لینا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۲۴۱ ج ۱۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ"
(پ ۳۰ سورہ غاشیہ آیت ۷)

ترجمہ : "نہ موٹا کرے اور نہ کام آئے بھوک میں۔"

شان نزول :۔ اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ جب آیت نمبر ۶ نازل ہوئی تو مشرکوں نے کہا کہ ضریع کھانے سے تو ہمارے اونٹ موٹے ہوتے ہیں کیونکہ اونٹ ترو تازہ ضریع کو خصوصاً شبق کو (پسند کرتے ہیں) چرتے ہیں، خشک ہو جانے کے بعد اسکو کوئی چیز نہیں کھاتی ہے، اسی طرح وہاں بھی ہو گا۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۲۵۰ ج ۱۰)

☆---------☆---------☆---------☆---------☆

آیت : "يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (الخ)"
(پ ۳۰ سورہ الفجر آیت ۲۷)

ترجمہ :" اے وہ جی جس نے چین پکڑ لیا (الخ)"

شان نزول :۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات طائف میں ہوئی میں جنازہ میں موجود تھا اچانک ایک ایسا پرندہ آیا جسکی مثل کبھی کوئی پرندہ دیکھنے میں نہیں آیا اور آتے ہی نعش مبارک میں داخل ہو گیا پھر اس نعش کے اندر سے نکلتا ہوا ہم نے نہیں دیکھا' جب یہ نعش قبر میں دفن کر دی گئی تو قبر کے کنارے کسی نے یہ مذکورہ آیت پڑھی لیکن پڑھنے والا دکھائی نہیں دیا۔ اور نہ معلوم ہوا کہ کس نے پڑھی ابن ابی حاتم کا قول بروایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہ یہ آیت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی' ابن ابی حاتم نے بروایت ضحاک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا اس آیت کا نزول حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حق میں ہوا تھا۔ (مظہری ص ۲۶۳ ج ۱۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : " وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰىٓ "
(پ ۳۰ سورۃ اللیل آیت ۱۹)

ترجمہ :" اور نہیں کسی کا احسان اس پر جس کا بدلہ دے۔"

شان نزول :۔ بزار نے حضرت ابن زبیر کی روایت سے بیان کیا ہے کہ یہ آیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ جب امیہ نے بلال رضی اللہ عنہ کو نسطاش کے عوض بیچنے کا اظہار کیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسکو غنیمت جانا اور تبادلہ کر لیا اس پر مشرک کہنے لگے کہ بلال رضی اللہ عنہ کا ابو بکر رضی اللہ عنہ پر کوئی احسان ہو گا جس کی وجہ سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ سودا کیا ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۲۸۰ ج ۱۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "وَالضُّحٰی، وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی"
(پ ۳۰ سورہ الضحیٰ (مکمل))

ترجمہ :"قسم دھوپ چڑھتے وقت کی اور رات کی جب چھا جائے۔"

شان نزول :۔حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا کہ کچھ دنوں تک آپ ﷺ پر وحی نازل نہیں ہوئی تو ابولہب کی بیوی ام جمیل نے کہا کہ یہی نظر آتا ہے کہ تیرے ساتھی نے تجھے چھوڑ دیا اور وہ تجھ سے نفرت کرنے لگا ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔(مظہری ص ۱۸۱ ج ۱۰)

☆-----------☆-----------☆-----------☆-----------☆

آیت : "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ"
(پ ۳۰ سورہ العلق آیت ۱تا۵)

ترجمہ :"پڑھ اپنے رب کے نام سے جو سب کا بنانے والا ہے۔"

شان نزول :۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول ﷺ پر وحی کا آغاز سچے خوابوں سے ہوا' آپ ﷺ جو خواب بھی دیکھتے تھے وہ صبح کی پوپھٹنے کی طرح (سامنے) آجاتا تھا کچھ مدت کے بعد آپ ﷺ تخلیہ پسند بنادیئے گئے اور غار حرا میں خلوت گزیں ہونے لگے وہاں آپ ﷺ متعدد راتیں گھر آئے بغیر گذار دیتے تھے مگر کھانے کا سامان لیجاتے تھے اور جب کھانا ختم ہوجاتا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آکر حسب سابق کھانا کا سامان لے جاتے یہاں تک کہ حق آگیا آپ ﷺ حراء میں ہی تھے کہ فرشتہ نے آکر کہا اقراء حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں فرشتے نے یہ جواب سن کر مجھے پکڑ کر اتنی زور سے دبایا کہ میں بے طاقت ہوگیا' پھر چھوڑ کر کہا اقراء میں نے پھر وہی جواب دیا پھر اسی طرح کیا اور میں نے وہی

جواب دیا پھر تیسری مرتبہ اسی طرح کیا اور پھر کہا اور سورہ علق (مالم یعلم) تک پڑھ دی ۔(مظہری ص ۰۰ ج ۱۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ (الخ)"
(پ ۳۰ سورہ العلق آیت ۱۷ (الخ))

ترجمہ : "اب بلالے اپنی مجلس والوں کو۔ (الخ)"

شان نزول :۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ نماز پڑھ رہے تھے 'ابو جہل آگیا اور کہنے لگا کہ کیا میں نے تجھے (نماز) اس سے منع نہیں کیا تھا حضور ﷺ نے اسکو جھڑک دیا تو وہ کہنے لگا کہ تو خوب جانتا ہے کہ مکہ میں میری چوپال (مجلس) سے بڑی کوئی چوپال نہیں ہے (اور) تو مجھے جھڑکتا ہے خدا کی قسم میں اس وادی کو تیرے خلاف اعلیٰ گھوڑوں کے سواروں اور نوجوان پیادوں سے بھردوں گا۔

اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔(مظہری ص ۰۸ ج ۱۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ"
(پ ۳۰ سورۃ القدر (مکمل))

ترجمہ : "ہم نے اسکو اتارا شب قدر میں ۔"

شان نزول :۔ ترمذی 'حاکم اور ابن جریر نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ بنی امیہ آپ ﷺ کے ممبر پر (چڑھے ہوئے) ہیں آپ کو اس خواب سے کچھ ناگواری ہوئی ۔تو اس پر اللہ نے سورہ الکوثر' اور سورہ القدر نازل فرمائی ۔(مظہری ص ۱۰ ج ۱۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ (الخ)"
(پ ۳۰ سورۃ الزلزال آیت ۷ سے آخر تک)

ترجمہ : "سو جس کی ذرہ بھر بھلائی ہوگی وہ دیکھ لے گا اسے"

شان نزول :۔ ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر کا قول نقل کیا ہے کہ جب آیت (وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ (الخ)) نازل ہوئی تو مسلمانوں کا خیال ہوا کہ اگر ہم کچھ تھوڑی چیز (راہ خدا میں) دیں گے تو اسکا اجر نہیں ملے گا اور بعض کا خیال ہوا کہ اگر کوئی حقیر سا گناہ ہو جائے تو اس پر عذاب نہ ہو گا۔ کیونکہ وعید عذاب تو بڑے گناہوں کے لئے ہے۔

اس پر اللہ نے یہ آیات نازل فرمائیں ۔(مظہری ص ۳۲۲ ج ۱۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا"
(پ ۳۰ سورۃ العادیات (مکمل))

ترجمہ : "قسم ہے دوڑنے والے گھوڑوں کی ہانپ کر۔"

شان نزول :۔ بزار' دارقطنی' حاکم اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے کچھ سواروں کو (کہیں) بھیجا اور مہینہ بھر انکی خبر رسول ﷺ کے پاس نہیں آئی۔

اس پر ان آیات (سورۃ) کا نزول ہوا ۔(مظہری ص ۳۲۶ ج ۱۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ"
(پ ۳۰ سورۃ التکاثر آیت ۱-۲)

ترجمہ: "غفلت میں رکھا تم کو بہتات کی حرص نے"

شان نزول: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودی اپنی کثرت پر فخر کیا کرتے تھے اور کہتے کہ ہم فلاں قبیلہ سے زیادہ ہیں۔ اس شیخی بازی نے انکو (اعتراف حق وطاعت سے) مرتے وقت تک باز رکھا۔

انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۳۲۲ ج ۱۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ" (پ ۳۰ سورۃ الھمزہ (مکمل))

ترجمہ: "خرابی ہے ہر طعنہ دینے والے عیب چننے والے کی۔"

شان نزول: ابن المنذر نے ابن اسحاق رحمہ اللہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ امیہ بن خلف سمحی حضور ﷺ کو عیب چینی اور طنز سے دیکھتا تھا، اور ولید بن مغیرہ پیچھے آپ ﷺ کی غیبت کرتا اور روبرو طنز کرتا تھا۔

ان کے متعلق اللہ نے یہ پوری سورہ نازل فرمائی۔ (مظہری ص ۳۲۸ ج ۱۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت: "اَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ (الخ)"

ترجمہ: "تو نے دیکھا اسکو جو جھٹلاتا ہے انصاف ہونے کو۔"

(پ ۳۰ سورۃ الماعون آیت ۱ تا آخر)

شان نزول: یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے متعلق یا ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی (ایک روایت میں مقاتل کا قول ہے) سدی، ابن کسان اور مقاتل کا دوسرا قول یہی ہے۔ یا عمرو بن عامر مخزومی کے متعلق نازل ہوئی (ضحاک) اور بروایت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ یہ آیت ایک منافق شخص

کے بارے میں نازل ہوئی۔(مظہری ص ۴۹ ج ۱۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ (الخ)"
(پ ۳۰ سورۃ الکوثر (مکمل))

ترجمہ : "بے شک ہم نے دی تجھ کو کوثر (الخ)"

شان نزول :۔حضرت انس ؓ نے فرمایا کہ ایک روز ہمارے درمیان حضور ﷺ تشریف فرما تھے اچانک آپ ﷺ پر کچھ غفلت طاری ہوگئی کچھ دیر کے بعد مسکراتے ہوئے سر اٹھایا' ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ مسکرانے کا کیا سبب ہے' فرمایا کہ ابھی مجھ پر ایک سورت اتری ہے' اور پھر بسم اللہ کے بعد سورۃ الکوثر تلاوت فرمائی۔

ابن جریر نے حضرت شمر بن عطیہ کا قول نقل کیا ہے کہ عقبہ بن ابی معیط کہتا تھا کہ محمد ﷺ کا کوئی بچہ باقی نہیں رہے گا اور وہ ابتر ہو گا۔

اس پر اس سورہ کی آخری آیت نازل ہوئی۔(مظہری ص ۵۱ ج ۱۰)

☆————☆————☆————☆————☆

آیت : "قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ (الخ)"
(پ ۳۰ سورۃ الکٰفرون (مکمل))

ترجمہ : "تو کہہ اے منکرو۔(الخ)"

شان نزول :۔ابن ابی حاتم نے سعید کی روایت سے بیان کیا ہے کہ ولید بن مغیرہ' عاص بن وائل اسود بن عبد المطلب اور امیہ بن خلف حضور ﷺ سے ملے اور کہا کہ محمد ﷺ آؤ تم اسکی پوجا کرو جس کو ہم پوجتے ہیں اور ہم اسکی پوجا کریں جس کو تم پوجتے ہو' اس تمام معاملہ میں ہم تم شریک ہو جائیں گے۔

اس پر اللہ نے یہ سورہ نازل فرمائی۔(مظہری ص ۵۴ ج ۱۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "اِذَاجَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَ الۡفَتۡحُ (الخ)"
(پ ۳۰ سورۃ النصر(مکمل))

ترجمہ : "جب پہنچ چکے مدد اللہ کی اور فیصلہ (الخ)"

شان نزول :۔ معمر نے بحوالہ زہری بیان کیا کہ حضور ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو (فتح سے پہلے) خالد بن ولید کو کچھ ساتھیوں کے ساتھ مکہ کے نشیبی حصہ میں مامور کر دیا مگر قریش کی کچھ جماعتوں نے خالد رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کیا اور اللہ نے ان کو شکست دی پھر حضور ﷺ کے حکم پر قتال بند کر دیا گیا اور قریش دین اسلام میں داخل ہو گئے۔

اللہ نے اس پر یہ سورہ نازل کی۔(مظہری ص ۵۶ ج ۱۰)

☆———☆———☆———☆———☆

آیت : "تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَهَبٍ وَّ تَبَّ (الخ)"
(پ ۳۰ سورۃ اللھب(مکمل))

ترجمہ : "ٹوٹ گئے ہاتھ ابی لھب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ (الخ)"

شان نزول :۔ بخاری و مسلم میں ہے کہ جب یہ آیت (وَ اَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ) نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے اپنے اقرباء کو جمع کیا اور انکو اللہ کے عذاب سے ڈرایا۔ بخاری وغیرہ میں ہے کہ آپ ﷺ نے کوہ صفاء پر چڑھ کر اہل قریش کو آواز دی اور وہ آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں تم کو اطلاع دوں کہ دشمن تم پر صبح و شام حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم مجھ کو سچ جانو گے' لوگوں نے کہا کہ کیوں نہیں (ہاں) پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں آنے والے عذاب سے پہلے تم کو ڈراتا ہوں' اس پر ابولھب نے کہا کہ تجھے ہلاکت ہو (نعوذ باللہ) کیا تو نے اسی لئے ہم کو جمع کیا تھا' یہ کہہ کر ایک پتھر مارنے کے لئے اس نے لیا۔

اس پر اللہ نے یہ پوری سورہ نازل فرمائی ۔(مظہری ص ۶۷ ج ۱۰)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت : "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (الخ)"
(پ ۳۰ سورۃ الاخلاص (مکمل))

ترجمہ : "تو کہہ وہ اللہ ایک ہے (الخ)"

شان نزول :۔ ابو العالیہ نے حضرت ابی بن کعب ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ مشرکوں نے حضور ﷺ سے درخواست کی تھی کہ آپ ﷺ اپنے رب کا نسب بتاؤ۔
اس پر یہ سورت نازل ہوئی ۔(ترمذی، حاکم، وابن خزیمہ مظہری ص ۶۹ ج ۱۰)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

آیت : "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (الخ)"
"قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (الخ)"
(پ ۳۰ سورۃ الفلق (مکمل) اور سورۃ الناس (مکمل))

ترجمہ : "تو کہہ میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی (الخ)"
"تو کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی (الخ)"

شان نزول :۔ علامہ بغوی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک یہودی لڑکا حضور ﷺ کی خدمت کرتا تھا، یہودیوں نے خفیہ سازش کی اور اسکو اپنے ساتھ ملا لیا اور اسکے ذریعہ سے حضور ﷺ کی کنگھی کے بال اور چند اسکے دندانے حاصل کر لئے، پھر ان پر جادو کیا اس کام کا ذمہ دار لبید بن اعصم یہودی تھا۔

اس پر یہ دونوں سورتیں نازل ہوئیں ۔(مظہری ص ۷۵ ج ۱۰)

☆—————☆—————☆—————☆—————☆

ہماری مطبوعات

علماءِ ربانی:

علماء دیوبند کی وفات پر حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے جو تعزیتی مضامین ارقام فرمائے تھے وہ مختلف رسائل و جرائد میں منتشر تھے جنھیں یکجا کر دیا گیا ہے۔ شروع میں ان علمائے کرام کے حالاتِ زندگی اور ان کے مرثیے عربی، اردو اور فارسی میں درج کر دیئے گئے اس کے سبب ان مضامین کی تشنگی ختم ہو گئی ہے۔

کتاب معلوماتی اور دلچسپ ہے

فی الحال اس کی ایک جلد تیار ہے

قیمت: -/۱۰۰ روپے

علمی لطائف

لطیفہ اگر دلچسپ اور اخلاق و تہذیب کے دائرہ میں ہو تو دماغ کو روشنی اور تازگی عطا کرتا ہے۔ لطائف کے ذریعہ بہت سے سبق بھی ملتے ہیں اور زندگی کے غلط پہلوؤں کی اصلاح بھی ہوتی ہے۔ یہ کتاب اس سے پہلے بھی شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہے اب: بہترین اور صاف کتابت کے ساتھ دوبارہ شائع کی جا رہی ہے

قیمت: ——— -/۳۰ روپے

مشائخِ احمد آباد

از: مولانا محمد یوسف متالا صاحب

ایک زمانہ میں گجرات کا شہر احمد آباد علم و فن کا مرکز تھا جہاں بڑے بڑے علماء، مشائخ، فضلائے وقت، اہلِ علم و ادب، شاعر و ادیب، تاریخ نویس اور عربی و فارسی کے ماہر لغت نویس پیدا ہوئے۔ علامہ موصوف نے دو جلدوں میں انہی نامور اور صاحبانِ علم و فن کی داستانِ حیات اور ان کے کارنامے بڑے دلچسپ اور تاریخی حوالوں کے ساتھ تحریر فرمائے ہیں۔

جلد اوّل: ——— -/۱۵۰ روپے

جلد دوم: ——— -/۱۵۰ روپے

ہماری مطبوعات

تالیفات: اعجاز احمد خان سنگھانوی
ایم اے۔ اسلامیات، تاریخ اسلام، عربی

خطباتِ عُلماءِ حق:

یہ خطبات عُلماء راسخین فی العلم کے ہیں جن میں قرآن وحدیث کی مناسب تشریح اہل علم کی حکایات، پند ونصائح، علماء ومشائخ کے قیمتی اور سبق آموز اقوال، مؤثر اور دلپذیر انداز میں پیش کئے گئے ہیں۔ اس کے ۳ تین حصے ہیں۔

جلد اوّل: (سیرت النبیؐ پر مشتمل مواعظ وخطبات)

جلد دوم: (اصلاحی موضوعات پر مشتمل مواعظ وخطبات)

جلد سوم: طلبۂ مدارس کو پند ونصائح پر مشتمل مواعظ وخطبات)۔

جلد اول	جلد دوم	جلد سوم
۱۰۰/-	۱۰۰/-	۱۰۰/-

علامہ انور شاہ کشمیریؒ حیات وکمالات

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر المدرسین کی بیشمار سوانح حیات لکھی گئی ہیں لیکن پھر بھی حق ادا نہ ہوا۔ اس کتاب میں حضرت علامہ کی سوانح حیات، ان کے علمی نکات، ملفوظات اور ان کی دینی خدمات، حکایات اور حضرت علامہ کا عربی فارسی، اردو نعتیہ کلام اور دیگر شاعری درج ہے۔ عربی کلام کا ترجمہ اور کلام پر اعراب لگے ہیں۔ یہ کتاب علامہ کے علوم ومعارف کا خزینہ اور ہر مسلمان اہلِ علم کے لئے قابلِ مطالعہ ہے۔

قیمت: ۱۰۰/- روپے

عُلمائے دیوبند کا نعتیہ کلام

علماء دیوبند وسہارنپور سچے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن وسنت کی حدود میں رہ کر شاعری کرتے ہیں۔ ان کا کلام حشو وزوائد سے پاک اور شریعتِ اسلامیہ کے دائرے کے اندر ہے۔ وہ ایسی معیوب شاعری سے پرہیز کرتے ہیں جن سے انبیاء کرام علیہم السلام کی ذاتِ اقدس میں گستاخی کا پہلو نکلتا ہو، یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات میں افراط وتفریط پیدا ہوتی ہو اور شفیع الامم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان وعظمت داغدار ہوتی ہو۔ صحیح اسلامی شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے یہ نعتیہ کلام ہر مسلمان کے مطالعہ کے قابل ہے اس کے مطالعہ سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی اور حقیقی محبت پیدا ہوتی ہے۔

اس کتاب میں عربی، فارسی، سندھی کلام اردو ترجمہ کے ساتھ درج ہے اور عربی کلام پر اعراب بھی لگا دیئے گئے ہیں تاکہ ہر شخص با آسانی پڑھ سکے۔ اردو کلام بہت آسان زبان میں ہے۔

فی الحال اسکی دو جلدیں ہیں

جلد اوّل: ۱۰۰/- روپے
جلد دوم: ۱۰۰/- روپے